WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

بدھوار
04 دسمبر 2024

WEDNESDAY
04-DECEMBER-2024

صفحہ 08 پاکستان کا بھارت نہ آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا

صفحہ 08 دوسرے میچ میں زمبابوے کو شکست دی

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 276 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 276 ■ جلد: 14 ■

بالائی علاقوں میں تازہ برفباری

پہاڑی راستے آمدورفت کے لئے بند

جموں وکشمیر میں 8اور 9 دسمبر کو برف وباراں کا ایک اور مرحلہ متوقع

سری نگر: ۳، دسمبر //

وادی کشمیر کے بالائی علاقوں میں تازہ برف باری ہوئی، جب کہ منگل کو کچھ میدانی علاقوں میں بارش ہوئی، جسکے نتیجے میں بانڈی پورہ، گریز اور سری نگر لداخ سڑکوں سمیت کئی سڑکیں برف جمع ہونے کی وجہ سے بند ہو گئی ہیں۔ اس دوران صبح اور شام کے وقت گہری دھند کیساتھ ساتھ دن بھر یخ بستہ اور برفانی ہوائیں چلنے کا سلسلہ جاری ہے، جسکے نتیجے میں پوری کشمیر وادی میں شدید سردی کی لہر برقرار ہے۔ سردی کی جاری لہر نے کشمیر میں معمول کی سرگرمیوں کو اثر انداز کر دیا ہے کیونکہ عوامی نقل وحمل کم ہونے سے کاروباری سرگرمیاں محدود اور دورانیہ بھی کم ہوا ہے۔ پیر اور منگل کی درمیانی رات درجہ حرارت میں قدرے بہتری کے باوجود پورا کشمیر سردی کی لپیٹ میں ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے 7 دسمبر تک موسم مجموعی طور پر خشک رہنے کی پیش گوئی کرتے ہوئے 8 اور 9 دسمبر کو الگ تھلگ مقامات پر ہلکی بارش اور برف باری کا امکان ظاہر کیا ہے تاہم موسمیاتی مرکز نے کہا کہ رواں ماہ کی 14 تاریخ تک کسی بڑی موسمی سرگرمی کا امکان نہیں ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق وادی کشمیر کے بالائی علاقوں میں تازہ برف باری ہوئی، جب کہ منگل کو کچھ میدانی علاقوں میں بارش ہوئی، جس کی وجہ سے درجہ حرارت میں کمی واقع ہوئی۔ حکام نے بتایا کہ گریز، گلمرگ، سونمرگ، کرناہ اور زوجیلا پاس سمیت بالائی علاقوں میں تازہ برف باری ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ بانڈی پورہ، گریز اور سری نگر لداخ سڑکوں سمیت کئی سڑکیں برف جمع ہونے کی وجہ سے بند ہو گئی ہیں۔ حکام نے مزید کہا کہ برف صاف کرنے کا آپریشن آج صبح شروع کیا گیا ہے تاکہ اسے بحال کیا جاسکے اور سڑکوں کو صاف کیا جاسکے۔ اس دوران پیر اور منگل کی درمیانی رات درجہ حرارت میں قدرے بہتری رہا تاہم صبح اور شام کے وقت بشمول پورے دن یخ بستہ ہوائیں چلنے سے سردی کا زور برقرار ہے۔ سری نگر سمیت۔۔۔101

سرینگر کے مضافاتی جنگل داچھی گام میں جھڑپ

مقامی لشکر کمانڈر ہلاک، گگن گیر گاندربل سمیت کئی حملوں میں ملوث تھا: پولیس

سری نگر: ۳، دسمبر //

سری نگر کے داچھی گام جنگلات میں پیر کو شام دیر گئے شروع کئے گئے ملی ٹنٹ مخالف ایک مقامی ملی ٹنٹ مارا گیا جنگجو مارا گیا۔ پولیس کے مطابق کو لگام کا رہنے والا لشکر کمانڈر جنید رمضان بٹ گگن گیر گاندربل اور دیگر کئی حملوں میں ملوث تھا، اور اسکی ہلاکت سیکورٹی فورسز کیلئے ایک بڑی کامیابی ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق پولیس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ سیکورٹی فورسز کی مشترکہ پارٹیوں نے ایک مخصوص انٹیلی جنس اطلاع کی بنیاد پر پیر کو شام دیر گئے داچھی گام جنگل کے بالائی علاقوں میں محاصرے اور تلاشی۔۔۔102

وادی میں مرحلہ وار سرمائی تعطیلات شروع

سرینگر/03 دسمبر//

وادی کشمیر میں چلہ کلان سے قبل شدید ٹھنڈ کے بیچ پرائمری سطح کے اسکولوں میں سرمائی تعطیل 09 دسمبر سے متوقع ہے جبکہ اس کے ایک ہفتے بعد نویں جماعت کیلئے چھٹیوں کا اعلان کیا جائے گا۔ سی این آئی کے مطابق وادی کشمیر میں ان دنوں شدید ٹھنڈ جاری ہے جس کے چلتے محکمہ اسکولی تعلیم نے 09 دسمبر سے پرائمری سطح تک کے اسکولوں میں سرمائی تعطیلات کا من بنایا ہے۔ ذرائع نے۔۔۔103

سیول سیکریٹریٹ جموں میں سیول ایویشن کی وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں اعلیٰ سطحی میٹنگ

سردیوں کے ایام میں ہوائی کرایہ میں اضافہ ہونے پر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے حیرانگی کا اظہار کیا

سرینگر/03 دسمبر//

سردیوں کے ایام میں ہوائی کرایہ میں اضافہ ہونے کو افسوس ناک قرار دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے متعلقہ اداروں پر زور دیا کہ وہ ہوائی کمپنیوں کے ساتھ اس معاملے کو اٹھائے اور ہوائی سفر کرنے والوں کو راحت دلانے کے لئے اپنی خدمات انجام دے۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق سیول سیکریٹریٹ جموں میں وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی سربراہی میں سیول ایویشن محکمہ کی اعلیٰ سطحی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں سیول ایویشن کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے سردیوں کے ایام میں۔۔۔104

گزشتہ تین سالوں میں ہندپاک سرحد پر پانچ فوجی

جوانوں نے اپنی جانیں گنوائیں، دہشت گردی کے ماحولیاتی نظام کو ختم کرنا ترجیح: نتیا آنند رائے

سری نگر: ۳، دسمبر //

امور داخلہ کے وزیر مملکت نتیانند رائے نے منگل کو کہا کہ گزشتہ 3 سالوں میں ہندو پاک سرحد پر 5 ہندوستانی فوجی اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔ جے کے این ایس مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق لوک سبھا میں ایک تحریری جواب میں، امور داخلہ کے وزیر مملکت نے کہا کہ 2021 میں 4 فوجی مارے گئے تھے، جبکہ ایک فوجی نے 2022 میں لائن آف کنٹرول کے ساتھ اپنی جان گنوائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے پاک بھارت سرحد سمیت دہشت گردی کیخلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی اپنائی ہے اور حکومت کا نقطہ نظر دہشت گردی کے ماحولیاتی نظام کو ختم کرنا ہے۔ امور داخلہ کے وزیر مملکت کا مزید کہنا تھا کہ حکومت نے متعدد اقدامات کیے ہیں، جن کے نتیجے میں سرحد پر دہشت گردی کی سرگرمیوں پر قابو پایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان اقدامات میں۔۔۔105

سابق وی ڈی جی کی نعش جنگل میں برآمد

زینہ پورہ شوپیان میں سی آر پی ایف اہلکار کی مبینہ خودکشی

سری نگر: ۳، دسمبر //

ضلع ادھم پور کے چھپر علاقے کے جنگلات میں منگل کو دیہی وفاقی گارڈ کے ایک سابق رکن کی لاش پراسرار حالت میں ملی۔ اس دوران جنوبی کشمیر کے شوپیان ضلع میں ایک سی آر پی ایف اہلکار نے مبینہ طور پر اپنی سروس رائفل سے خودکشی کر لی۔ ادھر گشتواڑ میں حادثاتی طور پر گولی لگنے سے ایک فوجی جوان کی موت واقع ہوگئی۔ جے کے این ایس کے مطابق عہدیداروں نے بتایا کہ ضلع ادھم پور کے چھپر علاقے کے جنگلات میں 303 رائفل کیساتھ ایک سابق وی ڈی جی کارکن کی لاش پراسرار حالت میں ملی۔ اس کی شناخت 45 سالہ اشوک کمار ولد رول چند ساکن چھپر ادھم پور کے طور پر کی گئی ہے۔ جلد ہی پولیس کی ایک ٹیم موقع پر پہنچی اور لاش کو قانونی کارروائی کے لیے اپنی تحویل میں لے لیا۔ پولیس نے طبی وقانونی لوازمات مکمل کرنے کے بعد۔۔۔106

لیفٹننٹ گورنر کی صدارت میں اعلیٰ سطحی سیکورٹی میٹنگ

جموں وکشمیر کی مجموعی سیکورٹی صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا

سرینگر/03 دسمبر//

لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے جموں میں ایک اعلیٰ سطحی سیکورٹی میٹنگ کی صدارت کی جس دوران جموں کشمیر کی سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ اس میٹنگ میں فوج، پولیس اور سیول انتظامیہ کے افسران نے شرکت کی۔ سی این آئی کے مطابق لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے جموں میں ایک اعلیٰ سطحی سیکورٹی میٹنگ کی صدارت کی۔ ذرائع کے مطابق میٹنگ میں جموں کشمیر پولیس سربراہ، انٹیلی جنس افسران، داخلہ سیکرٹری، ایس ایس پیز اور دیگر پولیس وسیول انتظامیہ کے افسران نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر لیفٹننٹ گورنر منوج۔۔۔107

بسنت گڑھ ادھمپور کی ۲ ملی ٹنٹ معاون خواتین گرفتار

ریاستی سلامتی اور امن وامان کے لئے خطرہ قرار: پولیس

سری نگر: ۳، دسمبر //

ریاستی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے والی سرگرمیوں کے خلاف ایک اہم کارروائی میں، ادھم پور پولیس نے پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت ملی ٹنٹوں کی 2 معاون خواتین کو حراست میں لیا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت گرفتار خواتین کی شناخت مریم بیگم زوجہ محمد شفیق ساکن لودھرا، بسنت گڑھ اور ارشد بیگم زوجہ مرحوم جمال دین، رائے چک، بسنت گڑھ کے طور پر ہوئی ہے اور ارشد بیگم کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق یہ دونوں مبینہ طور پر ملی ٹنٹ تنظیموں کی مدد کرنے میں ملوث ہیں۔ پولیس کے بیان کے مطابق، حراست میں لی گئی خواتین نے لاجسٹک مدد فراہم کی۔۔۔108

وقفہ سوالات کے دوران ہنگامہ آرائی اور شور شرابہ انتہائی افسوس ناک: رجیجو

سرینگر/03 دسمبر //

راجیہ سبھا لوک سبھا میں مسلسل کارروائی درہم برہم ہونے کو بدقسمتی سے تعبیر کرتے ہوئے پارلیمانی امور کے وزیر نے کہا کہ پارلیمنٹ ممبران کے سوالات کا جواب دینے کے لئے وعدہ بند ہے تاہم اگر کارروائی میں رخنہ ڈالا جائے اور۔۔۔109

پرانے فوجداری قوانین برطانوی حکومت کے لئے

ہندوستانیوں کو جبر اور استحصال کا ذریعہ تھے: وزیر اعظم نریندر مودی

سرینگر/03 دسمبر//

پرانے فوجداری قوانین کا خیال اور مقصد، جو انگریزوں نے وضع کیے تھے، ہندوستانیوں کو سزا دینا اور انہیں غلام بنا کر رکھنا تھا جب کہ نیا سانہتا جمہوریت کی بنیاد کے جذبے کو مضبوط کرتی ہے کی بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ پرانے فوجداری قوانین برطانوی حکومت کیلئے ہندوستانیوں کے جبر اور استحصال کا ذریعہ تھے۔ سی این آئی کے مطابق چنڈی گڑھ میں تین نئے فوجداری قوانین کے کامیاب نفاذ کے موقع پر ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا" سال 1947 میں جب۔۔۔110

جموں وکشمیر میں سیاحتی شعبہ کو

فروغ دینے کے لئے مرکز کی ہر ممکن کوشش جاری

سرینگر/03 دسمبر//

سودیش درشن اسکیم کے تحت جموں وکشمیر میں سیاحت کے ترقیاتی منصوبوں پر 500 کروڑ روپے سے زیادہ خرچ کیے گئے ہیں کا اعلان کرتے ہوئے مرکزی وزیر سیاحت گجیندر سنگھ شیخاوت نے کہا کہ مرکز کے زیر انتظام علاقے میں سیاحت کو بڑھاوا دینے کیلئے ہر ممکن اقدام کئے جا رہے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق سیاحت کے مرکزی وزیر گجیندر سنگھ شیخاوت نے لوک سبھا کو بتایا کہ سودیش درشن اسکیم کے تحت جموں وکشمیر میں سیاحت کے ترقیاتی منصوبوں پر 500 کروڑ روپے سے زیادہ خرچ کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں ہمالیائی سرکٹ میں کلیدی مقامات کو ترقی دینے کے۔۔۔111

وادی میں موسم سرما کے دوران بجلی کی بڑھتی طلب

جموں وکشمیر کو آنیوالے دنوں میں اضافی 350 میگاواٹ بجلی فراہم ہوگی

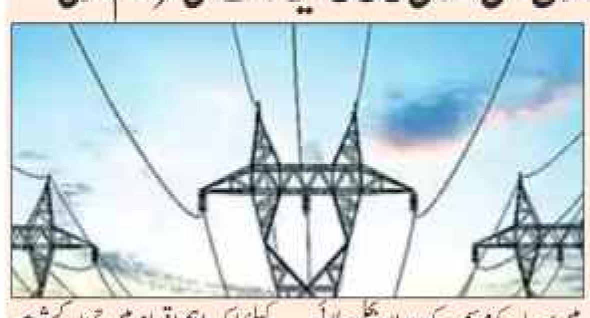

سرینگر/03 دسمبر//

موسم سرما کے دوران بجلی کی بڑھتی طلب کے بیچ جموں وکشمیر کو آنے والے دنوں میں اضافی 350 میگاواٹ بجلی ملنے والی ہے اور توقع ہے کہ اضافی سپلائی موسم سرما کے دوران جاری لوڈشیڈنگ کے مسائل سے انتہائی ضروری راحت فراہم کرے گی۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر میں سرما کے موسم کے دوران بجلی سپلائی کی بڑھتی طلب کے بیچ کمی کو پورا کرنے کیلئے ایک اہم اقدام میں جموں کشمیر آنے والے دنوں۔۔۔112

جموں وکشمیر پولیس کی ہمہ گیر انسداد منشیات مہم

اونتی پورہ میں منشیات فروش کی جائیداد ضبط

سری نگر: ۳، دسمبر //

پولیس نے منگل کو کہا کہ منشیات فروشوں کیخلاف کریک ڈاون جاری رکھتے ہوئے، جنوبی کشمیر کے اونتی پورہ میں 30 لاکھ روپے مالیت کی جائیداد ضبط کی گئی ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق ایک بیان میں پولیس نے کہا کہ منظور احمد بٹ ولد عبدالاحد بٹ ساکن لارکی پورہ پدگام پورہ اونتی پورہ کا رہائشی مکان NDPS ایکٹ 1985 کی دفعات کے تحت منسلک کیا گیا ہے۔ ان کی غیر قانونی طور پر حاصل کی گئی جائیداد کے بارے میں ضبطی کی کارروائی این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 8 اور 20 کے تحت درج ایف آئی آر نمبر 212/2022 کے ایک حصے کے طور پر کارروائی کی گئی۔ پولیس ترجمان نے بتایا کہ ایف آئی آر 28 ستمبر 2022 کو اونتی پورہ پولیس اسٹیشن۔۔۔113

ہند چین سرحد پر 45 سالوں میں پہلی بار

سال 2020 میں جھڑپیں ہوئیں جس میں ہلاکتیں ریکارڈ کی گئیں: جے شنکر

سرینگر/03 دسمبر//

ہند چین سرحد پر 45 سالوں میں پہلی بار سال 2020 میں جھڑپیں ہوئی جس میں ہلاکتیں ریکارڈ کی گئی کا انکشاف کرتے ہوئے مرکزی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا کہ مسلسل سفارتی مشغولیت نے ہندوستان اور چین کے تعلقات کو کچھ بہتری کی سمت متعین کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے دوران ہند چین تعلقات پر روشنی ڈالتے ہوئے مرکزی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے پارلیمنٹ کو مطلع کیا کہ جون 2020 میں وادی گلوان جھڑپیں 45 سالوں میں ہند چین لائن آف ایکچول کنٹرول کے ساتھ پہلی ہلاکتیں تھیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ جھڑپیں ہندوستان اور چین کے تعلقات میں ایک اہم موڑ ہیں۔ انہوں۔۔۔114

منشیات نے بڑھائے صحت کے مسائل

بہت سے سنگین مسائل معاشرتی طور پر نہ صرف اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ بہت دیر تک ان کا سدباب یا حل مشکل ہوجاتا ہے۔ نشہ آور اشیاء کا استعمال بھی انہی میں سے ایک ہے۔ موجودہ دور میں نوجوانوں کی ایک بڑھتی ہوئی تعداد نشے کی طرف مائل نظر آتی ہے اور اس کا سدباب کرنا ناگزیر ہوتا جارہا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق ہر دس میں سے 4 افراد بالخصوص 28 فی صد نوجوان نشے کے امراض کا شکار ہیں، جس میں سے 9 فی صد نابالغ ہے اور نوعمر بچوں کی ہے۔ نشے کا استعمال تاریخی لحاظ سے بہت پرانا عمل ہے۔ عموماً لوگ مختلف ادویات کے بے جا استعمال سے بھی اس کے عادی ہوجاتے ہیں۔ نشے کے استعمال کو اب بھی ایک معاشرتی مسئلے کے طور پر دیکھنے کے لیے ایک انفرادی مسئلہ سمجھا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس مسئلے پر توجہ نہیں دی جاتی اور نشے کے فعل کو برائی سمجھنے کے بجائے نشے کے عادی فرد کو برا قرار دے دیا جاتا ہے اور یوں یہ مسئلہ جوں کا توں معاشرے میں پروان چڑھتا رہتا ہے۔ نشہ کا استعمال ترقی پذیر ممالک کے مسائل میں سب سے اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ زیادہ آبادی اور کم وسائل کی بنا پر اس کی روک تھام اور کنٹرول ناممکن ہوگیا ہے۔ زیادہ تر نوجوان طبقہ اس مرض میں مبتلا ہے اور اس کے نقصانات سے دوچار نظر آتا ہے۔ اسی لیے نشے کو ایک عادت سمجھنے کے بجائے اسے ایک مرض کے طور پر سمجھا جائے تو اس کے سدباب اور روک تھام میں مدد مل سکتی ہے۔ اے پی اے کے مطابق نشے کی عادت ایک مرض ہے۔ اس کی درج ذیل علامات ہوسکتی ہیں۔

☆ نشہ آور اشیاء یا ادویات کا ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا۔
☆ نشے کی عادت کو چاہ کے بھی نہ روک پانا۔
☆ زیادہ تر وقت نشہ آور اشیاء کے حصول اور استعمال میں صرف کرنا۔
☆ نشے کی بے جا طلب ہونا۔
☆ نشے کے استعمال کی وجہ سے اپنے روزمرہ کاموں میں دھیان نہ دینا۔
☆ اپنی معمولات زندگی نشے کی وجہ سے ترک کرنا۔
☆ نشے کا بار بار خطرناک حد تک استعمال کرنا۔
☆ یہ جانتے ہوئے بھی نشے کا استعمال کرنا کہ اس سے آپ کی ذہنی اور جسمانی صحت متاثر ہورہی ہے۔
☆ نشے کے استعمال کی پہلے والی مقدار کا ناکافی ہونا اور ضرورت سے زیادہ اس کی طلب ہونا۔
☆ نشے کے استعمال کو وقتی طور پر ترک کرنے کے علامات کا شکار ہونا۔

تمام عوامل کی شدت کم، درمیانہ اور زیادہ ہوسکتی ہے۔ جیسے ان علامات سے کم سے کم 6 یا زیادہ علامات کا ہونا مرض کے شدت اختیار کرنے کی نشاندہی کرتا ہے۔ نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کی بلند شرح کو مختلف وجوہات سے منسوب کیا جاتا ہے اور اس کے مجموعی طور پر افراد اور معاشرے دونوں پر اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے ممکنہ اثرات اور مضمرات میں اہم کردار ادا کرنے والے چند اہم عوامل یہ ہیں۔ ساتھیوں کا دباؤ۔ نوعمر اور بالخصوص نابالغ افراد کی اکثریت ایسے ساتھیوں کے دباؤ کی وجہ سے نشے کی لت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اپنے سماجی حلقوں میں فٹ ہونے یا قبول کیے جانے کے لئے نشے کا تجربہ کرنے سے بھی ان کے مستقل استعمال کا آغاز ہوتا ہے۔ دوسری اہم وجہ ہے تجسس۔ نوجوان عموماً نشے کے اثرات سے نابلد ہوتے ہیں اور اس کے بظاہر اچھے نظر آنے والے عوامل کی بنا پر تجسس ہوسکتے ہیں۔ فہم جوئی، نئے تجربات کی تلاش میں عموماً منشیات کا تجربہ کیا جاتا ہے۔ تیسری اہم وجہ تناؤ اور ذہنی صحت کے مسائل ہیں۔ نوجوان اضطراب، تناؤ اور ڈپریشن کا شکار نظر آتی ہے اور اس طرح کے دیگر ذہنی چیلنجز سے نمٹنے کے لئے نشے کا استعمال نوجوانوں کو مستقل طور پر اس کی طرف مائل کرتا ہے۔ چوتھی اور اہم وجہ خاندانی مسائل ہیں۔ خاندان یا فیملی کے اندر ایک ناکارہ شخص ہونے کا تاثر، والدین کے جھگڑے، مالی مدد کا فقدان یا گھر میں نشہ آور اشیاء کا استعمال نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کے ممکنہ وجوہات میں سب سے اہم مسئلہ ہوسکتا ہے۔ عموماً نوعمر افراد اپنے گھر میں نشے کے استعمال کی وجہ سے اس کو عادتاً اختیار کرلیتے ہیں۔ باپ، دادا یا گھر کے بڑے افراد کے نشے کے استعمال کی عادت کو فطری طور پر اختیار کرلینے سے نوعمر افراد اس کو استعمال کرنا شروع ہوجاتے ہیں جو آگے چل کر ایک ذہنی مرض میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ ایک اور اہم وجہ میڈیا یا بالخصوص Visual میڈیا میں نشے کے استعمال کی گلیمرائزیشن ہے۔ فلموں، موسیقی اور سوشل میڈیا میں منشیات کے استعمال کو معمولی طرح نشر کرنا اور اس کو سوسائٹی میں ایک اچھے عمل کے طور پر پیش کرنا اس کو ایک قابل مقبول عمل اور رویے کے طور پر اس کی تشکیل کرتا ہے، جسے نوجوان ایک فطری عمل کے طور پر تصور کرتا ہے۔ منشیات تک آسان رسائی، منشیات کی دستیابی خاص طور پر شہری اور دیہی علاقوں میں اس تک رسائی اور فروغ اس کے حصول کو ممکن بنادیتی ہے۔ نشے کے سدباب کے لئے سب سے پہلے اس کے استعمال کو فروغ دینے والے عوامل کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے استعمال سے ہونے والے اثرات کا علم ہونا بھی اس کے روک تھام کے لئے بے حد ضروری ہے۔ نشے کے استعمال سے ہونے والے چند چیدہ چیدہ اثرات کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جیسے کہ نشے کے استعمال سے صحت پر خطرات کا لاحق ہونا۔ نشے کے استعمال سے جسمانی اور ذہنی صحت پر سنگین نتائج ہوسکتے ہیں خاص طور پر جسم کی نشوونما پر اس کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ نشے کے استعمال سے دماغ کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہوجاتی ہے اور یوں جسمانی امراض اور حادثات وغیرہ کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ دوسرا اہم مسئلہ جو نشے کے استعمال سے ہوتا ہے۔ وہ ہے تعلیمی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا معدوم ہونا۔ منشیات کا استعمال ایک نوجوان کی اسکول/کالج میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے یا مستقل ملازمت کو برقرار رکھنے کی صلاحیت کو مستقل طور پر متاثر کرسکتا ہے جو ان کی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگیوں میں ممکنہ طور پر ایک طویل مدتی رکاوٹ کا باعث بن سکتا ہے۔ ایک اور سنگین مسئلہ جو منشیات کے استعمال سے وقوع پذیر ہوتا ہے، وہ ہے جرائم کی سطح میں اضافہ ہونا۔ منشیات کا استعمال مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے اور بڑھتے ہوئے امکان کے ساتھ منسلک کیا جاسکتا ہے، کیوں کہ نشے کے عادی افراد اپنی منشیات کی عادات کو پورا کرنے کے لئے غیر قانونی سرگرمیوں، چوری، ڈاکہ زنی میں ملوث ہوسکتے ہیں۔ اس طرح نوجوانوں میں منشیات کا استعمال پیداواری صلاحیت میں کمی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے علاج کے پروگراموں اور اقتصادی صلاحیت کو کھونے سے متعلق اخراجات میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ نشے کا استعمال خاندان، دوستوں اور شرکت داری کو کشیدہ کرسکتا ہے، جس سے ذاتی، معاشرتی اور سماجی طور پر پشیمانی کا شکار ہوتا ہے اور یوں باہمی تعاون کی فضا قائم نہیں رہتی۔ الغرض، نوجوانوں اور نوعمر افراد میں منشیات کے زیادہ استعمال کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے ایک جامع نقطہ نظر کی ضرورت ہے، جس میں تعلیمی روک تھام کے پروگرام، صحت کے حصول، علاج تک بہتر رسائی، سماجی اور معاشی عوامل کو حل کرنا جیسے عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ابتدائی مداخلت اور نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کے پھیلاؤ کو کم کرنے اور اس کے طویل مدتی اثرات کو کم کرنے میں مدد کرسکتے ہیں۔ نوجوانوں میں ذہنی صحت اور معاونت کو بہتر بنانے کے لئے ایک کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ مختلف اسٹیک ہولڈرز بشمول سرکاری ایجنسیاں، تعلیمی ادارے، صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والے ادارے، خاندان اور کمیونٹی شامل ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ذہنی صحت کی خدمات تک رسائی کو ممکن بنایا جائے، تاکہ نوجوان ضرورت کے وقت اپنے ذہنی مسائل کا سدباب کرے نہ کہ نشے کا استعمال کرنے۔ اسکولوں میں ذہنی صحت سے متعلق پروگرامز کا فروغ کرنا چاہیے۔ جہاں طلباء کو صحت مند ماحول ملیں، تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو نکھار سکیں اور ایک صحت مند مقابلہ ممکن ہوسکے۔ اسکول میں کاؤنسلر اور ماہر نفسیات کا موجود ہونا طلباء کو ان کی شناخت میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اسی طرح نصاب میں نشے کے استعمال اور اس کے مضر اثرات کے بارے میں آگہی فراہم کرنا۔ اس امر کو یقینی بنانا کہ نوجوان اس کے مضر اثرات کو پہچان سکیں اور اس سے اجتناب کے رویے کو اپنا سکیں۔ ایک اور اہم امر یہ ہے کہ پیر سپورٹ پروگرام تشکیل دیے جائیں۔ جہاں نوجوان اپنے ہم عمر ساتھیوں سے رابطہ کرسکیں اور ایسے افراد سے تعاون کرسکیں جنہوں نے اس طرح کے چیلنجز کا سامنا کیا ہو۔ اساتذہ کو بھی ذہنی صحت اور نشے کے اثرات کے متعلق آگاہی اور تربیت دینا بھی ضروری ہے، تاکہ وہ اس کے پھیلاؤ کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرسکیں۔ اس طرح کے سماجی حکمت عملیوں کے پھیلاؤ سے نشے کے استعمال اور اس کے عمومی اثرات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

''نیگلیریا'' ایک جان لیوا اور لاعلاج مرض

نیگلیریا (Naegleria Fowleri) ایک جرثومہ ہے جو کہ صرف خوردبین کے ذریعے سے ہی دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ جرثومہ انسانی دماغ میں ناک کے ذریعے سے داخل ہوتا ہے اور شدید انفیکشن کا سبب بنتا ہے، جس کی وجہ سے انسان کی موت واقع ہوسکتی ہے۔ یہ جرثومہ پانی کے ذخائر میں پھلتا پھولتا ہے اور اسی وجہ سے شہروں میں جان لیوا بیماری کا باعث بنتا ہے۔ اس بیماری سے 95 فی صد لوگ جانبر نہیں ہوسکتے اور موت واقع ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔

نیگلیریا کہاں پر پایا جاتا ہے

☆...... تازے پانی کے تالاب اور جھیلوں میں
☆...... دریاؤں میں
☆...... گرم پانی کے چشموں میں
☆...... سوئمنگ پولز میں جہاں کلورین شامل نہ ہو
☆...... شہری آبادیوں، پانی کے ذخائر میں

گرمیوں کے مہینوں میں نیگلیریا کی افزائش تیزی سے ہوتی ہے۔ یہ 47oC تک درجہ حرارت میں زندہ رہ سکتا ہے۔

علامات

نیگلیریا کی علامات جرثومے کے جسم میں داخل ہونے کے 2 سے 3 دن کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

☆...... سر میں شدید درد ☆...... بخار
☆...... متلی اور قے ☆...... گردن کا اکڑاؤ
☆...... چلنے لڑکھڑاہٹ ☆...... کنفیوژن
☆...... دورہ پڑنا

ایسی ہی ملتی جلتی علامات ''گردن توڑ بخار'' (Meningitis) میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے مرض کی درست تشخیص کے لیے ڈاکٹر سے رجوع لازمی کریں۔ خیال رہے کہ یہ متعدی مرض نہیں ہے۔ یعنی ایک مریض سے دوسرے مریض میں منتقل نہیں ہوتا۔

نیگلیریا سے بچاؤ کیسے ممکن ہے

☆...... پانی ذخیرہ کرنے والے انڈر گراؤنڈ (Underground) اور اوور ہیڈ (Over Head) ٹینکوں کی فوراً صفائی کروائیں۔
☆...... پانی کے ٹینکوں پر ڈھکن رکھوائیں۔
☆...... بغیر کلورین (Chlorine) ملے پانی میں تیراکی اور نہانے سے گریز کریں۔
☆...... ناک صاف کرنے کے لیے اور وضو کے وقت ابلے ہوئے یا کلورین ملے پانی کا استعمال کریں۔

پانی کو قابل استعمال بنائیں

پانی کو تقریباً 5-8 منٹ تک ابالیں۔ اس سے یہ جرثومہ اور اس کے انڈے ختم ہوجاتے ہیں۔ 1000 گیلن پانی کے ٹینک میں ایک کلورین ٹیبلٹ (Chlorine Tablet) یا 2000-3000 گیلن پانی کے لیے 2 کلورین ٹیبلٹ کا استعمال کریں۔ یہ ٹیبلٹ 15 دن کے لئے کافی ہوتی ہیں۔

بچھو کا زہر کئی جان لیوا بیماریوں میں کارگر

انسان کو اگر بچھو ڈنگ مار دے تو اس کا زہر جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے لیکن اگر یہی زہر بچھو کے ڈنگ سے نکال کر محفوظ کرلیا جائے تو یہ کسی قیمتی چیز سے کم نہیں ہوتا۔ غیر ملکی میڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق بچھو کا ایک لیٹر زہر تقریباً ایک کروڑ ڈالر میں فروخت کیا جاتا ہے۔ بچھو کا زہر نہ صرف کاسمیٹکس اور کاسمیٹک سرجری میں استعمال ہوتا ہے بلکہ کئی جان لیوا بیماریوں کی ادویات بھی اسی زہر کی معمولی مقدار سے تیار کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف درد سے چھٹکارا پانے والی اور جسم کے مدافعتی نظام سے جڑی ادویات میں بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ بچھو کے زہر کے طبی استعمال پر کئی برسوں سے تحقیق بھی ہوتی رہی ہے۔ 2020 میں نیشنل لائبریری آف میڈیسن کی جانب سے شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق بچھو کے زہر سے اسی کے زہر کے خلاف کارگر ثابت ہونے والی دوا بھی تیار کی جاسکتی۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق برطانوی ہارٹ فاؤنڈیشن، ویلکم ٹرسٹ اور برطانوی میڈیکل ریسرچ کونسل کی مدد سے دل کی بیماریوں میں بچھو کے زہر کے استعمال پر نئی تحقیق کی جارہی ہے۔ برطانوی ماہرین کے مطابق بچھو کے زہر سے 'مارگاٹوکسن' نامی مواد حاصل کیا جاتا ہے جو عموماً دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے تاہم اسے دل کی بیماریوں کے لیے بطور اسپرے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ مارگاٹوکسن لاطینی امریکا میں پائے جانے والے ایک مخصوص بچھو کے زہر سے حاصل ہوتا ہے، جو خون کی رگوں میں نئے خلیے بنانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اسے دل کی سرجری میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بچھو 5 سے 8 سینٹی میٹر تک کے ہوتے ہیں، اگرچہ ان کا زہر جان لیوا نہیں ہوتا لیکن پھر بھی اگر یہ کسی کو کاٹ لیں تو اس شخص کو شدید درد، سوجن اور خارش ہوتی ہے۔ بچھو کے ڈنگ پر تحقیق کرنے والے برطانوی ماہرین کے مطابق بچھو کا زہر بہت مفید ہوتا ہے، اس کی کافی کم تعداد بھی فائدہ مند ہوتی ہے۔

منہ کا سرطان

سرطان (Cancer) کا مرض، پاکستان سمیت ایشیائی اور خصوصاً جنوبی ایشیا میں صحت کے لیے ایک شدید خطرہ بنتا جارہا ہے۔ سرعت رفتار سے بڑھتا ہوا یہ مرض فراہمی صحت کی سہولیات اور اداروں پر ایک بھاری بوجھ بن رہا ہے۔ معاشرتی طور پر سرطان مختلف طریقوں سے عمومی نظام زندگی پر بری طرح اثر انداز ہوتا ہے، خواہ وہ معاشی طور پر ہو یا خاندانی طور پر۔ 2020 میں دنیا بھر میں سرطان کے 19.3 ملین نئے کیسز رجسٹرڈ ہوئے اور 10 ملین لوگ سرطان کی وجہ سے فوت ہوئے۔

توقعات کے مطابق، اگر موجودہ روک تھام کے طریقوں میں اور انتظامیہ کے رویوں میں تبدیلی نہ کی گئی تو 2030 میں سرطان کے 26 ملین نئے کیسز اور اس کے نتیجے میں اموات کی تعداد 17 ملین تک بڑھ سکتی ہے۔ پاکستان میں 2020 میں 1,78,388 نئے سرطان کیسز رجسٹرڈ ہوئے اور کل 1,17,149 اموات رپورٹ ہوئیں کیونکہ سرطان ایک نہایت وسیع الجہت مرض ہے جو انسانی جسم کے کسی بھی حصے کو متاثر کرسکتا ہے۔ چناں چہ اس زیر نظر مضمون میں منہ کے سرطان (Oral/Mouth Cancer) کی بات کی جارہی ہے۔

نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں پایا جانے والا نمبر 1 کینسر پھیپھڑوں اور دوسرے نمبر پر مردانہ غدود یعنی پروسٹیٹ گلینڈ کا ہے جب کہ خواتین میں چھاتی کا سرطان سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اور دوسرے نمبر پر بڑی آنت کا سرطان ہے۔ اس کے برعکس پاکستان میں منہ کا سرطان مردوں میں پہلے اور خواتین میں دوسرے نمبر پر ہے۔

منہ کے سرطان کا آپریشن آسان نہیں ہوتا بلکہ ان کا دورانیہ بعض اوقات دس سے بارہ گھنٹے پر محیط ہوتا ہے، تاہم ان کڑی کوششوں اور ڈاکٹرز کی سخت جانفشانی کے باوجود بھی یہ خطرناک مرض بعض اوقات مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا اور کچھ عرصے کے بعد دوبارہ نمودار ہوجاتا ہے جو نہ صرف مریضوں کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہوتا ہے بلکہ معالجین کے لیے بھی شدید مایوسی کا سبب بنتا ہے۔ منہ کے سرطان کے مریضوں کی روز افزوں بڑھتی ہوئی تعداد نظام صحت پر اضافی دباؤ کا باعث ہے۔

یہ غیر معمولی بوجھ خصوصی طور پر پاکستان میں موجود پہلے ہی سے غیر مستحکم نظام صحت کے معیار پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ کچھ سرطان جیسے چھاتی کے سرطان، خون کے سرطان، معدے اور آنتوں کے سرطان وغیرہ کے پیدا ہونے میں بیرونی عوامل کارفرما نہیں ہوتے اور اکثر ویشتر ان سے بچاؤ کا کوئی خاص طریقہ کار بھی نہیں ہوتا جب کہ کچھ سرطان جیسے منہ اور زبان کے سرطان، پھیپھڑوں اور سانس کی نالیوں کے سرطان اور حلق کے سرطان ایسے بیرونی عوامل سے وقوع پذیر ہوتے ہیں جن سے 99 فی صد بچاؤ بلاشبہ ممکن ہے۔ سرطان پیدا ہونے کی وجوہات کو تین بڑے زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

یہ خون کی موروثی بیماری ہے ''تھیلے سیمیا''

تھیلے سیمیا کا مرض سب سے پہلے یونان، اٹلی، سائپرس اور بحیرۂ روم سے منسلک علاقوں میں تشخیص ہوا۔ 1925ء میں خون کی بیماری انیمیا پر تحقیق کرنے والے امریکی شہر مشی گن کے ایک ڈاکٹر ''کولے'' (Cooley) اور ''لی'' (Lee) نے اس مرض کی تشخیص کی۔ ان کے نام کی نسبت سے ابتداء میں یہ Cooley's anaemia کہلاتی تھی، جب کہ 1946ء میں اس مرض کی وجوہات کا پتا چلایا گیا۔ اس مرض کے باقاعدہ علاج کا سلسلہ 1960ء سے ہوا، جس میں پہلی مرتبہ انتقالِ خون (Blood Transfusion) کے ذریعے تھیلے سیمیا کے مرض میں مبتلا بچوں کا علاج شروع کیا گیا، تب سے آج تک اسی طریقۂ علاج کے ذریعے اس مرض میں مبتلا بچوں کی زندگیاں بچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ مرض دنیا کے بیشتر خطوں میں موجود ہے۔

اسباب و وجوہات

تھیلے سیمیا خون کی ایک جینیاتی خرابی (Genetic Disorder) کا نام ہے جو ہیموگلوبن کو بنا تا ہے، اگر ماں اور باپ دونوں تھیلے سیمیا مائنر ہوں تو پیدا ہونے والا بچہ اس مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ تھیلے سیمیا خون کی ایک موروثی بیماری ہے، جو والدین سے بچوں میں منتقل ہوتی ہے۔ اس بیماری میں خون بننے کا عمل رک جاتا ہے۔ نتیجتاً مریض کو ہر ماہ انتقالِ خون کی ضرورت پڑتی ہے اور ان کی پوری زندگی کا انحصار بھی اسی پر ہوتا ہے۔ خاندان میں شادی کی وجہ سے اس مرض کی شرح میں کئی گنا اضافہ ہورہا ہے۔

اقسام

جینیاتی اعتبار سے تھیلے سیمیا کی دو بڑی اقسام ہیں، جنہیں ''الفا تھیلے سیمیا'' اور ''بی ٹا تھیلے سیمیا'' کہتے ہیں۔ پاکستان میں بی ٹا تھیلے سیمیا زیادہ پایا جاتا ہے، جب کہ فار ایسٹ میں الفا تھیلے سیمیا کی شرح زیادہ ہے۔ سب سے کم شدت والی قسم تھیلے سیمیا مائنر کہلاتی ہے، شدید ترین قسم، تھیلے سیمیا میجر کہلاتی ہے اور درمیانی شدت والی قسم تھیلے سیمیا انٹرمیڈیا کہلاتی ہے۔ ایک طرح کا تھیلے سیمیا کبھی بھی دوسری طرح کے تھیلے سیمیا میں تبدیل نہیں ہوسکتا۔ یعنی الفا تھیلے سیمیا کبھی بھی بی ٹا تھیلے سیمیا میں تبدیل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی بی ٹا کبھی الفا میں۔ اسی طرح نہ تھیلے سیمیا مائنر کبھی تھیلے سیمیا میجر بن سکتا ہے اور نہ ہی میجر کبھی مائنر بن سکتا ہے۔

تھیلے سیمیا مائنر

تھیلے سیمیا مائنر کوئی بیماری نہیں نہ ہی اس کی وجہ سے مریض کو کوئی تکلیف یا شکایت ہوتی ہے اور نہ اس کی زندگی پر کوئی خاص اثر پڑتا ہے۔ علامات و شکایات نہ ہونے کی وجہ سے ایسے لوگوں کی تشخیص صرف لیبارٹری کے ٹیسٹ سے ہی ہوسکتی ہے۔ ایچ بی الیکٹروفریسس کے ذریعے تھیلے سیمیا مائنر کا پتا لگایا جاتا ہے۔ ایسے لوگ نارمل زندگی گزارتے ہیں، مگر یہ لوگ تھیلے سیمیا اپنے بچوں کو منتقل کرسکتے ہیں۔ تھیلے سیمیا مائنر میں مبتلا بیشتر افراد اپنے جین کے نقص سے قطعاً لاعلم ہوتے ہیں اور جسمانی و ذہنی لحاظ سے عام لوگوں کی طرح ہوتے ہیں اور نارمل انسان جتنی ہی عمر پاتے ہیں۔ تھیلے سیمیا مائنر کوئی علامت ظاہر نہیں کرتا، مگر جب والدین تھیلے سیمیا مائنر کا شکار ہوں تو پیدا ہونے والے بچوں میں اس بات کا قوی امکان ہوتا ہے کہ وہ تھیلے سیمیا میجر کا شکار ہوسکتے ہیں۔

تھیلے سیمیا میجر

تھیلے سیمیا میجر میں خون بننے کا عمل رک جاتا ہے، نتیجتاً ایسے بچوں کے جسم میں خون کی شدید کمی پیدا ہوجاتی ہے اور انہیں ساری زندگی انتقال خون (Blood Tranfusion) کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تھیلے سیمیا میجر کے مریضوں میں خون اتنا کم بنتا ہے کہ انہیں ہر دو سے چار ہفتے بعد خون کی بوتل لگانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایسے بچے پیدائش کے چند مہینوں بعد ہی خون کی کمی کا شکار ہوجاتے ہیں اور ان کی بقیہ زندگی بلڈ بینک کی محتاج ہوتی ہے۔

تھیلے سیمیا میجر ایک موروثی جینیاتی (Genetic) بیماری ہے، جو کہ ماں اور باپ دونوں سے یکساں طور پر بچوں میں منتقل ہوتی ہے اگر والدین تھیلے سیمیا مائنر کا شکار ہوں تو ہر حمل میں 25 فی صد امکان آنے والے بچے میں تھیلے سیمیا میجر کا ہوتا ہے۔ تھیلے سیمیا میجر کی بیماری میں جسم میں لال خون کے ذرات نہیں بنتے، جس کی وجہ سے بچے میں خون کی شدید کمی واقع ہوجاتی ہے۔ عام طور پر اس مرض کی علامات بچے میں چار ماہ کی عمر سے ظاہر ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔

معدے کا السر

معدے کا السر معدے کی اندرونی جھلی نما دیوار کے زخم کا دوسرا نام ہے۔ اس زخم کی وجہ سے موٹی رطوبتی تہہ کی موٹائی میں کمی آجاتی ہے۔ یہ رطوبتی تہہ معدے میں موجود تیزاب سے معدے کی دیوار کو محفوظ رکھتی ہے لیکن جب یہ تہہ پتلی ہو تو تیزاب معدے کی دیوار کو گلانے لگتا ہے، جس کی وجہ اس میں زخم ہوجاتا ہے۔ یہ اکثر معدے کی پچھلی دیوار پر ہوتا ہے، تاہم کچھ مریضوں کو اگلی سطح پر بھی یہ زخم ہوجاتا ہے۔

یہ پرانا ہونے کے ساتھ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ معدے کے السر کا علاج مشکل نہیں ہے لیکن اس میں غفلت شدید تکلیف اور پیچیدگیوں کو جنم دے سکتی ہے۔ السر معدے، چھوٹی آنت یا غذائی نالی کی اندرونی تہہ پر ایک زخم ہوتا ہے۔ پیٹ میں السر کو گیسٹرک السر کہا جاتا ہے۔ یہ چھوٹی آنت کے پہلے حصے میں بنتا ہے۔ معدے کے السر کو غذائی نالی کا السر بھی کہتے ہیں۔ اس کی علامات پیٹ میں درد، متلی، تیزابیت، تھکاوٹ اور وزن کم ہونا ہیں۔ یہ درد کھانے پینے کے معمولات کو متاثر کرکے تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ تکلیف دہ زخم بھی نظام انہضام کے عمل میں رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں۔

معدے کے السر کی بہت سی علامات ہیں جو پیٹ کے السر کے متعلق جاننے میں مدد کرسکتی ہیں۔ کچھ غذائیں معدے کے درد کو بڑھا سکتی ہیں۔ کھانے یا مشروبات معدے کے السر کا سبب نہیں بنتے اور نہ ہی ان کا علاج کرسکتے ہیں۔ لیکن کچھ غذائیں خراب ٹشوز کو ٹھیک کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ معدے کے السر کو آرام پہنچانے والی غذا کا مقصد درد اور جلن کو کم کرنے میں مدد کرنا ہے جو معدے، غذائی نالی یا چھوٹی آنت میں زخم سے ہوتا ہے۔ السر میں کوئی سخت پرہیز نہیں ہوتا۔ لیکن ایسی کھانوں سے پرہیز کرنا چاہیے جو تیزابیت کی وجہ بنتے ہیں۔

از نیابت پچھواری یا اجلاس محمد یاسین نائب تحصیلدار پچھواری
مضمون: چٹھی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/765 مورخہ 07/11/2024 نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق آرانگل امین دختر محمد امین بٹ ساکنہ موضع وترو دال مل تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ آرانگل امین دختر محمد امین بٹ ساکنہ وترو دال مل مورخہ 08/11/2009 کو گھر پر ہی پیدا ہوئی ہے۔ جسکی نسبت سائلہ کی DOB سکول سرٹیفکیٹ شامل مثل ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجراء کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار پچھواری

UPI نے 16 بلین لین دین کر کے تاریخی سنگ میل قائم کیا

نئی دہلی//اکتوبر 2024 میں، یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) نے ایک ہی مہینے میں 16.58 بلین مالیاتی لین دین پر کارروائی کر کے ایک تاریخی سنگ میل حاصل کیا، جس نے ہندوستان کی ڈیجیٹل تبدیلی میں اس کے اہم کردار کو اجاگر کیا۔ نیشنل پیمنٹ کارپوریشن آف انڈیا (NPCI) کے ذریعہ 2016 میں شروع کیا گیا، یو پی آئی نے متعدد بینک کھاتوں کو ایک موبائل ایپلیکیشن میں ضم کر کے ملک کے ادائیگی کے ماحولیاتی نظام میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ یہ نظام بغیر کسی رکاوٹ کے فنڈ کی منتقلی، مرچنٹ کی ادائیگیوں، اور ہم مرتبہ سے ہم مرتبہ لین دین کو قابل بناتا ہے، جو صارفین کو طے شدہ ادائیگی کی درخواستوں کے ذریعے لچک فراہم کرتا ہے۔ یو پی آئی نے نہ صرف مالیاتی لین دین کو تیز، محفوظ اور آسان بنایا ہے، بلکہ اس نے افراد، چھوٹے کاروباروں، اور تاجروں کو بھی بااختیار بنایا ہے، جس سے ملک کو کیش لیس معیشت کی طرف لے جایا گیا ہے۔ یہ شاندار کامیابی جامع ترقی اور اقتصادی ترقی کے لیے ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانے کے لیے ہندوستان کے عزم کو اجاگر کرتی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق یو پی آئی نے اکتوبر 2024 میں 16.58 بلین مالیاتی لین دین میں 23.49 لاکھ کروڑ روپے کی متاثر کن کارروائی کی، جو کہ اکتوبر 2023 میں 11.40 بلین لین دین سے 45٪ سال بہ سال اضافہ ہے۔ چونکہ زیادہ سے زیادہ افراد اور کاروبار ڈیجیٹل لین دین کی سہولت اور حفاظت کو اپناتے ہیں، لین دین کا بڑھتا ہوا حجم اور قدر ملک کی کیش لیس معیشت کی طرف تبدیلی کو آگے بڑھانے میں یو پی آئی کے اہم کردار کی نشاندہی کرتی ہے۔ یو پی آئی نے ہندوستان میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کو اپنی بے مثال آسانی، حفاظت اور استعداد کے ساتھ بدل دیا ہے۔ چوبیس گھنٹے لین دین کو فعال کر کے اور سنگل کلک ادائیگیوں اور ورچوئل ایڈریس جیسی خصوصیات پیش کر کے، یہ صارفین کے لیے سہولت اور رازداری دونوں کو یقینی بناتا ہے۔

متعدد بینکنگ خدمات کو ایک ایپ میں ضم کرنے کی اس کی صلاحیت اسے مالیاتی ٹیکنالوجی میں گیم چینجر بناتی ہے۔ یو پی آئی نے چھوٹے کاروباروں، گلیوں کے دکانداروں، اور تارکین وطن کارکنوں پر گہرا اثر ڈالا ہے، جو انہیں رقم کی منتقلی اور ادائیگیاں وصول کرنے کا ایک آسان اور موثر طریقہ پیش کرتا ہے۔ اس کو اپنانے میں خاص طور پر کووڈ 19 وبائی مرض کے دوران تیزی لائی گئی تھی، کیونکہ لوگوں نے نقد لین دین کے لیے محفوظ، رابطے کے بغیر متبادل کی تلاش کی۔ یو پی آئی کی کامیابی، تاہم، اس کے بنیادی ڈھانچے کی مضبوطی سے آگے بڑھتی ہے۔ یہ رویے کی تبدیلی سے بھی پیدا ہوتا ہے جس سے اس کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے، جہاں نظام پر اعتماد اور اس کی رسائی وسیع پیمانے پر استعمال کو آگے بڑھانے میں کلیدی عوامل رہے ہیں۔ اس تبدیلی میں سہولت فراہم کرنے والی چھوٹی لیکن اہم اختراعات میں سے ایک ادائیگی اسپیکر کے ذریعے وائس باکسز کا استعمال ہے۔ یہ آلات، جو عام طور پر ناشتے کی گاڑیوں اور چائے کے اسٹالوں پر پائے جاتے ہیں، ہر QR کوڈ کے لین دین کے ساتھ موصول ہونے والی رقم کا اعلان کرتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ وہ دکاندار جو اسمارٹ فون کے پیغامات کو چیک کرنے میں بہت زیادہ مصروف رہتے ہیں، اپنی کمائی سے واقف ہوں۔ اس سادہ لیکن موثر خصوصیت نے چھوٹے تاجروں کا اعتماد حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے جو پہلے نقد لین دین کے عادی تھے اور ڈیجیٹل ادائیگیوں سے محتاط تھے۔ ہندوستان کا ڈیجیٹل ادائیگیوں کا انقلاب بین الاقوامی سطح پر زور پکڑ رہا ہے۔ یو پی آئی اور RuPay دونوں سرحدوں کے پار تیزی سے پھیل رہے ہیں۔ فی الحال، یو پی آئی سات ممالک میں کام کر رہا ہے جس میں متحدہ عرب امارات، سنگاپور، بھوٹان، نیپال، سری لنکا، فرانس اور ماریشس جیسے اہم بازار شامل ہیں۔

شمال مشرق اسٹریٹجک ترقیاتی راہداری کے طور پر ابھرا ہے/ نائب صدر

ایٹا نگر// نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے اروناچل پردیش میں قانون ساز اسمبلی کے خصوصی اجلاس کے دوران اس کی تزویراتی اہمیت اور قومی ترقی کے امکانات پر زور دیتے ہوئے ہندوستان کے شمال مشرقی خطے کی تبدیلی کی پیشرفت پر روشنی ڈالی۔ دھنکھڑ نے وسیع ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی کے ساتھ 17 ہوائی اڈوں اور 20 آبی راستوں کی توسیع کو نوٹ کرتے ہوئے خطے کی نمایاں بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے علاقے کی معاشی صلاحیت کی تعریف کی، خاص طور پر نامیاتی کاشتکاری اور بانس، ربڑ اور ریشم جیسے مقامی وسائل میں۔ اہم قومی ترجیحات سے خطاب کرتے ہوئے، نائب صدر نے علاقائی انضمام کے لیے ایک اہم حکمت عملی کے طور پر "ایکٹ ایسٹ پالیسی" کی حمایت کی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے پیش کی گئی پالیسی، زمینی سطح پر ٹھوس تبدیلیاں پیدا کر کے سابقہ طریقوں سے آگے بڑھ گئی ہے۔ "قوم سب سے پہلے ہے، قوم کا اتحاد سب سے پہلے ہے۔ دھنکھڑ نے اعلان کیا اور سیاسی جماعتوں سے فرقہ وارانہ خیالات پر قومی مفادات کو ترجیح دینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے باہمی تعاون اور قومی اتحاد کی اہمیت پر زور دیا۔ نائب صدر نے قانون سازی میں رکاوٹوں پر بھی تنقید کی، یہ دلیل دی کہ اس طرح کے اقدامات ہندوستان کے جمہوری اصولوں سے متصادم ہیں۔ "ہم دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت میں اس تماشے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے قانون سازوں پر زور دیا کہ وہ آئینی ذمہ داریوں کا احترام کریں۔ تکنیکی تبدیلی ایک اور اہم موضوع کے طور پر ابھری۔ دھنکھڑ نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ کس طرح ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز نے بدعنوانی کو بے اثر کیا ہے، براہ راست فائدہ کی منتقلی کے ذریعے شفاف اور جوابدہ حکمرانی کو قابل بنایا ہے۔ مقامی انٹرپرینیورشپ کو فروغ دیتے ہوئے، انہوں نے "مقامی کے لیے آواز" کے نقطہ نظر کی وکالت کی اور تجویز پیش کی کہ گھریلو پیداوار کو سپورٹ کرنے سے روزگار پیدا ہو سکتا ہے اور زرمبادلہ کی بچت ہو سکتی ہے۔ گورنر لیفٹیننٹ جنرل کیوالیا ترویکرم پارنائک، وزیر اعلیٰ پیما کھانڈو، اور قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر تیسم پونگٹے نے شرکت کی۔ اس سیشن نے ملک کی ترقی کے بیانیے میں ہندوستان کے شمال مشرقی خطے کی اسٹریٹجک اہمیت پر روشنی ڈالی۔

بھارت میں ایف ڈی آئی کی آمد 45 فیصد بڑھ کر 29.79 بلین امریکی ڈالر ہو گئی

نئی دہلی//حکومت کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، ہندوستان میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) میں سال بہ سال 45 فیصد کا غیر معمولی اضافہ دیکھا گیا ہے، جو رواں مالی سال (ستمبر 2024) کی پہلی ششماہی میں 29.79 بلین ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ یہ اضافہ پچھلے سال کی اسی مدت کے دوران ریکارڈ کی گئی 20.5 بلین ڈالر سے نمایاں نمو ہے۔ ایف ڈی آئی کی آمد میں اضافے کو مختلف شعبوں میں صحت مند سرمایہ کاری سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ خدمات کے شعبے میں ایف ڈی آئی ایکویٹی کی آمد میں قابل ذکر چھلانگ 5.69$ بلین ہو گئی، جو کہ 2023-24 کی اسی مدت میں 3.85$ بلین تھی۔ ٹیلی کام سیکٹر اور کمپیوٹر سافٹ ویئر انڈسٹری نے بھی آٹو موبائل اور تجارتی شعبوں میں مزید فروغ کے ساتھ نمایاں سرمایہ کاری کا اندراج کیا۔ مزید برآں، اس عرصے کے دوران غیر روایتی توانائی میں ایف ڈی آئی 2$ بلین تک پہنچ گئی۔ ایف ڈی آئی کی آمد نے جولائی تا ستمبر سہ ماہی میں اپنی مضبوط اوپر کی رفتار کو جاری رکھا، جو کہ 9.52 بلین ڈالر کے مقابلے میں 43 فیصد بڑھ کر 13.6 بلین ڈالر ہو گیا۔ اپریل۔جون سہ ماہی میں، ایف ڈی آئی میں 47.8٪ کا اور بھی تیز اضافہ دیکھنے میں آیا، جو کہ مجموعی طور پر 16.17$ بلین ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق ماریشس، سنگاپور، اور امریکہ کی قیادت میں پیک انڈیا نے اس عرصے کے دوران بڑے عالمی سرمایہ کاروں کی جانب سے نمایاں ایف ڈی آئی کی آمد دیکھی۔ ماریشس 5.34 بلین ڈالر کے ساتھ سرفہرست ہے، اس کے بعد سنگاپور 7.53 بلین ڈالر اور امریکہ 2.57 بلین ڈالر کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ دیگر قابل ذکر تعاون کرنے والوں میں نیدرلینڈز، متحدہ عرب امارات اور قبرص شامل ہیں۔ تاہم، اعداد و شمار نے جاپان اور برطانیہ سے آنے والی رقوم میں بھی کمی کو ظاہر کیا، جس میں گزشتہ سال کے مقابلے میں سرمایہ کاری میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ ریاستی سطح پر، مہاراشٹر نے سب سے زیادہ ایف ڈی آئی کی آمد حاصل کی، جو کہ کل 13.55$ ہے۔ کرناٹک 3.54$ بلین کے ساتھ اس کے بعد رہا، جب کہ تلنگانہ اور گجرات نے بالترتیب 1.54$ بلین اور تقریباً 4$ بلین کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ کل ایف ڈی آئی، دیگر کیپٹل سمیت، مجموعی طور پر 42.1$ بلین تک پہنچ گیا۔

ایڈز سے متعلق اموات میں 79 فیصد اور ایچ آئی وی کے نئے انفیکشن میں 44 فیصد کی کمی

اندور// مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا نے اتوار کو کہا کہ 2010 کے مقابلے 2023 میں ملک میں ایڈز سے ہونے والی اموات میں 79 فیصد کمی آئی ہے جبکہ ایچ آئی وی کے انفیکشن میں 44 فیصد کی کمی آئی ہے۔ ایڈز کے عالمی دن کے موقع پر یہاں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، نڈا نے کہا کہ 2010 کے بعد سے ہندوستان میں ایچ آئی وی کے نئے کیسوں میں 44 فیصد کمی عالمی سطح پر 39 فیصد کی کمی کی شرح سے زیادہ ہے۔ ملک 2030 تک ایڈز کے خاتمے کے اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا اور قومی ایڈز اور ایس ٹی ڈی کنٹرول پروگرام کے جاری فیز V کا حوالہ دیا۔ نڈا نے کہا کہ ٹیسٹ اینڈ ٹریٹ اور یونیورسل وائرل لوڈ ٹیسٹنگ کے نئے آئی ڈی ایس جوابی اقدامات کی توثیق کی جائے گی اور ایڈز (روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ 2017 کو مکمل طور پر لاگو کیا جائے گا۔ مرکزی وزیر نے ناکو اور ریاستی ایڈز کنٹرول سوسائٹیز کی مسلسل کوششوں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ہندوستان نے 2030 تک ایڈز کو ختم کرنے کے ہدف کے پیش نظر "95-95-95" کے فارمولے پر کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے پچانوے فیصد مریضوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ایچ آئی وی سے متاثر ہیں، 95 فیصد مریضوں کا علاج ہونا چاہیے اور 95 فیصد مریضوں کا وائرل لوڈ اینٹی ریٹرو وائرل تھراپی ادویات سے کم ہونا چاہیے۔ اس وقت 81 فیصد مریض جانتے ہیں کہ وہ ایچ آئی وی سے متاثر ہیں 88 فیصد مریضوں کو علاج دیا جا رہا ہے اور وائرل لوڈ 97 فی صد ہے۔ مرکزی وزیر نے بتایا کہ مریضوں کی تعداد میں فیصد کمی آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں ایڈز کے نئے انفیکشن میں 44 فیصد کمی آئی ہے، جبکہ 2010 کے مقابلے میں 2023 میں ایڈز سے ہونے والی اموات میں 79 فیصد کمی آئی ہے۔ مضمون کا لوگو پھیلائیں پڑھنا جاری رکھیں نڈا نے کہا کہ عالمی سطح پر ایڈز کا موجودہ پھیلاؤ 0.70 فیصد ہے۔

صنعتی راہداری گیا کی صورت بدل دے گی/ مانجھی

گیا//
مرکزی وزیر جیتن رام مانجھی نے مرکزی نریندر مودی حکومت کے ترقیاتی کاموں کی تعریف کرتے ہوئے جمعہ کو کہا کہ گیا میں صنعتی کاریڈور کی تعمیر گیا کی تصویر بدل دے گی۔ گوداوری محلہ میں اپنی رہائش گاہ پر نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے مسٹر مانجھی نے کہا کہ "ہم نے وزیر اعظم نریندر مودی کو بتایا تھا کہ ہماری دیگ خالی ہے، جس کے بعد انہوں نے ہماری دیگ بھری۔ انہوں نے کہا کہ امرتسر کولکاتا سڑک بن رہی ہے۔ گیا سے دربھنگہ تک سڑک بنائی جا رہی ہے۔ گیا کو صنعتی علاقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ سڑک کی تعمیر سے گیا کی ہمہ جہت ترقی ہوگی۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ گیا میں میٹرو کا کام جلد شروع ہو جائے گا اور اس کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کا شکریہ۔

آئی ٹی آئی اسکل ڈیولپمنٹ کا مرکز بن گئے ہیں/ پبیترا مارگریتا

گوہاٹی// ٹیکسٹائل کے وزیر مملکت جناب پبیترا مارگریتا نے ہندوستان کے نوجوانوں کو ہنر اور اوزاروں سے آراستہ کرنے کے لیے حکومت کے غیر متزلزل عزم پر زور دیا تاکہ ملک کو ایک وکست بھارت کی طرف لے جایا جا سکے اور سمرتھ اسکیم سمیت ٹیکسٹائل کی وزارت کے اقدامات پر روشنی ڈالی جو کہ تربیت فراہم کرتی ہے۔ ٹیکسٹائل کے وزیر مملکت نے نئی دہلی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ عزت مآب وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے ہنر کی ترقی کے وژن کو حکومت کی اولین ترجیحات میں سے ایک کے طور پر آگے بڑھایا جائے گا، جو آخر کار ہندوستان کو ترقی کی راہ پر لے جائے گا۔ ٹیکسٹائل کی وزارت سمرتھ یوجنا کے ذریعے ہنرمندی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے، اعلیٰ درجے کے کرگھے فراہم کرتی ہے اور سبسڈی کی شرح میں خواہشات فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ٹیکسٹائل کی وزارت سمرتھ یوجنا کو لاگو کرنے کے لیے بہت محنت کر رہی ہے اور 3.48 لاکھ استفادہ کنندگان کو تربیت دی گئی ہے، جن میں سے 79٪ کو جگہ فراہم کی گئی ہے اور کل 3.6 لاکھ خواتین مستفیدین کو تربیت دی گئی ہے۔ سمرتھ پروگرام میں، ٹیکسٹائل کی وزارت بھی دکش اور کشتاوکاس کے لیے کام کر رہی ہے، اور 88٪ خواتین مستفید ہیں، جن میں 26٪ یعنی 90320 افراد درج فہرست ذات سے ہیں، 12٪ یعنی 42,857 افراد ایس ٹی برادری سے ہیں۔ وزیر مملکت نے نیشنل ٹیکنیکل ٹیکسٹائل مشن کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور تکنیکی ٹیکسٹائل میں اختراعات کے خواہشمندوں کے لیے تحقیق اور انٹرپرینیورشپ کے لیے گرانٹ پر روشنی ڈالی۔ ٹیکسٹائل کی وزارت اسٹارٹ اپ کو تحقیق کرنے اور تکنیکی ٹیکسٹائل کے شعبے میں پہل کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اسکل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل کی وزارت تکنیکی ٹیکسٹائل کی ترقی کے لیے اسٹارٹ اپ اقدامات بھی کر رہی ہے۔

بھارت۔شام نے دفتر خارجہ سطح کی مشاورت کی

دوطرفہ تعلقات کو گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی// ہندوستان اور شام نے جمعہ کو نئی دہلی میں دفتر خارجہ مشاورت (FOC) کے چھٹے دور کا انعقاد کیا اور دوطرفہ تعلقات کو گہرا کرنے کے طریقوں پر بات چیت کی جس میں دوا سازی، ترقیاتی شراکت داری جیسے مختلف شعبوں پر خصوصی توجہ دی گئی۔ وزارت خارجہ کے مطابق، ہندوستان اور شام کے عہدیداروں نے باہمی دلچسپی کے اہم علاقائی اور عالمی مسائل پر نقطہ نظر کا تبادلہ کیا۔ میٹنگ کے لیے ہندوستانی وفد کی قیادت وزارت خارجہ کے جوائنٹ سکریٹری سریش کمار نے کی اور شامی وفد کی قیادت ایمن رعد، نائب وزیر برائے امور خارجہ اور غیر ملکی، شام نے کی۔ ایک بیان میں، وزارت خارجہ نے کہا، بات چیت میں دونوں ممالک کے درمیان ادارہ جاتی میکانزم کو تقویت دینے کی تجدید عہد کے ساتھ، ہندوستان۔شام کے باہمی تعلقات کی پوری رینج

مغربی بنگال میں ٹیچر بھرتی گھپلے کے ملزم کنتل گھوش کو سپریم کورٹ سے ضمانت مل گئی

نئی دہلی//
سپریم کورٹ نے مغربی بنگال ٹیچر بھرتی مبینہ گھپلے سے متعلق مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) معاملے میں ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے معطل لیڈر کنتل گھوش کو جمعہ کے روز مشروط ضمانت دے دی۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس اجل بھویاں کی بنچ نے انہیں یہ راحت دی۔ ضمانت دینے کے ساتھ ساتھ بنچ نے یہ بھی ہدایت دی کہ درخواست گزار فی الحال کوئی عوامی عہدہ نہیں سنبھال سکتا۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی کہا کہ اگرچہ چارج شیٹ اس سال جنوری میں داخل کی گئی ہے، لیکن سی بی آئی کی جانب سے ضمنی چارج شیٹ داخل کرنے کی تجویز ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی نوٹس نہیں لیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مستقبل قریب میں ٹرائل مکمل ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ بنچ نے کہا کہ "مستقبل قریب میں مقدمے کے نتائج کی پیشین گوئی کرنا قبل از وقت ہوگا۔" درخواست گزار کو غیر معینہ مدت تک حراست میں رکھنا کریمنل جورسپروڈنس کے طے شدہ اصولوں کے مطابق نہیں ہوگا۔ درخواست گزار کے وکیل نے کہا کہ انہیں 20 فروری 2023 کو گرفتار کیا گیا تھا، اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی جانب سے درج منی لانڈرنگ کیس میں انہیں کلکتہ ہائی کورٹ کے ذریعہ ضمانت دے دی گئی ہے۔ مرکزی تفتیشی ایجنسی نے درخواست ضمانت کی مخالفت کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ درخواست گزار ایک وسیع پیمانے پر گھوٹالے اور گہری سازش کا حصہ تھا۔ اس نے مغربی بنگال پرائمری ایجوکیشن بورڈ کی اصلی ویب سائٹ جیسی ایک جعلی ویب سائٹ بنائی تھی۔ ایجنسی نے دعویٰ کیا کہ نااہل امیدواروں کو بھرتی کرنے کے لیے ان سے 4 کروڑ روپے کی رشوت لی گئی۔ یہ بھی دلیل دی گئی کہ گھوش مغربی بنگال میں حکمران جماعت سے وابستہ اور ایک بااثر شخص ہیں۔ ان کی رہائی کے بعد، گواہوں کو ڈرایا جا سکتا ہے۔ تاہم، عدالت نے کہا کہ تحقیقات ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔ معطل ٹی ایم سی لیڈر گھوش کو پہلی بار ای ڈی نے 21 جنوری 2023 کو گرفتار کیا تھا۔ ای ڈی نے الزام لگایا کہ گھوش نے ہر نوکری کے متلاشی سے 20 لاکھ روپے جمع کیے اور اپنے نام کے دو بینک کھاتوں میں 6.5 کروڑ روپے سے زیادہ جمع کرائے۔ ان میں سے ایک آئی سی آئی سی آئی بینک میں اور دوسرا انڈس لینڈ بینک میں ہے۔ اس کے بعد سرمایہ کاری کے مقصد سے مذکورہ رقم کو فوری طور پر دوسرے بینک اکاؤنٹس میں منتقل کر دیا گیا۔ ای ڈی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ گھوش نے تفریحی صنعت میں قدم رکھا اور میوزک ویڈیو اور شارٹ فلمیں بنانے کے لیے ایک پارٹنرشپ فرم بنائی۔ جمع ہونے والی رقم ٹالی ووڈ اسٹارز کے لیے مہنگی گاڑیاں خریدنے میں استعمال کی گئی۔

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE KHALID NAZIR BANDAY

In the case of:
1.ALI MOHAMMAD SHAH S/O GHULAM QADIR SHAH
2. RIYAZ AHMAD SHAH S/O GHULAM MOHAMMAD SHAH
3.OWAIS MUZAFFAR SHAH S/O MOHAMMAD MUZAFFAR SHAH
4. IRSHAD AHMAD SHAH S/O O GHULAM MOHAMMAD SHAH
5. ABDUL KARIM SHAH S/O MOHAMMAD ABDULLAH SHAH
6.ABDUL GANI SHAH S/O GHULAM NABI SHAH
7. BASHIR AHMAD SHAH S/O O GHULAM MOHAMMAD SHAH
8. ABDUL QAYOOM SHAH S/O MOHAMMAD AMIN SHAH
9. MOHAMMAD IQBAL SHAH S/O O GHULAM MOHAMMAD SHAH
10. MOHAMMAD ALTAF SHAH S/O MOHAMMAD AMIN SHAH
ALL R/O,S OF PANDACH SRINAGAR

[CAVEATORS]

Versus
Public at Large

...Non-Caveator's

In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court..

اتر ریلوے

ای پروکیورمنٹ سسٹم کے ذریعہ ٹنڈر طلبی

ڈپٹی چیف سامان منیجر، اتر ریلوے، جگادھری ورکشاپ کی جانب سے مندرجہ ذیل آئٹموں کی سپلائی کیلئے ای پروکیورمنٹ سسٹم کے ذریعہ ٹنڈر مدعو کرتے ہیں۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر	تفصیل	مقدار	کھلنے کی تاریخ
1	62245334A	IRSM 46-13,EN 439-M21 کے مطابق 80% آرگن گیس 20% CO2 گیس [illegible]	25000 cum	03.01.2025

نوٹ: مذکورہ ٹنڈر کی تفصیلی معلومات IREPS سائٹ www.ireps.gov.in پر اپلوڈ کی گئی ہے۔ [illegible]

3716/2024 ٹنڈر نوٹس نمبر: 20/2024-2025 مورخہ: 02.12.2024

صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر سرینگر
عنوان: درخواست منجانب ارجمند بانو دختر مرحوم عبدالسلام صوفی ساکنہ حافظ باغ ملہ باغ بغرض اجرائی ڈیپنڈنٹ لیگل ہیر سرٹیفکیٹ

اشتہار برائے آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائلہ ہے کہ سائلہ کی والدہ مسماۃ زونہ بیگم زوجہ مرحوم عبدالسلام صوفی جو کہ مورخہ 28/10/2024 کو فوت ہو چکی۔ سائلہ لیگل ہیر و ڈیپنڈنٹ سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی خواہاں ہے۔ معاملہ نسبت پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی ہے مطابق رپورٹ پٹواری متوفیہ کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	کیفیت
منصور احمد صوفی	۳۱	پسر	سرکاری ملازم	شادی شدہ
یاسمینہ	۴۵	دختر	گھریلو کام	----
مینا بیگم	۳۸	دختر	--	....
شفیقہ	۳۴	--	...	...
ارجمند	۴۲	---	---	----

اس طور پر متوفی کا کنبہ ۵ افراد پر مشتمل ہیں۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار زونی مر

اتر ریلوے

ای۔ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر 241-2024-25-DEN-TRACK-FZR مورخہ 02-12-2024

[illegible] www.ireps.gov.in [illegible] 23-12-2024 بوقت 15.00 بجے تک [illegible]

ٹینڈر کی قسم	ٹینڈر کا زمرہ	بولی سسٹم
کھلا	کام	سنگل بولی سسٹم
ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کی تاریخ	بولی اختتام کی تاریخ اور وقت
29-11-2024	09-12-2024	23-12-2024/ 15.00 Hrs.

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1	241-2024-25 DEN-TRACK FZR	[illegible]

تخمینہ قیمت (روپے)	بیعانہ کی رقم (روپے)	آفر کی ویلڈیٹی	مدت تکمیل کام
3,42,74,019.19/-	3,21,400.00	60 دن	12 مہینے

[illegible]

3713/24

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

PUBLIC NOTICE

I ASIF ALI MALIK S/O ALI MOHAMMAD MALIK R/O ZEWAN LASJAN SRINAGAR HAS LOST MY RC OF VEHCILE CAR UNDER NO. JK01N 0519 NOW I WANT TO APPLY FOR ITS DUPLICARE IF ANY BOD HAS ANY OBJECTION HE.SHE MY CONTACT RTO OFFICE KASHMIR SRINAGAR WITHIN 7DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINEDS

OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR PATTAN
EXECUTIVE MAGISTRATE 1ST CLASS
SUBJECT ISSUANCE OF REGISTARTION ORDERS IN RESPECT OF DEALAYED BIRTH
PUBLIC NOTICE

THE REGISTRAR OF BIRTHS AND DEATHS] EO [MUNCIPAL COUNCIL PATTAN / BLOCK DEVELOPMENT OFFICER SHERABAD KHORE HAS SUBMITTED A CASE FILE PERTAINING TO BIRTH OF MUBASHIR MANZOOR S/O MANZOOR AHMAD SOFI R/O HANJIWERA BALA PATTAN TEHSILDAR PATTAN DISTRICT BARAMULLA WITH VERIFIED DATE OF BIRTH AS 06-03-2016 OCCURRED AT HOME.
IN THIS CONNECTION IF ANY BODY HAVING ANY OBJECTION TO THE ISSUANCE OF SAID REGISTRATION MAY CONTACT THE OFFICE WITH IN 7 DAYS AFER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

EXECUTIVE MAGISTRATE 1ST CLASS
NAIB TEHSILDAR PATTAN

انسانی ترقی ہی ملکی ترقی کی کنجی ہے

تحریر: یاسر چغتائی

قدیم زمانوں میں کسی سلطنت کے خطرات و ترجیحات جنگوں سے لے کر فتوحات تک محدود ہوا کرتے تھے، جہاں آباد انسانوں کو فقط جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، پھر وقت گزرتا گیا اور دنیا میں روایتی جنگوں سے ہٹ کر نئے خطرات اور چیلنجز نے جنم لیا۔

عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا نے جب اپنی ترجیحات کو تبدیل کرتے ہوئے ترقی کا نیا سفر شروع کیا تو ملکوں کی معاشی و سماجی ترقی کو انسانی ترقی ہیومن ڈویلپمنٹ کیساتھ منسوب کیا گیا۔

معاشی و سماجی ترقی انسانی ترقی سے مشروط ہے جس کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا ہونگی ہمارے ہاں انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے اس حوالے سے پاکستان 159 ویں نمبر پر ہے اور انسانوں پر سرمایہ کاری کرنے کی سنجیدہ کوشش شروع ہوئیں، کینیڈین معیشت دان پروفیسر کین گیلبر تھ کے مطابق کسی ملک کی معیشت میں بہتری انسانی ترقی اور انسانوں پر خرچ کرنے میں ہی پنہاں ہے اور بہتر انسانوں سے ہم بہتر معیشت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح معروف امریکی معیشت دان فیرڈک نے بھی کہا جو ملک اپنے عوام میں صلاحتیں پیدا کر کے انھیں معاشی ترقی کیلئے استعمال میں نہیں لاتا، وہ ملک کسی اور شعبہ میں ترقی نہیں کرسکتا۔ ان تمام تجاویز اور تلقین کا ثبوت یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں جن ممالک نے اپنے انسانوں پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے انہیں باصلاحیت بنا کر استعمال کیا، انھوں نے ترقی حاصل کی اور جو ممالک اپنے عوام کو کارآمد نہ بنا سکے، گویا وہاں ناکارہ انسانوں کا جم غفیر ملکی وسائل پر بوجھ بن گیا ہے۔

ہم اکثر سوچتے ہونگے کہ پاکستان ترقی پذیر ملک کیوں کہلاتا ہے؟ تو ہمارے ترقی پذیر کہلانے کی بنیادی وجہ انسانی ترقی کا نہ ہونا ہے، درحقیقت ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی فرق انسانی سرمائے کی ترقی اور انکے بہتر استعمال کا ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ عالم ہے کہ آج Human Develpment Index میں پاکستان 188 ممالک کی فہرست میں 159 نمبر پر ہے، انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اسی باعث ملک معاشی مشکلات کا شکار ہے، صنعتیں اور شعبہ جات تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، قومی ترقی کا پہیہ جام ہے اور غربت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، ہمارے لوگ غیر یقینی کا شکار ہیں۔ دراصل وہ اہم تقاضے جو انسانی ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھے جاتے ہیں، ہم انھیں پورا نہ کر سکے۔

آج انہی ٹھوس وجوہات کو جاننا بیحد ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن کے حل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کر سکتا ہے، ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم و تربیت، صحت و خوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود شمار ہوتے ہیں۔

جدید اور معیاری ''تعلیم و تربیت'' کی کمی

تعلیم و تربیت وہ سب سے بنیادی سرمایہ کاری ہے جو انسانوں میں ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہے، یہ ایسا خزانہ ہے جو انسان کے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر بنا سکتا ہے، اور ملک و قوم کو تقدیر سنوار سکتا ہے، کامن ویلتھ گلوبل یوتھ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ جن ممالک نے اپنے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی وہی ممالک ترقی یافتہ قرار پائے۔ مگر تعلیم صرف برائے نام تعلیم نہیں ہونی چاہیے بلکہ معیاری بھی ہونی چاہیے۔ تعلیم ایسی ہو جس میں جدت کے تمام تقاضے پورے ہو رہے ہوں، اور ایسا مثالی تعلیمی نظام انقلابی تبدیلیوں اور تعلیم کو تحقیق کے ساتھ مربوط کر کے ہی لانا ممکن ہے۔ مگر بد قسمتی سے پاکستان میں پہلے تو تعلیم کی سہولت ہر بچے کو میسر ہی نہیں، جبکہ یہاں تعلیم پر جو تھوڑی بہت سرمایہ کاری ہوئی وہ بھی انتہائی غلط ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں ہمیشہ تعلیم کی رسائی پر زیادہ توجہ دی گئی جبکہ معیار کی فکر ہی نہ کی گئی، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے انسانوں نے نہ گھروں سے کچھ سیکھا اور نہ تعلیمی اداروں سے۔ آج بھی ہمارے تعلیمی اداروں سے پڑھنے والے بیشتر گریجویٹس قابلیت اور صلاحیت سے محروم نظر آتے ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے نوجوان ان ڈگریوں کے ساتھ عالمی سطح پر کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے، بلکہ احساس محرومی کا شکار رہتے ہیں، نوجوان کسی بھی ملک کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور جب وہ ہی ناکارہ ہونے لگیں تو ملک کیسے ترقی کرے گا؟ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پہلے لیول میں ہمارا تعلیمی نظام دو بڑے حصوں میں بٹا ہوا ہے، یعنی کہ دینی مدارس اور دوسرا دنیاوی تعلیم کی درس گاہیں، اس سے اگلے لیول میں پھر تقسیم ہے جہاں امیر کیلئے تعلیم الگ اور غریب کیلئے الگ ہے۔ چنانچہ نصاب میں انقلاب تو دور ہم ملک میں یکساں نظام تعلیم تک نہیں لا سکے، جو کہ تعلیم کو ٹھوس اور معیاری بنانے کیلئے بے حد ضروری ہے۔

جب تک ہماری تعلیم کا نظام و نصاب معیاری نہیں ہوگا ہم اپنے انسانوں کو کوئی علم نہیں دے سکیں گے، ہم ایک اور غلطی یہ ہے کہ ہم تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھول بیٹھے ہیں، ہم چاہیں تو انسانوں کے سرمائے کو تربیت یافتہ بنا کر انھیں استعمال میں لا سکتے ہیں، اور اپنی بہت سی محرومیوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ سکاٹش اکانومسٹ اور فلاسفر ایڈم سمتھ کے بقول کسی بھی ملک کی خوشحالی کا انحصار وہاں موجود لیبر کی صلاحیت اور مہارت پر ہوتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بالخصوص چین نے اپنے اس سرمائے کا بروقت اور برمحل استعمال کیا اور کامیاب ٹھہرے۔ آج دیکھا جائے تو تعمیراتی شعبہ میں چین کی لیبر، آئی ٹی کے شعبہ میں بھارت کی لیبر دنیا کی مجبوری بن چکے ہیں۔ مگر ہماری لیبر جدید تربیت، سہولیات اور رواج سے ہم آہنگ ہی نہیں۔ اور ملک کیلئے سرمایہ اکٹھا کرنے سے قاصر ہیں۔ جنہیں آئی ٹی بیسڈ اسکلز اور دیگر تربیت دینے کی اشد ضرورت ہے، جس کے لیے ہمارے اداروں کو خاص توجہ دینی چاہیے۔

صحت و خوراک کا ناقص نظام

کہتے ہیں جان ہے تو جہاں ہے، مگر جب ہمارے انسانوں میں جان ہی نہ ہوگی تو جہاں کیسے بہتر بنائیں گے؟ پاکستان میں انسانوں کی صحت پر سرمایہ کاری کبھی ترجیح نہیں رہی، اس کا ثبوت ہم اپنے سالانہ کھربوں کے قومی بجٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس میں صحت کیلئے تھوڑا سا حصہ مختص ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس 1300 افراد کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے، ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات نایاب ہیں۔ سندھ کے ہسپتالوں میں بنیادی ویکسین، پنجاب میں بنیادی ادویات اور خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں آکسیجن تک موجود نہیں۔

اسی طرح غذائی محرومی بھی ہر گزرتے دن بڑھ رہی ہے۔ ہمارے 60 سے 70 فیصد بچے محدود جسمانی اور دماغی گروتھ کا شکار ہیں کیونکہ انھیں صحت بخش خوراک میسر ہی نہیں، Global Hunger Index میں پاکستان کا 117 ممالک میں سے 94 واں نمبر ہے۔ UNICEF کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سندھ میں 5 سال سے کم عمر 50 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

اسی طرح خوراک کا سب سے بڑا ذریعہ یعنی زراعت کا تیز رفتاری سے زوال پذیر ہونا بھی خطرے کی گھنٹیاں بجا رہا ہے، ہماری زرعی ترقی کی شرح 1 فیصد سے بھی کم ہے، ملک میں گندم کی پیداوار 40 سے 50 من فی ایکڑ ہے، جبکہ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ پیداوار 2 گنا نہ بڑھائی گئی تو بدترین غذائی بحران سر اٹھا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ 60 سالوں میں زیر کاشت آراضی میں صرف 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ آبادی میں پانچ گناہ اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب صحت پر ایسی سرمایہ کاری ہو رہی ہو اور خوراک جیسی بنیادی ضرورت کا کوئی پرسان حال نہ ہو وہاں انسان کیا اور کیسے ترقی کریں گے؟

روزگار کے محدود مواقع

اس وقت پاکستان کی 13 کروڑ سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملکی آبادی کا 60 فیصد سے زائد بنتا ہے، تاریخ کی یہ بلند ترین سطح ہمارے لیے خوش قسمتی بھی ہے اور ایک بڑا چیلنج بھی، خوش قسمتی اس طرح کہ یہ نوجوان پاکستان کو آگے بڑھانے کیلئے کافی ہیں، اور اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، اور چیلنج اس طرح کہ فی الوقت پاکستان میں نوجوانوں کیلئے روزگار، انکی شخصیت سازی اور پروفیشنل صلاحیت کو بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آتے۔ روزگار کے حوالے سے

پاکستان کو 2040 تک 12 کروڑ نوکریاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے جن کا حصول ناممکن لگتا ہے۔ پاکستان بیورو آف سٹیٹس کی رپورٹ کے مطابق ملک کے تقریبا 20 فیصد گریجوایٹ طلبا بیروزگار ہیں، جن میں سے طالبات کی بیروزگاری کی شرح 41 فیصد تک ہے جبکہ مرد طلبا کی شرح 7 فیصد تک بڑھ گئی ہے جو محض ایک دہائی پہلے 4 فیصد تھی۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ پاس طلبا میں بیروزگاری کی شرح 11 فیصد ہوگئی ہے جو ایک دہائی پہلے 6.5 فیصد تھی۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 77 فیصد پاکستانی طلبا روزگار کی خاطر اعلیٰ تعلیم تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ ڈگری حاصل کرنے والے 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے ناامید ہیں۔ لہذا جب ہمارے نوجوان ایسی خستہ حالی سے گزر رہے ہوں تو ان کا ملک کیلئے سرمایہ بننا مشکل نظر آتا ہے۔

بڑھتی آبادی

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے لگام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور حکومتیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار و دیگر سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہو رہا ہے، جبکہ فی جوڑا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جانے کا خدشہ ہے۔ اس کی مرکزی وجہ شہریوں میں بنیادی سماجی شعور اور آگاہی کی فقدان ہے۔ 60 کی دہائی میں صدر ایوب خان نے جامع وسائل کیساتھ ملک میں فیملی پلاننگ (FP) پروگرام شروع کیا تھا۔ جس میں عوام کو کم بچے پیدا کرنے کی تلقین کی گئی، مگر یہ پروگرام قدامت پسند طبقات کا شکار ہو گیا اور تسلسل کیساتھ نہ چل سکا، اور ملک کا عام آدمی آگاہی سے محروم ہی رہا جو کہ اس مہم کا اصل ہدف تھا۔ اسکے بعد جیسے ملک میں آبادی کا سیلاب امڈ آیا، جبکہ انسانی ترقی لانے کیلئے آبادی کا کنٹرول کرنا بے حد ضروری ہے، اس کی بڑی مثال چین کی لی جا سکتی ہے، جو آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے،

جب اس نے اپنے انسانی وسائل کا بہتر استعمال کرنے اور ان کی کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا، 70 کی دہائی میں وہاں One Couple One Child پالیسی متعارف کروائی گئی، جس کو اپنانے والوں کو سہولیات، انعامات اور مراعات دی گئیں جبکہ نہ اپنانے والوں کو جرمانے کیے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شرح پیدائش کم ہوگئی اور 1970 تا 1991 260 ملین بچوں کی کم پیدائش نوٹ کی گئی۔ جس سے دستیاب آبادی کو قدرتی وسائل کو استعمال کرنے کا بہتر موقع ملا۔ حکومت کی معاشی پالیسیز کی وجہ سے نوجوانوں کو روزگار ملے، انہیں جدید تقاضوں کے مطابق باصلاحیت بنایا گیا اور پھر انسانوں نے ملک کو معاشی طور پر مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وہیں سے چین نے اپنی ترقی کی راہ متعین کی۔ چنانچہ پاکستان میں بھی آبادی کو

عدم برداشت۔۔ سائنسی تحقیق کی راہ میں رکاوٹ

تحریر: مہر محمد طفیل لوہانچ

کبھی کبھی معمولی باتوں سے شروع ہونے والی دشمنیاں نسل در نسل تباہی کا باعث بن جاتی ہیں عدم برداشت کے خاتمے کیلئے مکالمے کی افادیت اور اہمیت اجاگر کرنے کی ضرورت ہے

بعض لوگوں کے نزدیک سر اٹھا کر جینے کا طریقہ یہی ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے

نت نئی ایجادات کی مخالفت کرنے والے معاشرے پسماندہ رہ گئے لوگ آئزک نیوٹن پر ہنستے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں؟، کوپرنیکس کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو سزا ملی

ذہنی انقلاب ایک عظیم پیش رفت تھی جس نے انسان کو دیگر جانداروں سے اعلیٰ ہونے کا درجہ دیا۔ اور ذہنی انقلاب کے بعد معاشرے اور زبانیں سامنے آئیں۔ انسانوں نے ڈھانچے تیار کئے اور اتحاد بنائے۔ انسان سوچ سکتے ہیں جس نے انسان کو دیگر جانداروں پر برتری حاصل کرنے میں مدد دی۔ عظیم تہذیبیں انسانی فراست اور نئے تصورات کے جنم لینے کی صلاحیت کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ زمین پر انسانوں کی کامیاب بقاء کی ایک وجہ ترقی کے عمل اور نئے خیالات ابھارنے کی صلاحیت ہے لیکن بعض اوقات انسانوں نے نئے خیالات اور نئی سوچ کو سخت ہاتھوں سے نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ انسان نے مخالف رائے کو ہمیشہ مسترد کیا۔ لیکن کچھ نظریات کی افادیت کو جاننے کے بعد انہیں قبول کیا۔

بعض معاشرے نئی ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس نکلے تو پھر انہیں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا انہیں کو دھمکیاں بھی ملیں اور کچھ نے تو اپنی جان بھی گنوائی۔ گلیلیو گلیلی کو صرف اس لئے قید کیا گیا کیونکہ اس نے کوپرنیکس تھیوری کی حمایت کی تھی۔ کوپرنیکس نے کہا تھا کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اس نظریے کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو نظر بند کیا گیا۔ گلیلیو کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس کے نزدیک یہ نظریہ ان کی قدیم سوچ کے منافی تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین نظام شمسی کا مرکز ہے۔ آج یہ سائنسی طور پر ثابت شدہ حقیقت ہے کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اور گلیلیو کو ایک حقیقت کی حمایت کرنے کی سزا دی گئی۔ آئزک نیوٹن نے جب زمین کی کشش ثقل دریافت کی تو لوگوں نے سختی سے مخالفت کی۔ اس پر ہنستے، اور کہتے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل ہیں جو ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں۔ وہ کیوں گرتے نہیں؟

یونانی فلسفی سقراط کو محض اس لئے موت کی سزا دی گئی کیونکہ وہ اپنے دور کے لوگوں سے مختلف سوچتا تھا۔ اس پہ الزام لگایا گیا کہ وہ نوجوانوں کے ذہنوں کو خراب کرتا ہے۔ سقراط کے خیالات عام انسانوں کی سمجھ کی سطح سے آگے تھے۔ لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور اس کے خلاف مہم چلائی لیکن آج ہم انہیں انسانی تاریخ کے ذہین ترین افراد میں سے ایک مانتے ہیں۔ انہیں فلسفہ میں ایک عظیم اہمیت حاصل ہے۔ نہ صرف عظیم مفکرین لیکن بہت سے سائنس دانوں اور صوفیا کرام کو بھی اپنے خیالات اور نظریات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے نظریات عوام الناس کے نظریات کے ساتھ تصادم میں تھے۔ پرنٹنگ پریس یوہانس گوٹن برگ کی طرف سے ایجاد کیا گیا تھا۔ یورپی ممالک نے اس ایجاد سے کافی فائدہ اٹھایا۔ لیکن ایک طبقے نے اسے مسترد کرتے ہوئے لوگوں کو اس سے دور رہنے کی ہدایت کی، خاص طور پر مذہبی کتابوں کے لیے اس کے استعمال سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین رومی عظیم ولی تھے۔ ان کی تخلیقات ایک سو سے زائد ممالک میں نصاب کا حصہ ہیں۔ اپنے استاد شمس تبریز کے ساتھ اپنے صوفیانہ سفر کا آغاز کرتے وقت انہیں بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ محبت کی علامت مانے جانے والے رومیؒ کو دانش کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برصغیر کے صوفیا کرام اور مشہور شعراء کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور شاہ عبداللطیف بھٹائی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبالؒ کو بھی ان کی مشہور نظم 'شکوہ' کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر 'جواب شکوہ' لکھی۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانش ور اور علماء کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانش ور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی گئی تھی، وہ اپنی سلامتی کے لیے چھپے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش بشمول حافظ شیرازی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ ایسے عظیم دانش وروں پہ کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شیرازی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانش ور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ بجائے ان کی بات سمجھنے کے، الزام دیتے ہیں۔

اب دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صبح آنکھ کھولتے ہی کوئی نیا واقعہ ہمیں خوش آمدید کہتا ہے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایسے واقعات کے پیچھے معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور انتہا پسندی کی شدت اختیار کرنے والی لہر ہے جو آہستہ آہستہ شدت پسندی کے دامن کو چھوتی ہے اور تشدد کی سرگرمیوں کو جنم دیتی ہے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں یہاں کسی پر تشدد کرنا، جائیداد کے تنازعے یا غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک روایت بن چکی ہے جو بظاہر عدم تشدد یا برداشت سے لاعلمی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ شدت پسندی یا عدم برداشت ہمیں وراثت میں ملی ہے یا یہ موجود حالات اور وقت کی دین ہے؟ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے مناظر سامنے آجائیں گے جس کے پیچھے کم علمی اور غیروں کی خوشامد کا بھی ہاتھ ہے۔

لفظ دشمنی بذات خود ایک فتنہ فساد کا حصہ ہے اسے سنتے ہی نفرت، قتل و غارت فتنہ فساد برائی جیسے عکس ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں۔ خاندانی دشمنی جس طرز انداز میں بھی ہو یہ نفرت کو جنم دیتی ہے اور رشتوں میں فاصلے پیدا کرتی ہے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام نے نفرت قتل و غارت فتنہ فساد پھیلانے سے منع کیا ہے اور اسلامی بھائی چارے اور امن کا درس دیا ہے۔ جب خاندانی دشمنی کا ذکر آتا ہے تو یہ وہ فساد ہے جو نسل در نسل چلتا رہتا ہے اور نفرت اور قتل و غارت کا سبب بنتا جاتا ہے، خاندانی دشمنی کی بڑی وجوہات جہالت اور شعور کی کمی ہے۔ خاندانی دشمنی پر اگر تحقیق کی جائے تو اس کے آغاز کی وجہ عام معمولی سی بات ہوتی ہے جیسا کہ کسی زمین میں پانی کی ترسیل پر دو خاندانوں کا آپس میں جوں توں ہو جائے یا پھر زمین کی مٹی پر جھگڑا ہو جاتا ہے کہ یہ میری زمین کی مٹی ہے اس کو نہ اٹھایا کرو۔ اس طرح پیسوں کے لین دین کی وجہ سے بھی تنازعات سامنے آجاتے ہیں یا پھر بچپن کے رشتوں سے انکار کی وجہ بھی خاندانی دشمنی کا باعث بن جاتی ہے، مطلب خاندانی دشمنی کا آغاز معمولی باتوں سے ہو جاتا ہے مگر بگڑتے بگڑتے یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر نسل در نسل تباہی کا باعث بنتا جاتا ہے۔

خاندانی دشمنی ہر جگہ ہوتی ہے مگر قبائلی علاقوں میں اس وجہ سے خاندان صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں اس دشمنی میں پہلے عام سی بات کو لے کر ضد اور انا کا مسئلہ بنالیا جاتا ہے اور پھر اس ضد اور انا کی وجہ سے بات قتل و غارت تک پہنچ جاتی ہے اور ایک فریق نے کسی کو اگر قتل کر دیا تو دوسرا فریق پہلے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں اور پھر پہلے خاندان والے دوسرے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں یوں نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ خاندانی دشمنی میں حریف خاندان کو کمزور کرنے کے لیے جو زیادہ طاقتور بندہ ہو اسی کو ہی ہدف بنایا جاتا ہے، اسی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

بعض معاشروں میں بچوں کو جنگجوؤں کے طور طریقے دکھاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جاتی ہے کہ تم ایک بہادر اور بندوق سے محبت کرنے والے فرد ہو۔ ان کے ہاتھوں میں کھلونا نما اسلحہ تھما دیا جاتا ہے۔ بچے کو اسلحہ سے محبت ہونے لگتی ہے اور جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اسی اسلحہ سے اپنی نام نہاد بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے معمولی باتوں پر آدم زاد کی جان لے لیتا ہے۔ ایسے معاشرے میں عدم براداشت کے بڑھتے رجحان کے پیچھے جھوٹی انا کی آبیاری کے اصول کارفرما ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فرد کو اس کی ذات، ہنر اور رنگ کے حساب سے اہمیت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی حیثیت کے حساب سے برتاؤ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی ہوٹل میں خدمات انجام دینے والے افراد ہوں یا کسی ورکشاپ میں کام کرنے والا بچہ، کوئی سکیورٹی گارڈ ہو یا کسی سٹور کا سیلز مین، ان میں سے ہر شخص روزانہ کئی بار اپنے معاشرے کے دیگر نام نہاد مہذب افراد کی طرف سے برے رویے کو سہتا ہے جو یقیناً ان کے اندر بھی منفی جذبات کو جنم دیتا ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عزت سے سر اٹھا کر جینے کا یہی طریقہ ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے۔ ماہرین کے خیال میں عدم برداشت دراصل ہمارے اندر چھپی ہوئی مایوسی سے جنم لیتی ہے اور یہ مایوسی ہمارے ناتمام ارادوں اور ناآسودہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معاشرتی اصولوں یا تربیت کے باعث ہم بہت سے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔۔ عدم تشدد کا فلسفہ انسان کو انسان دوستی، امن، بھائی چارے اور خدا کے مخلوق چاہے اس کا تعلق کسی اور مذہب سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے۔ زیادہ تر، لوگ دوسروں کو اس وقت برداشت نہیں کرتے جب ان کی رائے ہماری رائے سے متصادم ہو۔ یہ لوگ اپنے خیالات سے متصادم رائے کا اظہار کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا چاہتے ہیں۔ منظور شدہ نظریات اور خیالات وقت کے ساتھ مقدس بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنہوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ کچلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر کب تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوتا ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہیے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

تعلیمی اداروں کا معیارِ تعلیم

ترتیب : عبدالعزیز

کسی محفل میں آپ بیٹھے ہوئے ہیں کہ بچوں کی تعلیم کا ذکر چل پڑا۔ کوئی نہ کوئی صاحب یہ تبصرہ کر بیٹھتے ہیں کہ فلاں کرسچین مشنری اسکول کا معیار تعلیم بہت اونچا ہے، ہمارے تعلیمی اداروں کا پست۔ کسی ہائی اسکول کا نتیجہ ہر سال صفر ہے تو کسی اور اسکول کا دس پانچ فیصد۔ برسوں سے یہ ادارے اپنی روایت کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ جس شخص کی زندگی کا سارا تعلق تعلیم ہی سے رہا ہو وہ اس بحث کا اولین مخاطب ہوتا ہے۔ کبھی کبھی کسی تعلیمی ادارہ نے اس احقر کو معیار تعلیم پر کچھ کہنے کی دعوت دی لیکن ایسے وعظ و نصیحت سے معیار تعلیم اونچا ہونے کی کوئی توقع نہیں۔

کرسچین مشنری اسکولوں کی تعداد کہا جاتا ہے کہ اس وقت سارے ملک میں چالیس ہزار کے قریب ہے۔ یہ سب اسکول بظاہر وہی نصاب، وہی زبان، وہی قابلیت کے ٹیچرز ہوتے ہیں جو ہمارے اسکولوں میں ہوتے ہیں، لیکن معیار تعلیم میں بڑا فرق ہو جاتا ہے۔ آخر کچھ تو بات ضرور ہوگی جو ہم سے آج تک راز ہی رہ گئی ہے۔ جس کا سمجھنا اور پانا مشکل ہے۔ اس مضمون کے لکھنے کی غرض بھی یہی ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں کو پتہ چل جائے کہ آخر اس امتیاز کی وجہ کیا ہے۔

کوئی دس بارہ برس پہلے کی بات ہے کہ حیدرآباد کے ایک نامور اسکول "لٹل فلاورز" کے پرنسپل سے ایک نجی ملاقات میں بات چیت کا موقع ملا۔ میں پوچھ بیٹھا کہ آپ کا اسکول کوئی پچاس برس سے اعلیٰ معیار تعلیم کیلئے مشہور ہے۔ آپ کالج کیوں نہیں کھول لیتے۔ آپ کو منظوری سرکار سے لینا چند گھنٹوں کی بات ہے، اس لئے کہ سارے سکریٹریز اور ڈائریکٹرز کے بچے آپ کے اسکول میں ہیں۔ "برادر" نے جواب دیا کہ کالج کی ہمیں کیا ضرورت ہے۔ دیکھئے اس سال انٹرمیڈیٹ میں ایک سو طلبا بیٹھے۔ **98** درجہ اول آئے اور صرف **2** درجہ دوم میں۔ ان میں **21** میڈیکل کالج، **29** انجینئرنگ کالج، آئی آئی ٹی، چند زرعی کالج اور ویٹنری وغیرہ میں داخلے کے مستحق ہوئے۔ باقی رامنتا پور پالی ٹیکنیک میں نمبر ایک تا پندرہ سرفہرست ہمارے ہی طلبا کا قبضہ ہے۔

تعلیمی معیار کا اندازہ چند باتوں سے ہو جاتا ہے۔ بچوں کے سیکھنے کی رفتار، مضامین پر ان کی گرفت، ہوم ورک کا سلیقہ، طلبا کا ذوق و شوق، اساتذہ کی دلچسپی، پبلک امتحان کے نتائج جو ہر اسکول کے معیار تعلیم کیلئے بیرومیٹر کا کام دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسکول کا ڈسپلن، تعلیمی مصروفیات، اسپورٹس گیمز، ڈرامے، تفریحی و تحریری مقابلوں سے طلبا کی تعلیم اور تربیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ محض بچوں کے یونیفارم، وزنی اسکول بیگ، اونچی فیس اور ٹیپ ٹاپ سے یہ سمجھ لینا کہ تعلیمی معیار بہت اونچا ہوگا، غلط فہمی ہے۔ البتہ یہ باتیں اسکول کے ڈسپلن اور معیار تعلیم میں معاون ہو سکتی ہیں۔ ایک اور بات یہ ہے کہ اسکول سے کامیاب طلبا نے کس حد تک پیشہ ورانہ کالجوں میں داخلہ لیا ہے کیونکہ اکثر فرسٹ کلاس طلبا کو آرٹس کالجز میں بھی داخلہ نہیں ملتا۔

اچھی معیاری تعلیم مہنگی ہوتی ہے۔ غیر معیاری تعلیم سستی ہوتی ہے۔ ویسے تعلیم "ایجوکیشن انڈسٹری" میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اعلیٰ معیاری شے کیلئے بازار میں قیمت زیادہ دینی پڑتی ہے۔ اسی لئے بعض تعلیمی ادارے (Education Shops) میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ گورنمنٹ اسکول اور میونسپل اسکول پست تعلیمی معیار کیلئے مشہور ہیں۔ غریب ماں باپ انہی اسکولوں کا رخ کرتے ہیں۔ ان میں برسوں میں ایک آدھ کوئی کسی پیشہ ورانہ کالج میں داخلہ کا مستحق ہوتا ہے۔

معیار تعلیم کا انحصار : کسی بھی تعلیمی ادارے کی کارکردگی اور معیار تعلیم کا انحصار مندرجہ ذیل سات عناصر کے باہمی خوشگوار اور گہرے ربط و ضبط پر ہے۔ جس کو ہم "زنجیر مجموعی اثر" یا انگریزی میں "Cumulative Effect" کہتے ہیں۔ (1) ادارہ کے قیام کا مقصد، 2) انتظامیہ کی کارکردگی، 3) اساتذہ کی قابلیت اور دلچسپی، 4) داخلہ کے شرائط، 5) والدین کا تعاون، 6) مادری زبان کی سہولتیں، 7) پرنسپل کی شخصیت۔ یہاں پر ان سب پر تفصیل سے بحث کی نہ تو گنجائش ہے اور نہ ضرورت، لیکن ایک اجمالی خاکہ سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ معیار تعلیم میں ان عناصر کی کیا اہمیت ہے۔

-1 تعلیمی ادارہ کے قیام کا مقصد تجارتی یا ذاتی منفعت ہو سکتا ہے یا پھر اپنی کمیونٹی کی خدمت یا ایسا اسکول قائم کرنا جس میں صرف اونچے طبقے کے لوگ ہی اس کا رخ کر سکیں۔ داخلہ فیس اتنی رکھی جائے کہ عام لوگ ادھر کا خیال ہی نہ کریں۔ وہ ادارے جو عام غریب طلبہ کیلئے قائم کئے جاتے ہیں وہ سوشل سروس کے جذبہ اور مذہبی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ یہاں پر تعلیم کا کچھ انتظام ضرور ہو جاتا ہے لیکن معیار تعلیم بہت دور رہ جاتا ہے۔

-2 کرسچین مشنری اسکولوں میں انتظامیہ کہاں ہے، کسی کو پتہ نہیں اور نہ ان تک پہنچ آسان ہے۔ سارے اسکول کا ذمہ دار پرنسپل اپنے کام کے پکے اور سچے ہوتے ہیں۔ سارا اسکول مشین کی طرح چلتا ہے۔ مشین کے ہر پرزہ پر پرنسپل کی نظر ہوتی ہے۔ کوئی ناقص ٹیچر ان اسکولوں میں چھ سات مہینوں سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔

اب ذرا ہمارا حال دیکھئے۔ انتظامیہ کے رکن کی پہنچ ٹائم ٹیبل سے لے کر بچوں کے نمبر بڑھانے تک ہے۔ سارے ٹیچرز کسی نہ کسی ممبر کے منظور نظر ہیں۔ پرنسپل صرف پوسٹ آفس ورک کرتا ہے۔ کبھی کبھی اس کی شکایت، کبھی اس کی شکایت مگر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس صورت حال کی خرابی یہ ہے کہ اسکول چلانے کی ذمہ داری پرنسپل یا صدر مدرس کی ہے لیکن اسے کوئی اختیار نہیں۔ جن کے ہاتھوں میں اختیار ہے وہ ذمہ دار نہیں۔ اسی کو لارڈ کلائیو کی دوعملی پالیسی کہا جاتا ہے۔ وہ مال گزاری وصول کرتا لیکن انتظام کا ذمہ دار نہیں تھا۔ جو انتظام کے ذمہ دار ہیں وہ بے بس ہے۔ اس صورت حال کی عملی مثالیں ہمارے تعلیمی اداروں میں کثرت سے مل جائیں گی۔

انتظامیہ کے بعض اراکین کی انا (Ego) بہت گہری ہوتی ہے۔ بعض تو احساس کمتری میں مبتلا تھے، اب انہیں کوئی سیٹ مل گئی تو ان کا عمل دخل بڑھ جاتا ہے۔ اکثر تو تو میں میں ہو جاتی ہے۔ پھر یہ باتیں فلٹر ہو کر اسٹاف روم میں آتی ہیں۔ چند اساتذہ کے گروپ بن جاتے ہیں۔ اسکول کی سیاست خوب کام کرتی ہے۔ وہ جو پڑھانے کی بات تھی نصاب کی تکمیل وغیرہ سب بھول جاتے ہیں۔ سب کچھ ہے مگر تعلیم نہیں ہے۔ جس کیلئے یہ ادارہ قائم کیا گیا تھا۔

-3 کسی بھی تعلیمی ادارہ کا معیار تعلیم اچھے اور قابل اساتذہ پر ہی منحصر ہوتا ہے۔ اگر اسکول میں سب کچھ ہے، اچھے ٹیچر نہیں ہیں تو سب بے کار محض ہے۔ مشنری اسکولوں میں Sister اور Nuns ہوتی ہیں جنہیں خدائی خدمت گار کہا جاتا ہے۔ انہیں دنیا کے دھندوں سے کام نہیں، بچوں کی تعلیم ہی ان کا ایمان اور زندگی ہے۔ ان میں بلاشبہ بہت سے ایسے ہوتے ہیں جنہیں **Dedicated** کہا جا سکتا ہے۔ انھوں نے اس پیشہ کو خدمت خلق اور مذہب کے پرچار کا ذریعہ بنالیا۔ ان کے کام اور لگن کو دیکھتے تو رشک آتا ہے۔ یہ ٹیچر اسکول کا نمک ہیں۔ ان کا وجود اس ادارہ کیلئے باعث فخر اور دوسروں کیلئے قابل تقلید ہے۔

اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ دیکھئے۔ ہمارے پرائمری اسکول سے لے کر کالج، یونیورسٹی کی سطح تک دو چار اساتذہ ضرور ایسے مل جائیں گے جنہیں ہم **Dedicated** کہہ سکتے ہیں۔ آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ فلاں لیڈر، فلاں منسٹر ابتدا میں ٹیچر رہ چکے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے سیاسی شعبدہ بازی کے ٹریننگ سنٹرز ہیں۔ دیہات میں شاید ہی کوئی ایسا ٹیچر ہوگا جو کسی نہ کسی پارٹی کا سرگرم کارکن نہیں ہے۔ الیکشن کے زمانہ میں ان کی حاضری اسکولوں میں مہینوں برائے نام رہتی ہے۔ جب ان کا لیڈر کامیاب ہوگیا تو دوسرے الیکشن تک اس سے جائز و ناجائز کام لے کر یہ اپنی آمدنی بڑھاتے ہیں۔ اصل تعلیم کا مسئلہ کہاں رہ گیا، خود انہیں بھی نہیں معلوم۔

پیشہ تعلیم اکثر اساتذہ کیلئے ان کے مزاج اور ذوق سے بہت دور کی بات ہے۔ ساری زندگی یہ لوگ اس پیشہ کا بوجھ پیٹھ پر لادے چلے جاتے ہیں۔ تعلیم کا کام اکثر وجدان اور روحانی نوعیت کا ہوتا ہے، جہاں تک ان بے چاروں کی پہنچ نہیں۔ جو کام لشتم پشتم چلتا رہا ہو تعلیم کے معیار کا تذکرہ بے کار ہے۔

ہمارے مدارس میں ایک اور مرض عام ہے۔ اساتذہ کو تنخواہیں بہت کم دی جاتی ہیں۔ گورنمنٹ سے گرانٹ جو ملتی ہے وہ ٹیچر کو نہیں دی جاتی۔ وہ دستخط تو کرتا ہے لیکن تنخواہ کچھ اور ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسی آگ ہے جو ہر ٹیچر کے سینہ میں سلگتی ہے۔ وہ اس کا بدلہ معصوم بچوں سے لیتا ہے۔ آنے والی ساری نسل کی قابلیت کا انحصار اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ کسی ماہر تعلیم نے سچ کہا ہے کہ جو ٹیچر مالی پریشانیوں سے بدحال رہتا ہے وہ ملک کو اتنا نقصان پہنچاتا ہے جو کسی بیرونی دشمن سے ممکن نہیں۔

"A Dissatisfied Teacher Can Harm the Country More than the Army of a foreign Enemy."

دینی مدارس میں اساتذہ کی معاشی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ بے شک دین کا کام ثواب کا ہے لیکن محض تعریف و توصیف، ایثار و قربانی کا درس دیتے رہنے سے ٹیچر کا حال درست نہیں ہو سکتا۔ انہیں حکومت کے معیار کی تنخواہیں دینا لازمی ہے۔ تب ہی انہیں سکون حاصل ہوگا اور تعلیم کا معیار بلند ہوگا۔

ایک عرصہ سے مغربی ممالک میں ایک نئی اصطلاح چل پڑی ہے "فروغ انسانی وسائل میں سرمایہ کی مشغولیت" (Investment in Human Resources)۔ یہ بات اب مسلمہ ہو چکی ہے کہ سرمایہ کا بہترین استعمال انسانی وسائل کی ترقی کیلئے ہی ہو سکتا ہے۔ اس راز کو جاپان نے پالیا۔ دوسری جنگ عظیم میں ایک تباہ شدہ ملک نے پرائمری اور سکنڈری ایجوکیشن پر اپنی توجہ مرکوز کر دی۔ اچھی تعلیم کیلئے اچھے ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ حکومت نے ان کی تنخواہوں کو پرکشش بنا دیا اور ٹیچرز کو وہی سہولتیں دیں جو منسٹر کو نصیب ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بس تیس چالیس برس میں جاپان دنیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک بن گیا۔ ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ بچے ملک کا اصل سرمایہ ہیں۔ ہم چاہے ملک کی دولت کتنے ہی شعبوں پر صرف کرتے ہیں، تعلیم پر اگر خرچ نہ کیا جائے تو سو برس بعد بھی وہیں ہوں گے جہاں آج ہیں۔ اساتذہ کی تنخواہوں سے بہتر کوئی اور انسانی وسائل میں سرمایہ کی مشغولیت نہیں ہو سکتی۔ ہمارا ملک تعلیم پر سالانہ بجٹ سے صرف **2.5** فیصد خرچ کرتا ہے اور دفاع پر **24** فیصد۔ کوٹھاری ایجوکیشن کمیشن نے **1966** میں ملک کی کل پیداوار (GNP) کا چھ فیصد مختص کرنے کی سفارش کی تھی لیکن آج تک تعلیم کا حصہ یہاں تک نہیں پہنچ سکا۔

اخراجات برداشت کریں تو ہر شہر کے سینکڑوں بچے اسکولوں میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ہمارے سامنے ایسی بھی مثالیں ہیں کہ بعض حضرات اور خواتین نے ایک دو بچوں کی تعلیمی فیس اخراجات کی کفالت کی ذمہ داری دو سال تا پانچ سال تک لے لی ہے۔ جو شہر کی تعلیمی کمیٹیاں پہلے سے یہ کام خاموشی سے کئے جا رہی ہیں وہ مبارکباد کے قابل ہیں۔

ہمارے تعلیمی اداروں کی مسلم انتظامیہ کے پاس مقاصد کی فہرست میں کوئی ایک دفعہ ایسی نہیں ہے کہ ہر سال پانچ تا دس فیصد غریب، ذہین میرٹ لانے والے طلبہ کیلئے داخلہ مفت رہے گا اور ان کے تعلیمی اخراجات بھی ایجوکیشن سوسائٹی ہی برداشت کرے گی۔ سارے ملک کی اکثر ریاستوں میں میڈیکل انجینئرنگ کالجز، کالجز آف ایجوکیشن، کمپیوٹر انجینئرنگ، پالی ٹیکنیک، آئی ٹی آئی کے کئی ادارے مسلم انتظامیہ کے ہاتھوں میں ہیں۔ بے شک انہیں قائم کرنے اور اثاثہ جات کی تعمیر و ترقی کیلئے لاکھوں کروڑوں روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک یہ ادارے ابتدائی دس بارہ برس تک کوئی ڈونیشن فیس نہ لیں وہ اپنے اداروں کو ترقی نہیں دے سکتے۔ چنانچہ کورسز کے لحاظ سے پانچ لاکھ سے لے کر ساٹھ ہزار روپے کی کیپٹیشن فیس اب عام بات ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ شکایت اب عام ہو چکی ہے کہ غریب اور ذہین طلبہ میرٹ لانے کے بعد بھی اس کورس کو خرید نہیں سکتے۔ ان کی حیرت اور حسرت اس وقت بڑھ جاتی ہے جبکہ سینکڑوں رینک پیچھے کے امیدوار کو داخلہ مل جاتا ہے اور وہ محروم رہ جاتا ہے۔ ایسی بھی مثالیں ہمارے سامنے ہیں کہ ان کورسز میں داخلہ کیلئے بعض نے اپنے رہائشی مکانات فروخت کر دیئے اور اس عرصہ میں اس سیٹ کا بھاؤ دوگنا ہو گیا۔ اس طرح وہ گھر سے بے گھر ہو گئے اور اپنے ہونہار کا مستقبل بھی تاریک ہو گیا۔

ہمارے عمائدین ملت کی زبانیں ایک عرصہ سے اس بارے میں خاموش ہیں۔ اگر یہ تعلیمی ادارے پانچ تا دس فیصد غریب، ذہین طلبہ کا داخلہ مفت رکھیں اور ان کے تعلیمی اخراجات کی بھی کفالت کسی حد تک کریں تو یہ ملت پر بڑا احسان ہوگا۔ انہیں ضرور کثیر سرمایہ کی ضرورت ہے لیکن اتنی بھی نہیں کہ وہ یہودی شیلاک (Shylock) کا رول ادا کرے اور بڑی بے دردی سے ملت کے لاقیمت ذہین سرمایہ کو یوں اپنے ہی ہاتھوں برباد کر دے جو ملت کی ریڑھ کی ہڈی ثابت ہو سکتے ہیں۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر اجتماعی طور پر نہ کسی تعلیمی کانفرنس میں غور کیا گیا ہے اور نہ اس کی اہمیت پر سنجیدگی سے گفتگو ہو پاتی ہے۔ ان غریب طلبہ کی شرکت اور ساتویں جماعت تک ان کی تعلیمی ضرورت کی پابجائی ایک منصوبہ بند پروگرام کی طالب ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سا کام نظر آتا ہے لیکن آج کرنے کا کام یہی ہے۔ باقی سب کام تعلیمی میدان میں دوسرے تیسرے درجہ پر آتے ہیں۔ (استفادہ از : تعلیم ایک تحریک ایک چیلنج)

موبائل : 9831439068
azizabdul03@gmail.com

دینی درس گاہوں میں عصری تعلیم کا امتزاج

ترتیب : عبدالعزیز

ریاست کرناٹک میں بیدر ایک تاریخی مقام اور ایک اہم ضلع ہے۔ چند برس پہلے یہاں ایک تعلیمی پروگرام کے سلسلہ میں جانا ہوا۔ بیدر میں مدرسہ محمود گاواں کے کھنڈر کے قریب ہی ایک دینی تعلیم کا مرکز ہے جہاں پر طلبا و طالبات تین سو سے زائد ہیں اور اس مدرسہ کو شروع ہوئے تین برس ہو چکے تھے۔ **9** اساتذہ پڑھاتے ہیں۔ انہی اساتذہ سے اصل گفتگو کرنی تھی۔ میں نے اس اسکول کا نصاب دریافت کیا تو صدر مدرسہ نے ٹائم ٹیبل سامنے رکھ دیا۔ یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس میں تفسیر قرآن، حدیث شریف کے ساتھ ساتھ کلاسیکل عربی ادب، صرف و نحو، منطق، فقہ، فلسفہ اور علم الکلام وغیرہ شامل ہیں۔ ان اساتذہ سے دریافت کیا کہ آخر یہ تیسری جماعت کے بچے کس طرح صرف و نحو، فلسفہ اور منطق، علم الکلام کو سمجھ پائیں گے۔ جامعہ عثمانیہ میں منطق صرف بی اے کے درجہ میں مضمون اختیاری تھا۔ خود ان میں اکثر تو وظیفہ یاب مدرسین تھے جنھوں نے کسی دینی مدرسہ میں کبھی تعلیم نہیں پائی تھی۔ جواب میں بتایا گیا کہ یہ نصاب اور نظام الاوقات حیدرآباد کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم سے حاصل کیا گیا ہے۔ اسی سے نقل کر لیا گیا۔ اگر حیدرآباد کی بڑی درسگاہیں اپنے ہاں ترمیم کریں تو پھر ہم بھی اپنا نصاب بدل سکتے ہیں۔ چونکہ اس قسم کا حیرت انگیز انکشاف راقم کو پہلی مرتبہ ہوا تھا اس لئے وہ اپنے کو اس پر کسی قسم کے تبصرہ کا اہل نہیں پاتا۔

ایک دوسرا تجربہ یہ ہوا کہ حیدرآباد کی ایک بڑی دینی درسگاہ دیکھنے کا اتفاق ہوا جہاں چھ سو طلبا تعلیم پاتے ہیں اور نصف دارالاقامہ میں مقیم ہیں۔ کوئی ڈیڑھ سو طلبا حفظ میں مشغول ہیں۔ میرے ایک دوست نے ایک **14** سالہ لڑکے کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہاں تک حفظ کر چکے ہیں؟ اس کے بعد ایک سوال کیا کہ آپ کے ہاں **32** آم ہیں۔ اپنے **4** دوستوں میں آپ نے اسے مساوی تقسیم کر دیئے۔ بتلایئے کہ ہر ایک کو کتنے آم ملے؟ وہ طالب علم اس کا جواب نہیں دے سکا اور صورت دیکھتا رہ گیا۔

اس تمہیدی نوٹ کے بعد اصل عنوان کی طرف آیئے کہ یہ دین و دنیا کے علوم میں بھید بھاؤ کیسے پیدا ہوا اور اب ہم کیا کر سکتے ہیں؟ عنوان بہت وسیع ہے، لیکن یہاں مختصراً چند اہم نکات آپ کی غور و فکر کیلئے پیش ہیں۔

1) پروفیسر مجیب نے لکھا ہے کہ سولہویں صدی کا یورپ میں نشاۃ ثانیہ اسپین کے عربوں کا رہین منت ہے، لیکن یورپ کے ماہرین عمرانیات کا خیال ہے کہ بے شک مسلمانوں نے یورپ میں تعلیم و تحقیق، علوم و فنون کی روشنی پھیلائی لیکن ان کا حال ان مزدوروں کا سا ہے جو علم کا بوجھ سروں پر اٹھا لائے اور یورپ کی منڈیوں میں اتار کر دور جا بیٹھے۔ گزشتہ پانچ سو برس کے دوران پھر ان کے علمی اور سائنسی کارناموں کا کہیں تذکرہ تک نہیں ملتا۔

2) پروفیسر معاشیات جناب حبیب الرحمن نے اپنے ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ اٹھارہویں صدی عیسوی میں انگلستان کے صنعتی انقلاب **1760** تک دینی اور دنیاوی تعلیم کا کوئی بھید بھاؤ نہیں تھا۔ جو کچھ علم تھا وہ دین کا تھا۔ باقی روزی روزگار کیلئے زراعت، تجارت، محنت، مزدوری اور معمولی پیشے تھے۔ صنعتی انقلاب کے بعد سے ایک سو برس کے دوران جدید ایجادات، صنعت و حرفت، مشینوں کے استعمال نے مادی علوم میں سینکڑوں شعبوں کو جنم دیا اور پھر علم کی سینکڑوں شاخیں ہو گئیں۔ اگر کوئی جدید میڈیکل سائنس پر غور کرے تو اندازہ ہوگا کہ ہر مرض، ہر عضو کے سینکڑوں ماہرین یا **Specialists** پیدا ہو چکے ہیں۔ پھر ان کا ایک ہاسپٹل چلانے کیلئے نیچے بڑی ٹیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح دینی علوم اور مادی علوم ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے۔ مادی علوم کیلئے کسی ایک فن میں مہارت لازمی ہوگئی جبکہ دینی علوم کے چند شعبے رہ گئے ہیں جن کا اجراء اس دنیا میں نہیں۔ اس لئے مذہبی علوم کی عوام کے ذہن میں وہ اہمیت نہیں رہی جو مادی علوم کے حصول کے ساتھ ہی جاہ و حشمت، دولت و عزت حاصل ہوتی ہے۔ آج وہ نسل جو دینی درسگاہوں میں تعلیم پا رہی ہے، وہ دنیاوی علوم کی کشش سے بے نیاز نہیں رہ سکتی اور وہ طلبہ جو جدید علوم کے حصول میں لگے ہوئے ہیں وہ مذہب سے بہت دور ہو چکے ہیں۔ ان کا تعلق اگر کچھ ہے تو بس اتنا سا :

کل کہتے تھے یہ بھائی گھورن ...... دنیا ہے روٹی، مذہب ہے چورن (اکبر)

کوئی ساٹھ ستر برس پہلے آپ کو یاد ہوگا آلہ مکبر الصوت (Mike) کا استعمال جلسوں میں نیا نیا ہوا تھا۔ مسجدوں میں اذان اور خطبہ کیلئے اس آلہ کے استعمال کے خلاف میں علمائے دین نے فتوے دیئے کہ "اس نجس آلہ کو مسجد ہی میں نہ لایا جائے"۔ پروفیسر غلام دستگیر رشید (عثمانیہ) اپنی تقاریر میں کہتے تھے، ہمارے علمائے دین کے جمود کا کیا کہنا کہ دس برس تک وہ اسی بے کاری بحث میں الجھے رہے جبکہ اس عرصہ میں روس نے دو پنج سالہ منصوبے کو پورا کر لیا۔ وہ علمائے کرام اور ان کے شاگرد کہاں ہیں جبکہ مائیک کا استعمال بے دھڑک نہ صرف مساجد میں ہوتا ہے بلکہ مکہ اور مدینہ میں دن رات ہو رہا ہے۔ میرا ایک مضمون "سرسید کا کام اور پیام" ایک عالم دین کی نظروں سے گزرا جن سے مجھے ایک عرصہ سے نیاز حاصل ہے۔ وہ پیراگراف آپ بھی پڑھ لیں، اس لئے کہ اسی ایک پیراگراف پر قریب دو ماہ خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا جو پندرہ بیس صفحات پر مشتمل ہے۔

"مسلمان فطرتاً ہر نئی چیز کو سمجھنے اور اسے قبول کرنے کے معاملہ میں متشکی واقع ہوئے ہیں۔ وہ نوشتہ دیوار پڑھنے کیلئے برسوں لگا دیتے ہیں۔ جب جاگتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ دوسری قومیں بہت آگے نکل چکی ہیں۔ اس قسم کا فکری ڈھانچہ کوئی بڑی سہار برس میں تیار ہوا ہے جبکہ مذہبی علماء نے دنیوی اور مادی علوم، معاش، کسب، ایجادات وغیرہ کا کچھ اس طرز سے مضحکہ اڑایا کہ امت مسلمہ کا ذہن اس طرف سے مفلوج ہو گیا" (سرسید)۔ مسلمانوں میں جہاں تک علم و عمل کا تعلق ہے، قناعت پسندی کا رجحان عام ہے۔ وہ جو تحقیق و تجربہ یا کسی علم میں کمال پیدا کرنے میں سنگ راہ ہے" (سرسید - میری کتاب "تعلیمی مسائل" ص **60-61**)۔

اس پیراگراف پر اعتراض کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں : علم الٰہی کے مقابلہ میں طبعی علم بہ اعتبار آخرت مطلق اور کذب محض ہے۔ جس رونق و دنیا کی طرف نظر اٹھانے کی اجازت نہ ہو اس کی تحقیق و تخلیق کی محنت اور مسابقت کا تصور کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ آخر میں عرض کروں کہ سائنس اور سائنس دانوں کو حق تعالیٰ نے مومنین کا خادم بنایا ہے کہ ان کی مادی محنت اور مسابقت کے ثمرات سے بقدر ضرورت استفادہ ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مومنین خود کچھ نہیں کریں گے۔ دنیوی و مادی ضرورتوں کا جہاں تک تعلق ہے، وہ دوسروں کے محتاج ہی رہیں گے۔ بہرحال دین و دنیا الگ الگ دریا ہیں جو کبھی ملتے نہیں : مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ o اوپر کے خط کا مطلب یہ ہے کہ علم سے مراد علم الٰہی ہے، باقی سب جہل ہے۔ اس لئے اس کے حصول پر کسی قسم کی رغبت و محنت عبث ہے۔

قرآن کریم میں وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کو دنیا و مافیہا زمین و آسمان کے سارے علوم سے روشناس کروایا گیا۔ اسماء میں وہ ساری اشیائے کائنات کا علم، آثار اور خواص سب کچھ آ گئے۔ (تفسیر ماجدی)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام سائنسی علوم، ایجادات و انکشافات سب کچھ علم کے دائرہ میں شامل ہیں۔ اسی لئے انسان کو عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ، ہر وہ علم سکھلا دیا گیا جو وہ نہ جانتا تھا۔ ہر ایجاد، ہر جدید تحقیق اور وہ سب انکشافات جو زمین و آسمان کے نیچے یا اوپر قیامت تک ہوتے رہیں گے وہ سب آیت کے اس ایک ٹکڑے نے احاطہ کر لئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علم میں دین و دنیا کا سب علم شامل ہے۔ دین و دنیا کے علوم کو الگ الگ کرنا قرآنی علم کی روح کے خلاف ہے۔

قرآن کریم اور احادیث میں بیشک دنیا کو حقیر جاننے اور اس کی چند روزہ زندگی میں گم ہو جانے کے خلاف آیات اور احادیث مل جائیں گی لیکن مادی علوم سے پوری طرح کنارہ کشی کر لینے، مادی علوم کے سیکھنے، حلال کسب اور معاش کی جستجو کے خلاف شاید کوئی چیز نہیں ملے گی۔ اس دنیا میں بے حیثیت زندگی گزارنے، دوسروں کے رحم و کرم پر قناعت کی زندگی گزارنے کیلئے جو ملت تیار ہو جائے وہ کس طرح خلیفۃ اللہ کہلانے کی مستحق ہوگی۔ اس کے سر پر زمین کی خلافت کا تاج کیسے زیب دے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ سے کہا کہ اپنے میں قوت پیدا کرو۔ پھر اس کا مطلب یوں سمجھایا کہ شمشیر زنی اور شہسواری میں کمال پیدا کرو۔ وہ زمانہ تیر اندازی اور شمشیر زنی کا گزر گیا۔ آج سائنس اور ٹکنالوجی میں کمال پیدا کرنا ہی قوت حاصل کرنا ہے۔ ان علوم کا حصول دین کی بلندی اور خدمت کے جذبہ سے کئے جائیں تو یہ بھی دین ہی ہے۔ اسلام میں دولت، رزق، عزت و حکومت اولاد اور زمین جائیداد اور مویشیوں کو انعامات الٰہی سے تعبیر کیا ہے۔

گزشتہ دو چار برسوں سے علمائے کرام کی فکر میں کچھ تبدیلیاں آنے لگی ہیں۔ وہ دبی دبی زبان سے ہی سہی اب کہنے لگے ہیں کہ دینی درسگاہوں میں عصری علوم کا داخل کرنا ضروری ہو گیا ہے تاکہ وہ زمانہ کے تقاضوں کو سمجھ سکیں اور ایک ایسے ملک کے شہری کی حیثیت سے زندگی گزار سکیں جہاں کئی مذاہب کے لوگ بستے ہیں۔ دین کے تبلیغی تقاضے نہ صرف اس خطہ کی بلکہ مختلف زبانوں کے ساتھ انگریزی زبان پر عبور نہ ہو تو آج وہ شخص گونگا معلوم ہونے لگا ہے۔ اس کے باوجود علمائے دین نے ابھی تک اجتماعی طور پر کوئی جرأت مندانہ عملی اقدام نہیں اٹھایا ہے۔

جناب سید حامد لکھتے ہیں کہ "آج کل عصری تعلیم کی مانگ زور پکڑ رہی ہے۔ میتھس، فیزیکس، کیمسٹری، انگریزی جیسے عصری علوم کو تعلیم دیئے جانے کا مطالبہ بڑھ رہا ہے۔ یوپی کے اعظم گڑھ ضلع کے بلریا گنج میں جامعۃ الفلاح نے اپنے نصاب تعلیم میں زبردست انقلابی تبدیلیوں سے روشناس کروایا ہے"۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت دیر ہی سے سہی اور بہت محدود حد تک ہی سہی لیکن تو اس کا احساس ہوا زمانہ کے تقاضوں اور وقت کے دباؤ سے علمائے کرام میں عصری علوم کی ضرورتوں کا احساس بڑھتا جا رہا ہے، لیکن ان دینی حلقوں میں بعض واجبی اندیشوں کا ذکر ضروری ہے۔

1) عصری علوم کی دینی درسگاہوں میں داخل ہوتے ہی دین کے قلعوں میں رخنے پڑ جائیں گے۔ پھر انہیں بند کرنا مشکل ہو جائے گا۔ آج تو یہ حال ہے کہ ملک کی بعض مشہور دینی درسگاہوں میں اخبار بھی پڑھنا ممنوع ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن سرینگر

باقیات

101

پوری کشمیر وادی میں منگل کو بھی صبح سے ہی سورج بادلوں کے پیچھے چھپا رہا جبکہ اس دوران تیز بستہ ہواؤں چلنے سے لوگوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ صبح سویرے دکانات پر پہنچنے والے تاجروں اور تعمیراتی کاموں پر پہنچنے والے کاریگروں اور مزدوروں نے سردی سے راحت پانے کیلئے لکڑیاں اور کاغذ کے ڈبے جمع کرکے آگ جلائی۔ منگل اور بدھ کی درمیانی برف وباراں کی پیش گوئی کے بیچ موسمیاتی ماہرین نے مغربی ہواؤں کی آمد کے نتیجے میں 8 دسمبر کی شام سے 9 دسمبر کی صبح تک جموں وکشمیر میں الگ تھلگ مقامات پر بارش اور برف باری کے ایک اور مرحلے کا امکان ہے۔ موسمیاتی مرکز سرینگر کے مطابق 8 دسمبر کو ایک اور کیلئے اسپیل کی توقع ہے جسکے دوران اونچائی والے مقامات اور الگ تھلگ نچلے علاقوں میں ہلکی بارش اور برف باری کا امکان ہے۔

102

کی کارروائی شروع کی۔ انہوں نے کہا کہ مشتبہ مقام پر فورسز کے داخل ہونے کے بعد گولی باری شروع ہوگئی۔ پولیس کے ایک اعلی عہدیدار نے بتایا کہ فائرنگ کے تبادلے میں ایک ملی ٹنٹ مارا گیا۔ کشمیر پولیس زون نے تین الگ الگ ٹویٹس میں اس آپریشن کی تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ مصدقہ اطلاع ملنے پر جموں وکشمیر پولیس اور سیکورٹی فورسز کی مشترکہ ٹیمیں جب ایک مخصوص مقام کے نزدیک پہنچیں تو وہاں موجود دہشت گردوں نے فائرنگ شروع کردی۔ پولیس کے مطابق سیکورٹی فورسز کی جوابی کارروائی میں ایک دہشت گرد جس کی شناخت لشکر طیبہ کے مقامی کمانڈر جنید رمضان بٹ ساکنہ کیموہ کولگام کے طور پر کی گئی ہے، سری نگر کے داچھی گام جنگل میں مارا گیا۔ پولیس کے مطابق لشکر کا مقامی کمانڈر جنید رمضان بٹ گگن گیر سونمرگ دہشت گردانہ حملے میں ملوث ہونے کے لئے مطلوب تھا جس میں ایک ڈاکٹر سمیت 7 بے گناہوں کی جانیں گئیں۔ تصادم کے مقام سے ایک M4 امریکی ساخت کا رائفل برآمد ہوئی ہے۔ پولیس نے مزید بتایا کہ مارا گیا لشکر کمانڈر گگن گیر گاندربل اور دیگر کئی حملوں میں ملوث تھا، اور اسکی ہلاکت سیکورٹی فورسز کیلئے ایک بڑی کامیابی ہے۔

103

منگل کو بتایا کہ محکمہ سکول ایجوکیشن محکمہ کشمیر صوبے میں 9 دسمبر سے مرحلہ وار موسم سرما کی تعطیلات کا اعلان کرسکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ڈائریکٹوریٹ نے حکومت کو ایک تجویز بھیجی ہے، جس میں 09 دسمبر سے 28 فروری 2025 تک تعطیلات کا اعلان کرنے کی اجازت مانگی گئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سیکنڈری اور سینئر سیکنڈری کلاسز کیلئے محکمہ اسکولی تعلیم نے پرائمری سطح کے ایک ہفتہ بعد چھٹی کا اعلان کرنے کی تجویز دی ہے۔ تاہم اس بارے میں حتمی فیصلہ آنا ابھی باقی ہے۔

104

سرینگر سے نئی دہلی اور دہلی سے سرینگر کے ہوائی کرایہ میں سردی کے ایام میں اضافہ ہونے پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ شہری ہوا بازی کی وزارت کو چاہئے کہ وہ اس معاملے کا سنجیدہ نوٹس لے اور ان وجوہات کا پتہ لگایا جائے کہ اچانک سردیوں کے ایام میں ہوائی کرایہ میں اضافہ کیا جارہا ہے۔ وزیر اعلی نے متعلقہ اداروں پر زور دیا کہ وہ نجی ہوائی کمپنیوں اور شہری ہوابازی کے ساتھ اس معاملے کو سنجیدگی کے ساتھ اٹھائے اور سردیوں کے ایام میں ہوائی سفر کرنے والوں کو راحت دلانے کے ضمن میں اقدامات اٹھائیں۔

105

دہشت گردی سے متعلق تمام معاملات پر مرکز اور ریاستی سطح پر انٹیلی جنس اور سیکورٹی ایجنسیوں کے درمیان فریقی اور موثر تال میل شامل ہے۔ ملٹی ایجنسی سینٹر کو مضبوط بنانا اور اسے دن رات کی بنیاد پر کام کرنے کے لیے منظم کرنا تاکہ دہشت گردی سے متعلق تمام معاملات پر دیگر انٹیلی جنس ایجنسیوں اور ریاستوں کے ساتھ انٹیلی جنس کے حقیقی وقت میں تعاون اور اشتراک ہو، اور ریاست اور ریاستوں کے درمیان معلومات کے بغیر کسی رکاوٹ کے بہاؤ کو یقینی بنایا جاسکے۔ مرکزی ایجنسیاں۔

106

سابق وی ڈی جی کی میت لواحقین کے سپرد کردی جبکہ اس سلسلے میں معاملہ درج کرکے مزید تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔ اس دوران جنوبی کشمیر کے شوپیان ضلع میں ایک سی آر پی ایف اہلکار نے مبینہ طور پر اپنی سروس رائفل سے خودکشی کرلی۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ سی آر پی ایف کے ایک اہلکار نے باغباتی فارم زینا پورہ شوپیان میں اپنی ہی سروس رائفل سے خود کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کی شناخت 178 ویں بٹالین کے چرم ویر کے طور پر کی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ معاملے اور اس انتہائی قدم اٹھانے کی وجوہات جاننے کے لیے مزید تفتیش شروع کردی گئی

ہے۔ ادھر کشتواڑ میں حادثاتی طور پر گولی لگنے سے ایک فوجی جوان کی موت واقع ہو گئی۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ ایک 24 سالہ فوجی جوان پیر کی رات حادثاتی طور پر گولی لگنے کے واقعہ کی وجہ سے ہلاک ہو گیا۔ انہوں نے بتایا کہ فوجی کی شناخت سپاہی ستنام سنگھ ولد بلکار سنگھ ساکن جموں کے طور پر کی گئی ہے۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ایک سروس ہتھیار حادثاتی طور پر خارج ہو گیا جس کے نتیجے میں گولی لگنے سے ایک جان لیوا زخم آیا۔

107

سنبھالنے جموں میں مجموعی سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا جس دوران ملی ٹنسی سرگرمیاں بھی قابل ذکر آئی۔ ذرائع نے بتایا کہ میٹنگ میں جموں کشمیر میں مجموعی حفاظتی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقعہ پر لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے ہدایت دی کہ جموں کشمیر میں حالیہ برسوں میں تعمیر وترقی اور جو امن کا ماحول قائم ہوا ہے اسکو سبوتاژ کرنے کی امن دشمن عناصر کی کوششوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ میٹنگ کے دوران لیفٹنٹ گورنر نے حفاظتی اداروں کی جانب سے چلائے جارہے انسداد ملی ٹنسی آپریشنوں کے بارے میں جانکاری حاصل کرتے ہوئے افسران پر زور دیا کہ وہ جموں کشمیر میں ملی ٹنسی کے مکمل خاتمے کیلئے اپنی کارروائیاں جاری رکھے۔ انہوں نے بتایا کہ جموں کشمیر میں گزشتہ پانچ برسوں کے دوران جو امن کی فضا قائم ہوئی ہے اس کو سبوتاژ کرنے کی امن دشمن عناصر کوشش کرتے رہیں گے البتہ ہمارا عزم ہے کہ ہم ان کوششوں کو ناکام بنا دیں گے۔

108

اور دہشت گرد تنظیموں کے لیے گائیڈ کے طور پر کام کیا۔ پولیس نے ان خواتین کو عوامی تحفظ اور امن کیلئے مستقل خطرہ قرار دیا۔ آپریشن کے بارے میں بات کرتے ہوئے، ایک سینئر پولیس افسر نے کہا کہ یہ خواتین دہشت گرد تنظیموں کی سرگرمیوں میں سہولت فراہم کرانے میں سرگرم عمل تھیں، جس سے خطے کی حفاظت اور سلامتی کو شدید خطرہ لاحق تھا۔ عوامی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ان خواتین کی پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت حراست ضروری تھی۔ پولیس نے اس بات پر زور دیا کہ یہ حراست ضلع میں امن وامان کو برقرار رکھنے کے ان کے عزم کے مطابق ہے۔ افسر نے مزید کہا کہ ہم کسی بھی ایسی کارروائی کو برداشت نہیں کریں گے جس سے ہمارے شہریوں کی حفاظت اور سلامتی سے سمجھوتہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ جو کوئی بھی شخص دہشت گردی کی مدد کرتا یا اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہوا پایا گیا اسے سخت قانونی نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ حکام نے رہائشیوں پر زور دیا ہے کہ وہ چوکس رہیں اور کسی بھی مشکوک سرگرمی کی اطلاع قریبی پولیس اسٹیشن کو دیں۔ کیس میں ملوث اضافی روابط یا ان کے ساتھیوں کو بے نقاب کرنے کے لیے تحقیقات جاری ہے۔

109

وقفہ سوالات کو درہم برہم کیا جائے تو اسے پارلیمنٹ ممبران کا ہی نقصان ہو رہا ہے ایک کاروباری شخص کے ساتھ کسی کی ذاتی اختلافات کو ایوان کی کارروائی سے نہ جوڑا جائے۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق راجیہ سبھا اور لوک سبھا کی کارروائیوں میں مسلسل رخنہ پڑنے ہنگامہ آرائی شور شرابے اور حزب اختلاف کی جانب سے ایوان کے آداب کے منافی اقدامات اٹھانے کو پارلیمانی امور کے وزیر کرن ریجیو نے بدقسمتی سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ ایک بڑے تاجر کے ساتھ ذاتی اختلافات کی بناء پر ایوان کو یرغمال نہیں بنایا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ایک معدے کو چھوڑ کر دوسرے معاملے کو اگر سرکار بحث کرنے کے لئے تیار ہے تو حزب اختلاف کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے انہیں گوتم اڈانی کے بارے میں کہا کہ امریکی عدالت کی جانب سے ان پر جو بیدا الزامات لگائے گئے ہے بھارت میں اس کا ردعمل ظاہر کرنا افسوسناک ہے۔ تاہم حکومت نے ممبران خاص کر حزب اختلاف کو اس بات کا یقین دلایا کہ ہر ایک معاملے پر بحث کی جائے گی مگر حزب اختلاف اپنے مطالبوں کو دینا چاہتی ہے جو ایوان کے آداب کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا پارلیمنٹ میں مرکزی وزیر جواب دینے کے لئے وعدہ بند ہے اور ممبران پارلیمنٹ کی جانب سے جو سوالات اٹھائے جاتے ہے ان کا جواب راجیہ سبھا اور لوک سبھا میں دیا جاسکتا ہے اور حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ممبران پارلیمنٹ جو سوالات اٹھاتے ہے وہ اہمیت کے حامل ہوا کرتے ہے اور اگر وہ خود وقفہ سوالات میں رخنہ ڈالنے شور شرابہ ہنگامہ آرائی کرے تو اسے ان کا ہی نقصان ہوتا ہے کہ وہ اپنے سوالوں کا جواب حاصل نہیں کر پارہے ہیں۔ انہوں نے کہا لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے اجلاس کے دوران ممبران کی حاضری اور ان کے اخراجات پر جو رقومات خرچ ہوتی ہے وہ عوام کو ہے اور عوام کا یہ حق ہیں کہ وہ ممبران سے پوچھ سکتے ہے کہ انہوں نے پارلیمنٹ اور راجیہ سبھا میں ان کے لئے کیا خدمات انجام دی۔ پارلیمانی امور کے وزیر نے کہا کہ حزب اختلاف سے تعاون کرنی چاہئے اور ایوان کی کارروائی میں رخنہ ڈالنے کے بجائے سرکار کو جواب دہ بنانا چاہئے۔

110

ہمارا ملک صدیوں کی غلامی کے بعد نسلوں کے انتظار کے بعد، لوگوں کی قربانیوں کے بعد آزاد ہوا، جب آزادی کا سورج طلوع ہوا۔ آیا، کیا خواب تھا، ملک میں کیسا جوش وخروش تھا۔

111

منقصد سے سات سیاحتی منصوبوں کیلئے 528.58 کروڑ روپے مختص کیے گئے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ تمام پروجیکٹ یوٹی کے سیاحتی انفراسٹرکچر اور صلاحیت کو بڑھانے کیلئے عمل کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پروجیکٹوں میں جموں، سرینگر، پہلگام، اننت ناگ، کارگل اور لیہہ میں سیاحتی سہولیات کی ترقی شامل ہے۔ انہوں نے مقامی سیاحتی معیشت کو بڑھانے کیلئے گلمرگ، بارہمولہ، کپواڑہ اور راجوری جیسے مشہور مقامات میں بہتری کا بھی ذکر کیا۔ وزیر نے کہا کہ اضافی کام میں 2014 کے سیلاب کے دوران سیاحتی اثاثوں کو نقصان پہنچانا شامل ہے، جو وزیر اعظم کے ترقیاتی پیکیج کے تحت کیے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وزارت ان منصوبوں کی پیش رفت کا باقاعدگی سے جائزہ لیتی ہے اور انفراسٹرکچر اور زمین سے متعلق مسائل کو حل کرتی ہے۔ وزیر نے مقامی انتظامیہ کو مشورہ دیا کہ وہ پائیدار سیاحت، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اور اسکیم کے تحت بنائے گئے اثاثوں کی طویل مدتی دیکھ بھال پر توجہ دیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ نئے سرے سے تیار کردہ سودیش درشن 2.0 اسکیم پائیدار اور ذمہ دار سیاحت پر زور دیتی ہے۔ انہوں نے یہ کہتے ہوئے نتیجہ اخذ کیا کہ عوامی شرکت اور ماحولیاتی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے لیہہ اور کارگل میں ماحولیاتی سیاحت اور ثقافتی ورثے کے منصوبوں کے لیے 36.90 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

112

میں اضافی 350 میگاواٹ بجلی ملنے والی ہے۔ مرکزی حکومت کی طرف سے حالیہ 200 میگاواٹ کے مختص ہونے کے بعد ایک سینئر عہدیدار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ سپلائی میں اس اضافے کا مقصد سردیوں کے ماہ میں درپیش بجلی کی کمی کو کم کرنا ہے۔

113

کوپڈگام پورہ میں ناکہ پارٹی کی رپورٹ موصول ہونے کے بعد درج کی گئی تھی۔ اس دن تقریبا 5 بجکر 45 منٹ پر، ایک شخص کو نایلان کا بیگ اٹھائے ناکا پارٹی کے قریب آتے دیکھا گیا۔ پولیس کی موجودگی کو دیکھ کر اس نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن اسے پکڑ لیا گیا۔ نائیلون بیگ کی تلاشی کے دوران تقریبا 15 کلو 700 گرام بھنی ہوئی بھنگ برآمد ہوئی۔ ابتدائی پوچھ تاچھ پر اس شخص کی شناخت منظور احمد بٹ کے نام سے ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ طے پایا کہ وہ منشیات کی غیر قانونی تجارت میں ملوث تھا اور مبینہ طور پر ممنوعہ اشیاء کو آس پاس کے علاقوں میں فروخت کرنے کے لیے لے جا رہا تھا۔ پولیس نے تصدیق کی ہے کہ تحقیقات کے بعد، منظور احمد بٹ کے خلاف قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مناسب کارروائیاں شروع کر دی گئی ہیں، جو کہ NDPS ایکٹ 1985 کے تحت مقدمہ زیر ایف آئی آر نمبر 212/2022 کا موضوع بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تفتیش جاری ہے، اور حکام علاقے میں منشیات کی سمگلنگ کی سرگرمیوں کی نشاندہی کرنے اور ان کو روکنے کے لیے پرعزم ہیں۔ اس دوران کولگام پولیس نے 2 منشیات فروشوں کو گرفتار کیا اور ان کے قبضے سے ممنوعہ مادہ برآمد کیا۔ پولیس نے ایک بیان میں بتایا کہ 3 دسمبر کو صبح تقریبا ساڑھے 7 بجے، پولیس اسٹیشن کولگام کی ایک پولیس پارٹی نے گاؤں کہرواتھ میں گشت کے دوران ایک گاڑی (ٹاٹا موبائل) زیر رجسٹریشن نمبر JK18D-4327 تھا، کو چیکنگ کرنے کے لیے روکا۔ اسی دوران 2 افراد گاڑی سے باہر آئے اور موقع سے فرار ہونے کی کوشش کی۔ تاہم ان کا پیچھا کیا گیا اور تدبیر سے پکڑا گیا۔ تلاشی کے بعد ان کے قبضے سے تھیلے میں بھری ہوئی 250 گرام پوست کا بھوسا برآمد ہوا۔ ابتدائی پوچھ گچھ پر انہوں نے اپنی شناخت مشتاق احمد ہیلہ ولد عبدالرشید ساکنہ بٹ پورہ کولگام اور شبیر احمد میر ولد غلام حسن میر ولد اوکی کولگام کے طور پر ظاہر کی۔ اسمگلنگ میں استعمال ہونے والی گاڑی قبضے میں لے لی گئی۔ اس کے مطابق ایف آئی آر نمبر کے ذریعے ایک کیس زیر ایف آئی آر نمبر 177/2024 زیر دفعہ 29، 8/15 این ڈی پی ایس 132,121 بی این ایس کے تحت پولیس اسٹیشن کولگام میں درج کیا گیا ہے۔

114

نے کہا کہ گلوان میں پرتشدد جھڑپوں کے نتیجے میں حقیقی کنٹرول لائن کے قریب بھاری ہتھیاروں کی تعیناتی ہوئی، جس کیلئے ہندوستانی افواج کی طرف سے سخت جوابی تعیناتی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ صورتحال نے کشیدگی کو کم کرنے اور امن کی بحالی کیلئے سفارتی دباؤ کا بھی مطالبہ کیا۔ جے شنکر نے کہا کہ چین کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات 1988 کے مفاہمت پر مبنی ہیں، جس کا مقصد سرحدی تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دونوں ممالک نے 1991 میں سرحدی مسئلے کے حتمی حل تک ایل اے سی کے ساتھ امن برقرار رکھنے پر اتفاق کیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان اعتماد سازی کے لیے کئی معاہدے کیے گئے ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ 1993 میں قیام امن کیلئے ایک معاہدے پر دستخط کیے گئے جس کے بعد 1996 میں فوجی علاقوں میں مزید اعتماد سازی کے اقدامات کیے گئے۔ جے شنکر نے کہا کہ تعلقات اور جامع تعاون کے اصولوں کے اعلامیہ کو 2003 میں حتمی شکل دی گئی تھی، جس کی وجہ سے سرحدی مسئلے کو حل کرنے کیلئے خصوصی نمائندوں کی تقرری کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ سال 2005 میں اعتماد سازی کے اقدامات کیلئے ایک پروٹوکول تیار کیا گیا تھا۔ جے شنکر نے کہا سال 1962 کے تنازعے کے بعد سے یا چین میں 38,000 مربع کلومیٹر ہندوستانی علاقے پر چین کے غیر قانونی قبضے کی وضاحت کی اور 1963 میں پاکستان کی جانب سے 5,180 مربع کلومیٹر ہندوستانی علاقے کو چین کے حوالے کرنے کا ذکر کیا، جو 1948 سے اس کے قبضے میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور چین نے کئی دہائیوں سے سرحدی مسئلے کو حل کرنے کیلئے بات چیت کی ہے۔

ناردرن ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

ڈویژنل انجینئر۔ چیف، فیروزپور کے ذریعے صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے مندرجہ ذیل ای۔ ٹینڈرز آخری تاریخ 19.12.2024 وقت 15:00 بجے تک www.ireps.gov.in پر طلب کی جاتی ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنی اصل رو بمہ شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک جمع کر سکتے ہیں۔ مینول ٹینڈر درست نہیں ہے اور ایسی کسی بھی مینول آفر کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ ٹھیکیدار ٹینڈر فارم کی لاگت اور بیعانہ رقم کی ادائیگی صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر دستیاب آن لائن ادائیگی کے ذریعے سے جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈز، کریڈٹ کارڈ وغیرہ سے ادا کر سکتے ہیں۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرز چیک، ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعے سے ادائیگی کی اجازت نہیں ہے۔

ٹینڈر کی قسم	ٹینڈر خلاصہ	بولی سسٹم	ٹینڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کی تاریخ	بولی جمع کرنے کی تاریخ و وقت
اوپن	کام	ایکل بولی سسٹم	27.11.2024	05.12.2024	19.12.2024 15:00

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر تاریخ	ٹینڈر کی تفصیل
1	242-2024-25-ADEN-2-FZR	ڈویژنل انجینئر۔ ہیڈکوارٹر فیروزپور کے تحت اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔ سکنڈ فیروزپور کے حلقہ میں سلطان پور لودی اسٹیشن پر دونوں آخری کناروں کو جوڑ کر لوڈنگ لائن کی فراہمی۔
		اشتہاری قیمت (روپے): 1,44,61,403.42/- ؛ بیعانہ رقم: 2,22,300.00/- ؛ آخری مدت: 60 دن ؛ تکمیل میعاد: 06 ماہ
		جنرل نوعیت کا کام۔ "سی ٹی آر آر ٹی ایف آر ٹی آر جس میں ٹریک کے اوپر اٹھانا، اسکریننگ کرنا، ٹریک کو تقاضا کرنا، ٹریک رکھ کھاؤ مشینوں جیسے ٹیمپنگ مشین، ریلاست اسکریننگ، ریگولیٹنگ مشین اور ٹی۔28 کے ذریعے ٹی آر کے لئے پہلے اور بعد کا کام شامل ہے۔
2	243-2024-25-DEN-HQ-FZR	ڈویژنل انجینئر۔ ہیڈکوارٹر فیروزپور کے دائرہ اختیار علاقہ کے تحت اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر۔ فرسٹ فیروزپور اور سکنڈ فیروزپور کے حلقہ میں گوئیانا بھائی جگتا، جانڈ بھان، تنگ منگر بھیجتو، روماناالبیل سنگھ، کوٹ کپورہ، سوبھیو، فیروزپور چھاؤنی اور فیروزپور شاہی یارڈ میں 32 تک کی دوبارہ سنگ بنیاد یعنی (12 لائن آؤٹ میں 25 تک 60 کلوگرام)، (8,5 لائن آؤٹ میں 1 تک 60 کلوگرام 1) "فیروزپور ڈویژن۔ ٹی ٹی آر (ایف ایس سی ایم ایس سی)۔ 13 سیٹ ٹی آر (ڈبلیو ایس (ایم سی ایم ایس سی) کے ساتھ)، 38 سیٹ ٹی آر (سی ایم ایس)۔ 61 سیٹ اور ٹی آر (سی ایس سی ایم ایس سی)۔ 17 سیٹ اور (1 تک 60 کلوگرام) (ٹی وایس)، (1 تک 60 کلوگرام) (ایس ایس)، (4 تک 60 کلوگرام) تھیکی ایکس۔ اور (ان 8.5) سی ٹی آر (ایف ایس سی ایم ایس سی)۔ 56 سیٹ سی ایس سی ایم ایس سی 18 سیٹ ایس ایس ٹی ڈبلیو ایس (ڈبلیو ایم ایس سی)۔ 44 سیٹ، (ڈبلیو ایم ایس سی)۔ 4 سیٹ، ڈی ایس۔ 02 سیٹ اور ٹی ڈبلیو ایس میں پی ایس سی سلیپرز میں ڈبلیو ایم ایس سی 4 سیٹ کا کام۔
		اشتہاری قیمت (روپے): 2,05,48,829.42/- ؛ بیعانہ رقم: 2,52,800.00 ؛ آخری مدت: 60 دن ؛ تکمیل میعاد: 09 ماہ
		جنرل نوعیت کا کام۔ "سی ٹی آر آر ٹی ایف آر ٹی آر جس میں ٹریک کے اوپر اٹھانا، اسکریننگ کرنا، ٹریک کو تقاضا کرنا، ٹریک رکھ کھاؤ مشینوں جیسے ٹیمپنگ مشین، ریلاست اسکریننگ، ریگولیٹنگ مشین اور ٹی۔28 کے ذریعے ٹی آر کے لئے پہلے اور بعد کا کام شامل ہے۔

نوٹ 1۔ ٹینڈر ڈالنے سے پہلے ٹینڈر دہندہ کے متعلق جاری کئے گئے کسی بھی کچھ نام کی جانچ کریں گے۔
2۔ ہندی میں کسی بھی تضاد کے لئے انگریزی ورژن کا حوالہ دیں، اور انگریزی ورژن ہی درست ہوگا۔

ٹینڈر نوٹس لیٹر نمبر: 242-2024-25-ADEN-2-FZR & 243-2024-25-DEN-HQ-FZR.
3705/2024 Date: 28.11.2024

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

Health & Medical Education Department

GOVERNMENT MEDICAL COLLEGE, ANANTNAG

College Campus, Dialgam Anantnag J&K-192210
Email ID: admsection.gmca@gmail.com | gmcanantnag2018@gmail.com
****

Subject: Corrigendum to Notice No. GMCA/Estt/2024/5205-08, dated: 22-11-24.

Corrigendum

It is notified for information of all the eligible candidates who have applied for various posts in GMC Anantnag advertised vide Advertisement Notice No. 05 GMCA of 2024, dated: 15-07-2024, that the written examination (Objective Type) shall be conducted as per the schedule given below:

S. No.	Name of the Post	Exam Date & Day	Shift/ Timing
1.	Theatre Assistant/ Technician	07.12.2024 (Saturday)	(11:00 AM to 12:40 PM)
2.	Nursing & Paramedical Staff/ Technical Assistant/ Technician		
3.	Occupational Therapist		
4.	Technical Assistant/Technician	09.12.2024 (Monday)	(11:00 AM to 12:40 PM)
5.	Staff Nurse	11.12.2024 (Wednesday)	Shift I (11:00 AM to 12:40 PM)
6.	Public Health Nurse	11.12.2024 (Wednesday)	Shift II (02:00 PM to 03:40 PM)
7.	Jr. Staff Nurse	12.12.2024 (Thursday)	(11:00 AM to 12:40 PM)

- For the posts mentioned at S. No. 1 to 6, the examination shall be held at **Main Campus Dialgam, GMC Anantnag** and for the post of **Jr. Staff Nurse (S. No. 7)**, the examination shall be held at **Main Campus Dialgam** and **MMABM AH Janglatmandi** for which the Centre notice shall be issued separately.
- Candidates are advised to download the Admit Cards from **03.12.2024**, which shall be made available on the official website of GMC Anantnag www.gmcanantnag.net.
- Candidates can download their Admit Cards from the website using Form ID and D.O.B.

Note:

1. The candidates should read carefully all the instructions mentioned on the admit card.
2. Candidates are also advised to report examination centre one hour before schedule time along with Admit Card, ID Proof (original) and recent Passport size photograph. No such candidate shall be allowed to appear in the examination who do not meet the above-mentioned pre-requisites.

DIPK-8971/24
Dtd. 03-12-2024

Sd/- Principal
GMC Anantnag

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER PWD(R&B) MECHANICAL DIVISION CENTRAL KASHMIR

NOTICE INVITING TENDERS

e-NIT No:-R&B/MDCK/NIT/FRESH-3 of 2024-25
Dated:- 02-12-2024

For and on behalf of the Lt. Governor of J&K Union Territory, Executive Engineer PW(R&B) Mechanical Division Central Kashmir invites e-tenders in **two (02) cover system on percentage basis**, from original equipment manufacturers (OEM)/ firms having relevant experience in the field of establishing Automatic Boom Barriers or their authorized dealers/ representatives/firms for the below mentioned work:

S. No	Name of work	Cost of Tender Document(s) (in Rs.)	Earnest Money Deposit (in Rs)	Advertised cost	Position of Funds	Time of Completion (in days)	Class of Contractor /Bidder	Head of Account
1	Supply, Installation, Testing & Commissioning of 01 No. Automatic Boom Barrier (RFID Technology) at Sanat Ghar, Bemina, Srinagar.	Rs 200/- (Rupees Two Hundred Only)	Rs 4956/- (Four Thousand Nine Hundred Fifty Six)	Rs 2,47,820	Available	20	OEMs/ Authorized Dealers/ Registered firms	CAPEX Budget 2024-25

Position of AAA: Accorded by Directorate of Industries & Commerce Kashmir vide order no. **53-DI&C (K) of 2024, Dated:- 03.09.2024.**
Position of TS: Accorded by Executive Engineer, R&B Mechanical Division Central Kashmir vide order no. **XENMC/Sgr/TS/04, Dated:- 21.09.2024.**

The Bidding documents Consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, bill of quantities (B.O.Q), Set of terms and conditions of contract and other details can be seen/downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.in as per below schedule.

S.No	Particulars	Dated		
1	Date of Issue of Tender Notice	02-12-2024		
2	Period of Downloading of bidder documents	From	03-12-2024	(10:00 hrs)
		To	12-12-2024	(16:00 hrs)
3	Bid Submission Start Date	From	03-12-2024	(10:00 hrs)
4	Bid Submission End Date	To	12-12-2024	(16:00 hrs)
5	Date and time of opening of Technical bid (online)	13-12-2024 at/after 14:00 hrs in the office of Executive Engineer PWD(R&B) Mechanical Division, Central Kashmir.		
6.	Date and time of opening of Financial bid (online)	To be notified after technical bid evaluation is completed.		
7.	Cost of Tender documents	Rs 200/-(Rupees Two Hundred Only)		
8	Tender document to be deposited at	In the shape of e-challan as per details given below Account No:- 0005010200000283. Branch Name:- Residency Road, Srinagar-0005. Branch Code:- CHINAR IFSC:- JAKA0CHINAR MICR:- 190051056 or by uploading a copy of treasury challan/receipt in favour of the Executive Engineer, PW(R&B) Mechanical Division, Central Kashmir to be deposited in Major Head 0059. The Authority reserves the right to cross check genuinity of the receipt of tender documents.		
9	Earnest Money Deposit	Rs. 4956/- in the shape of CDR/FDR/BG pledged to Executive Engineer, R&B Mechanical Division Central Kashmir from a Nationalized/Scheduled Bank.		

Note:- The bidder must get registered on JKPWDOMS, as no payments shall be made unless the bill is processed on JKPWDOMS in view of circular issued by Finance Department of JK UT, no payment shall be released until and unless bill is processed through JKPWDOMS application and routed through JKPaySys. However for those bidder who are not yet registered on JKPWDOMS shall submit and undertaking that JKPWDOMS registration will be done well on time before release of payment.

DIPK-8936/24
Dtd. 03-12-2024

Sd/- Executive Engineer
R&B Mechanical Division Central Kashmir

UNION TERRITORY OF JAMMU & KASHMIR

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER FLOOD CONTROL DIVISION KAKAPORA(I & F C DEPARTMENT)

Notice inviting E-Tender
Short Term Fresh E-NIT No:- 12 of 2024-25

For and on behalf of the Lieutenant Governor, Union Territory of Jammu and Kashmir, e-tenders (in Single Cover System) on percentage (%) basis are invited from approved and eligible contractors registered with the J &K Government for the following work to be opened by the Executive Engineer Flood Control Division Kakapora;

S No	Name of work	Estd. Cost	E/M	Cost	MH	Time	Class
01	Construction of Flood protection work by way of crates on left side of Vedji Nallah upstream culvert at Ladhi Mohalla at Cheki Shamsipora Shopian. (Fresh of e-NIT No 04 Sr No. 1)	4.04	8080/--	200/-	2711- M&R	20 Days	DEE

No of works:- 01 No's
Position of AAA: Accorded (Vide S.E's Order No. SE/Hyd/spn/DB/01 and 03 of 05/2024 Dated 22-05-2024
Technical Sanction: S.E's T.S Order No. 01 of 2024-25 dated 20-06-2024
Position of funds: Budgetary Provision 2024-25

1. The Bidding document consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, set of terms and conditions and other details can be seen/ downloaded on e-procurement Portal www.jktenders.gov.in as per schedule of dates given below:

1.	Date of issue of Tender Notice	03/12/2024 from 1800 Hrs
2.	Date of start of downloading	03/12/2024 from 1800Hrs.
3.	Bid submission start Date Technical/Financial	03/12/2024 from 1800Hrs.
4.	Bid Submission end date	10/12/2024 up to 1800 Hrs.
5.	Date & Time of opening of Tenders(online)	11/12/2024 at 1100 Hrs.

2. Bids must be accompanied with cost of tender document (Non- Refundable/ Non- transferrable) to be deposited under MH: 0070 OAS-Rev. Misc. in shape of Treasury Challan/ receipt(mentioning therein NIT No, S No of work and Adv. Cost of work) & date on it must not be prior to date of issuance of this tender Notice, and Earnest Money Deposit (2% of the Advertised cost) in the shape of the CDR at the time of tendering , both to be pledged to Executive Engineer Flood Control Division Kakapora.

Sd/- Executive Engineer
Flood Control Division Kakapora

DIPK-9013/24
Dtd. 03-12-2024

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

سانس کے ذریعے ملیریا کی تشخیص کے تجربات میں حوصلہ افزا کامیابی

سانس کے ذریعے ملیریا کی تشخیص کے تجربات میں حوصلہ افزا کامیابی حاصل ہوئی ہے جس کے بعد امید ظاہر کی جارہی ہے کہ اس مرض کی جلد تشخیص ممکن ہوسکے گی۔ برطانوی میڈیا رپورٹ کے مطابق افریقا میں سانس کے ذریعے ملیریا کی تشخیص کے آلے استعمال کیے جارہے ہیں اور یہ آلے فی الحال بچوں میں اس بیماری کا پتہ لگانے میں کافی بہتر کارکردگی دکھارہے ہیں البتہ بڑے پیمانے پر ان کے استعمال سے قبل مزید بہتری درکار ہوگی۔ ماہرین نے ملیریا سے متاثرہ افراد کی سانس کی بو کا ڈیٹا اکٹھا کیا ہے اور اس سے ایک ''printbreath'' تیار کیا ہے جسے ملیریا کی تشخیص کے لیے تیار کیے گئے آلے میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ آلہ ملیریا کا پتہ چلانے کے لیے 6 مختلف بوؤں کو پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ان میں ایک بو وہ بھی ہے جو قدرتی طور پر صنوبر کے درخت میں ہوتی ہے اور ملیریا پھیلانے والے مچھر و دیگر کیڑے اس بو کی جانب آتے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ جب کوئی شخص ملیریا سے متاثر ہوتا ہے تو اس کے منہ میں بھی اسی طرح کی بو پیدا ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے مچھر اس کی طرف اور زیادہ متوجہ ہوتے ہیں اور اس کے اردگرد موجود دیگر لوگوں کو بھی کاٹتے ہیں۔ محققین نے اس آلے کو افریقی ملک ملاوی میں 34 بچوں پر آزمایا جن میں سے بعض ملیریا کا شکار تھے اور بعض صحت مند تھے۔ آلے نے ان میں سے 29 بچوں کے حوالے سے بالکل درست نتائج دیے یعنی مرض کو پہچاننے کی شرح 83 فیصد رہی البتہ بڑے پیمانے پر استعمال سے قبل اس میں مزید بہتری کی گنجائش باقی ہے۔ خیال رہے کہ ملیریا کی تشخیص کے لیے خون کے ٹیسٹ کا طریقہ کار موجود ہے تاہم محققین کا کہنا ہے کہ سانس کے ذریعے مرض کی تشخیص زیادہ آسان اور سستا طریقہ ہے۔

نیند پوری نہ ہونے سے دماغ خود کو کھانا شروع کردیتا ہے

روم، اٹلی: نیند کی کمی سے نہ صرف روزمرہ کے معمولات متاثر ہوتے ہیں بلکہ اس سے دماغ کے اندر پیدا ہونے والے فاسد مادے اور دماغی تھکاوٹ بھی دور ہوجاتی ہے۔ لیکن نیند کی مسلسل کمی سے نیورون کم ہونے لگتے ہیں اور ان کے درمیان باہمی روابط بھی کمزور ہوجاتے ہیں اور بعد کی نیند بھی اس نقصان کا ازالہ نہیں کرپاتی۔ اس ضمن میں اٹلی میں مارشے پولی ٹیکنک یونیورسٹی کے پروفیسر مائیکل بیلیسے نے چوہوں پر بے خوابی اور مکمل نیند کے تجربات کیے ہیں اور اس کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ واضح رہے کہ دماغی خلیات یا نیورونز دو طرح کے ذیلی گلائیل خلیات سے مسلسل تازہ ہوتے رہتے ہیں جنہیں اعصابی نظام کا گوند بھی کہا جاتا ہے۔ مائیکروگلائیل خلیات دماغ سے ٹوٹے پھوٹے خلیات کو باہر نکالتے رہتے ہیں اور یہ عمل فیگوسائٹوسس کہلاتا ہے۔ نیند اس ضمن میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور دماغ سے فالتو مواد اور ٹوٹ پھوٹ کو دور کرتی رہتی ہے۔ لیکن نیند کی کمی سے دماغ متاثر ہوتا ہے اور یوں خود اپنے آپ کو نقصان پہنچانا شروع کردیتا ہے۔ ماہرین نے حیرت انگیز طور پر دیکھا کہ نیند کی کمی سے دماغی خلیات کے رابطے یا کنکشنز شدید متاثر ہونے لگے۔ اس شے کی مزید کھوج کیلیے انہوں نے چوہوں کے دماغ کے اسکین لینے شروع کیے۔ ان چوہوں کو چار گروہوں میں بانٹا گیا: پہلے آٹھ گھنٹے سونے والے چوہے، دوسرے گروہ کو اچانک بار بار نیند سے اٹھایا گیا، تیسرے گروپ کے چوہوں کو آٹھ گھنٹے تک نیند کے بجائے جگایا گیا اور جبکہ آخری گروہ کو مسلسل پانچ روز تک سونے نہیں دیا گیا یعنی ان میں نیند کی شدید کمی پیدا کی گئی۔ ان میں سے آٹھ گھنٹے جاگنے والے اور مسلسل پانچ روز نہ سونے والے دونوں طرح کے چوہوں میں ایک ایسی سرگرمی پیدا ہوئی جس میں مائیکروگلائیل نے رابطہ خلیات کو عین اسی طرح کھانا شروع کردیا جس طرح وہ نیند میں دماغ کے فاسد مواد کو تلف کرتے تھے اور ان میں یہ شرح 14 فیصد تک نوٹ کی گئی جو حیرت انگیز ہے۔ بری خبر یہ ہے کہ ماہرین نے کہا کہ اس طرح بہت سی بیماریوں کا راستہ کھل سکتا ہے جن میں اعصابی انحطاط اور الزائیمر بھی شامل ہیں۔ یعنی نیند کی مسلسل کمی ہمیں الزائیمر جیسے مرض کی جانب لے جاسکتی ہے۔ تاہم اب تک ہم حتمی طور پر نہیں کہہ سکتے ہیں انسانوں پر بھی یہی کچھ گزرتا ہے لیکن چوہوں پر ماضی میں کی گئی اہم تحقیق انسانوں پر ثابت ہوتی رہی ہیں اور ایک دن شاید ان کے درمیان کوئی مماثلت سامنے آسکتی ہے۔ اپنی نوعیت کی یہ اہم تحقیق جرنل آف نیوروسائنس میں شائع ہوئی ہے۔

اب زخموں کا علاج چینی سے بھی ممکن!

جسم پر خراش یا زخم ہونے کی صورت میں اینٹی بائیوٹک کی مدد لی جاتی ہے لیکن ایک نئی طبی تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ زخم بھرنے کے لیے اینٹی بائیوٹک کی جگہ چینی کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ زمبابوے سے تعلق رکھنے والے محقق موسیس موراندو کے مطابق چینی سے جسم پر لگے زخم یا خراش کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ موسیس موراندو اپنے بچپن میں والد کو کسی بھی زخم پر کوئی دوا لگانے کے بجائے چینی لگاتے ہوئے دیکھتے تھے جس سے وہ ایسے متاثر ہوئے کہ بڑے ہوکر اسی پر تحقیق شروع کردی۔ وہ اکثر ایسے تجربات کرتے تھے جس میں چینی کا استعمال کیا جاتا تھا اور پھر ایک دن انہوں نے غور کیا کہ کسی بھی چوٹ پر چینی لگانے سے اس کا زخم تیزی سے بھر جاتا ہے۔ بی بی سی فیوچر کی رپورٹ کے مطابق موسیس موراندو 1997 میں برطانیہ کے نیشنل ہیلتھ سسٹم میں نرسنگ کا کام کرنے پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ طبی میدان میں چینی سے کوئی افادیت حاصل نہیں کی جارہی جب کہ اسے بطور دوا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایک دن ایک مریض، جس کے گھٹنے پر چوٹ لگی تھی، ان کے پاس بھیجا گیا اور انہوں نے زخم پر پٹی کرتے ہوئے اس پر چینی ڈالی جس سے وہ دو ہفتوں میں ٹھیک ہوگیا۔ تحقیق کے مطابق زخم کی پٹی کو اگر گیلا رکھا جائے تو جلدی ٹھیک ہوتا ہے اور چونکہ چینی کے ذرات پٹی پر پگھلتے ہیں، لہٰذا زخم کی پٹی گیلی رہتی ہے۔

سر درد ہونے کی صورت میں لاپرواہی نہ کریں

سردرد کو روزمرہ زندگی کا حصہ سمجھا جاتا ہے اور اس کے علاج کے لیے دردکش ادویات پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ سر کے درد پر ہمیں کب تشویش ہونی چاہیے اور اسے کب سنجیدگی سے لینا ہے۔ اوورلینڈ پارک، کنساس کے ڈاکٹر مائیکل مونگر کا کہنا ہے کہ تین ہفتوں کے دوران ہر ہفتے دو سے زائد مرتبہ سردرد کی صورت میں اسے سنجیدگی سے لینا چاہیے۔ تاہم اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ متاثرہ شخص بہت زیادہ پریشان ہو اور یہ کسی طبی مسئلے کی جانب اشارہ ہو۔ ڈاکٹر مونگر کا کہنا ہے کہ میڈیکل چیک اپ سے ڈاکٹرز کو سر درد کی تہہ تک پہنچنے میں مدد ملتی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ سر کے درد کو بدترین تکلیف سمجھا جاتا ہے جو بہت کم کیسز میں دماغ میں رسولی کی علامت ہوتا ہے۔ ڈاکٹر مونگر کا کہنا ہے کہ لوگوں کو اس پر غیر ضروری ردعمل نہیں دینا چاہیے لیکن اسے نظر انداز بھی نہیں کرنا چاہیے۔ دوسری جانب بالٹی مور میں جان ہوپکنز میڈیسن کے ڈائریکٹر ہیڈیک سینٹر نعمان طارق نے خبردار کیا ہے کہ مریض کو طویل عرصے تک دردکش ادویات نہیں لینی چاہئیں کیونکہ ان ادویات کا زیادہ استعمال سر درد سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق دردکش ادویات کا زیادہ استعمال السر کا باعث بن سکتا ہے جب کہ یہ گردوں اور جگر کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا کی نصف بالغ آبادی کو ذہنی تناؤ اور درد شقیقہ سمیت مختلف وجوہات کے باعث سال میں کم از کم ایک بار ضرور سر درد ہوتا ہے۔

ریڑھ کی ہڈی کیلئے نقصان دہ ثابت ہونے والی روزمرہ کی حرکات

ریڑھ کی ہڈی انسانی جسم میں طاقت کی بنیاد ہوتی ہے اور اگر یہی بنیاد کسی مشکل سے دوچار ہوجائے تو خطرے کی علامت بن جاتی ہے۔ ماہرین صحت کے مطابق دن بھر میں کچھ ایسی حرکات ہوتی ہیں جس سے ریڑھ کی ہڈی شدید متاثر ہوتی ہے اور تکلیف کا باعث بن جاتی ہے، جن میں سگریٹ نوشی، جھک کر بیٹھنا، مسلسل ڈیسک ٹاپ کمپیوٹر پر کام کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

سگریٹ نوشی:

سگریٹ نوشی مضر صحت ہے، اکثر لوگوں کا ماننا ہے کہ سگریٹ صرف پھیپھڑوں کو متاثر کرتی ہے لیکن محققین کے مطابق یہ ہڈیوں اور جوڑوں کو بھی کمزور کردیتی ہے۔ سگریٹ نوشی سے ریڑھ کی ہڈی کمزور ہونے لگتی ہے جو تندرست رہنے کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔

جھک کر بیٹھنا:

جھک کر بیٹھنے سے کمر پر دباؤ پڑتا ہے، جس سے ریڑھ کی ہڈی میں درد محسوس ہونے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ بیماری کی شکل اختیار کرجاتی ہے، اس حوالے سے ایک امریکی یوگا انسٹرکٹر لورین ہیرٹ کا کہنا ہے کہ یوگا، ریڑھ کی ہڈی کے درد اور اسے مضبوط رکھنے کے لیے انتہائی مؤثر ہے کیونکہ یوگا کرتے وقت بالکل سیدھے طریقے سے بیٹھا جاتا ہے جس سے پٹھے کھنچتے ہیں اور آرام محسوس ہوتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہمیشہ کمر کو سیدھا رکھ کر بیٹھیں تاکہ کمر کے درد اور اندرونی تکالیف سے بچا جا سکے۔

وٹامن ڈی نہ لینا:

ہڈیوں کی نشوونما اور مضبوطی کے لیے وٹامن ڈی کی ضرورت ہوتی ہے جو دھوپ سے وافر مقدار میں ملتی ہے لیکن اکثر افراد اس پر زیادہ دھیان نہیں دیتے اور نتیجتاً وٹامن ڈی کی کمی کا شکار ہوجاتے ہیں۔

موبائل فون کا استعمال:

مسلسل موبائل فون پر گردن جھکائے رکھنے سے ریڑھ کی ہڈی کھنچاؤ کا شکار ہوتی ہے جس سے اس بات کے خدشات بڑھ جاتے ہیں کہ کہیں ہڈی کے مہروں میں فاصلہ نہ آجائے یا پھر یہ آہستہ آہستہ کمزور پڑنے لگ جاتی ہے، ایسی صورت میں موبائل کے مسلسل استعمال سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔

کافی پینا:

کافی پینا جہاں صحت کے لیے مفید ہے وہیں اس کی زیادتی کیلشیم کی کمی بھی پیدا کردیتی ہے جس سے ہڈیاں کمزور پڑنے لگ جاتی ہیں۔

ڈپریشن کی ادویہ سے دل کی دھڑکن میں خرابی کا امکان، تحقیق

نیو اورلینز: ڈپریشن کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویہ دل کی دھڑکنوں میں بے ترتیبی اور دل کے عضلات کو کمزور کرنے کا باعث بن سکتی ہیں۔ نیو اورلینز میں 20 سے 23 مارچ کے دوران منعقد ہونے والی امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن کی کانفرنس میں پیش کیے گئے ایک مقالے میں بتایا گیا ہے کہ افسردگی کے باعث دل کے عضلات کی حرکات بے ترتیب ہوجاتی ہیں جس کی وجہ سے دل کی دھڑکن کی رفتار پر اثر پڑتا ہے اور دل معمول کی کارکردگی بہتر طریقے سے انجام نہیں دے پاتا۔ دل کی دھڑکن کی اس بے ترتیبی اور رفتار میں پیدا ہونے والی خرابی کو Atrial Fibrillation کہا جاتا ہے۔ یونیورسٹی آف ساؤتھ کیلیفورنیا میں 6644 مریضوں پر ڈپریشن کے مرض اور اینٹی ڈپریسنٹ دواؤں کے دل کی دھڑکن سے تعلق کا 13 سال تک مطالعہ کیا گیا جس سے پتا چلا کہ ڈپریشن کے مرض میں مبتلا افراد اور ڈپریشن کی دوا استعمال کرنے والے مریضوں کے دل کی دھڑکنوں میں بے ترتیبی پیدا ہونے کے خطرات کی شرح میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ تحقیقی مقالے میں انتباہ کیا گیا ہے کہ ڈپریشن کی دوائیں عضلات پر اثر انداز ہوتی ہیں اور بلاتفریق دل کے پٹھوں میں موجود عضلاتی ریشوں کو بھی متاثر کرتی ہیں جس کی وجہ سے دل کے عضلات بوجھل ہوکر معمول کی حرکت نہیں کرپاتے۔ بالخصوص دل کے اوپری چیمبرز (ایٹریم) کے عضلات پر اثر انداز ہوتے ہیں جس سے دل کی دھڑکن بے قابو ہوجاتی ہے۔ بے ترتیب اور بے قابو دل کی دھڑکن سے خون درست طریقے سے پمپ نہیں ہو پاتا۔ تحقیقی مقالے میں ڈپریشن کے مریضوں کے علاج کے دوران ماہرین نفسیات کو دل کی دھڑکن کی بے ترتیبی پر نظر رکھنے کی تجویز دی گئی ہے اور اگر کسی ذہنی مریض میں ادویہ کے استعمال سے دل کی دھڑکن کی بے ترتیبی میں مبتلا ہوجائے تو ایسے شخص کو ماہر امراض قلب کو ریفر کیا جانا چاہیے۔ واضح رہے کہ اینٹی ڈپریسنٹ دواؤں کے بہت سے منفی اثرات پہلے بھی سامنے آچکے ہیں اور معلوم ہوچکا ہے کہ وہ لوگ جو ڈپریشن ختم کرنے والی دواؤں کا زیادہ استعمال کرتے ہیں، ان میں خودکشی کا رجحان بھی بڑھ جاتا ہے۔

بڑھتی عمر میں دماغ کے سیل کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں، نئی تحقیق

نئی تحقیق کے مطابق بڑھتی عمر میں دماغ کے سیل کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں جس کی وجہ سے بوڑھے افراد یادداشت کم ہونے کے ساتھ الزائمر اور پارکنسن جیسی بیماری کا شکار ہوجاتے ہیں۔ ماہرین نے نومولود سے لے کر اناسی سال افراد کے دماغ کے سیلز پر تحقیق کی۔ نتائج کے مطابق دماغ میں سیلز کا پاور اسٹیشن بوڑھے افراد میں بالکل مختلف پایا گیا، اس پاور اسٹیشن میں موجود توانائی فراہم کرنے والے جینز نے بڑھتی عمر کے ساتھ اپنا کام کرنا بند کردیا تھا، جس کی وجہ سے بوڑھے افراد کا دماغ کمزور ہوجاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق بڑھتی عمر کا سب سے زیادہ اثر جسم کے کسی دوسرے حصے کے مقابلے میں دماغ پر ہوتا ہے۔

ناریل کا تیل بالوں اور جلد کیلئے انتہائی موثر

قدرتی طور پر ناریل میں بے شمار فوائد موجود ہیں۔ ناریل کا استعمال غذا کے طور پر کیا جائے یا پھر اس کا تیل استعمال کیا جائے، دونوں ہی انسانی صحت کے لیے انتہائی مفید ہیں۔ بالخصوص اگر ناریل کے تیل کی بات کی جائے تو یہ نا صرف بالوں کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے بلکہ جلد کو بھی نکھار بخشتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ناریل کا تیل بطور ٹونر استعمال کیا جاسکتا ہے، جس سے خواتین باآسانی اپنا میک اپ صاف کرسکتی ہیں۔ ناریل کے تیل میں یہ خاصیت موجود ہوتی ہے کہ یہ جلد کو نرم و ملائم بناتا ہے اور جلد پر موجود میل کو کاٹتا ہے۔ موسم خزاں میں بالوں کی خوبصورتی کو برقرار رکھنے کے چند مفید نسخے ناریل کے تیل سے رات کو اگر ہلکا مساج کیا جائے تو جلد کی خشکی دور ہوجاتی ہے، ساتھ ہی روز بروز جلد کی چمک میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے اور وہ پہلے سے زیادہ نکھری ہوئی لگتی ہے۔ اکثر جلد پر کوئی زخم یا کٹ لگ جائے یا پھر جلد جل جائے تو اس صورت میں ناریل کا تیل بے حد مفید ہے، جس کے فوری استعمال سے زخم کا نشان بھی دور ہوجاتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ہفتے میں دو بار ناریل کا تیل بالوں پر لگانے سے ان کی چمک برقرار رہتی ہے اور بال تیزی سے لمبے ہوتے ہیں۔ اکثر بالوں پر ہیئر کلر لگوانے کی وجہ سے بال بے جان ہوجاتے ہیں، ناریل کا تیل اس مشکل کو بھی دور کرتا ہے اور اس کے استعمال سے بے جان بال جاندار اور مضبوط ہونے لگتے ہیں۔ اگر خواتین یا مرد حضرات بال گرنے کی مشکل سے دوچار ہوجائیں تو ایسے میں ماہرین مشورہ دیتے ہیں کہ انہیں ناریل کا تیل استعمال کرنا چاہیے۔

صاف پانی میں ہے صحت مند زندگی

پانی کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہیں۔ اگر پانی کی شکل میں اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم احسان نہ ہوتا تو دنیا بے رونق ہوتی۔ سرسبز و شاداب ہرے بھرے کھیت ہوں یا رنگ و نکہت اور رونق، پانی کے بغیر ان کا وجود نہ ہوتا۔ ایک انسان کو کتنا پانی پینا چاہیے؟ اس کا دارومدار غذا، جسمانی سرگرمی، موسم، نمی، صحت اور جسم سے خارج ہونے والے پانی کی مقدار پر ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر انسان کو جسمانی نظام کی بحالی کے لیے کم از کم اتنا پانی ضرور پینا چاہیے، جو اس جسم سے نکلنے والے پانی کو لوٹا سکے۔ پانی کے کئی طبی فوائد ہیں۔ طبی ماہرین کے مطابق، پانی میں متعدد بیماریوں کا علاج ہے۔ پانی غذا ہضم کرنے کے لئے ضروری ہے، پانی جسم کے ٹمپریچر کو ترتیب دینے اور گردش خون کو رواں رکھنے کے لئے ضروری ہے، پانی گردوں کو صاف رکھتا ہے، بڑھتی عمر کے اثرات کم کرتا ہے۔

پانی اور ہماری صحت

تحقیق کے مطابق، پاکستان کے دو تہائی گھرانے پینے کے لیے آلودہ پانی استعمال کرنے پر مجبور ہیں، جو کئی بیماریوں کی وجہ بنتا ہے۔ پانی سے لگنے والی بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لیے ہمیشہ ابلا ہوا پانی استعمال کریں، پانی کے برتنوں کو ٹھیک طرح سے صاف کرکے اور ڈھانپ کر رکھا کریں وغیرہ وغیرہ۔ جاپان کے لوگ ہر صبح نہار منہ، برش کرنے سے بھی پہلے چار گلاس پانی (تقریباً 122 اونس) پینے کو صحت کی علامت قرار دیتے ہیں، یہاں تک کہ برش بھی بعد میں کرتے ہیں اور پانی پینے کے کم از کم 45 منٹ بعد ناشتہ کرتے ہیں۔

پانی محدود ہے

معاشیات کا بنیادی اصول ہے کہ وسائل محدود ہوتے ہیں اور ہر محدود چیز چاہے کتنی ہی وافر مقدار میں کیوں نہ ہو، ایک دن ختم ہوجائے گی۔ پانی کی دستیابی بھی محدود ہے۔ اب تو اس کے اثرات بھی نمودار ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے نیشن ڈیولپ منٹ پروگرام کی ایک رپورٹ کے مطابق، دنیا بھر میں ایک ارب دس کروڑ افراد کی پانی تک رسائی نہیں، جب کہ تین کروڑ سے زائد افراد ہر سال پانی کے بحران کی وجہ سے لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ اسی رپورٹ کے مطابق 2050 تک دنیا کی ایک تہائی آبادی کو پانی کی شدید قلت کا سامنا ہوسکتا ہے۔ دنیا میں بڑھتی آبادی اور ماحولیاتی عوامل کی وجہ سے فی کس پانی کی دستیابی میں 50 سال کے دوران 60% کمی آئی ہے۔ اس وقت دنیا کی آبادی 7.63 ارب ہے۔ 2050 تک یہ آبادی 9 ارب سے بھی زیادہ ہوجائے گی۔ ان سب انسانوں کو پینے، فصلیں اگانے اور توانائی پیدا کرنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوگی۔ ماحولیاتی تبدیلی کے باعث بارشیں نہ ہونے کے نتیجے میں دنیا کے کچھ حصے بنجر اور بے آباد ہوچکے ہیں۔ جبکہ پچھلے چالیس برسوں کے دوران دنیا کے خشک سالی سے متاثرہ حصوں میں دوگنا اضافہ ہوچکا ہے۔ ایسے میں پانی کی بڑھتی ہوئی طلب دنیا کو ایک سنگین بحران کی طرف دھکیل رہی ہے اور اس بات کا اندیشہ ہے کہ پانی کے لیے تیسری جنگ عظیم ہوسکتی ہے۔

پانی کی خصوصیات

پانی دو گیسوں ہائیڈروجن اور آکسیجن کے ملاپ سے بنتا ہے۔ پانی کے اس مرکب کا کیمیائی فارمولا H_2O ہے۔ اس فارمولے کو اس طرح بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ ہائیڈروجن گیس کے دو اور آکسیجن گیس کا ایک ایٹم مل کر پانی کا ایک مالیکیول بناتے ہیں۔ اپنی مخصوص خصوصیات کے باعث، پانی دیگر مائعات (Liquids) سے مختلف ہے۔ بہت کم درجہ حرارت پر ٹھوس حالت سے بھاپ کی حالت میں تبدیل ہوجاتا ہے اور جب پانی کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے، سکڑنے کے بجائے پھیلنے لگتا ہے۔ پانی مختلف درجہ حرارت پر مائع، ٹھوس اور بھاپ کی حالت میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ کیمیائی لحاظ سے پانی کا کوئی رنگ، ذائقہ اور خوشبو نہیں ہوتی۔

بین الاقوامی مالیاتی ادارے (IMF) کے مطابق، دنیا میں قلت آب کے شکار ممالک میں پاکستان کا نمبر تیسرا ہے۔ اس وقت پاکستان میں فی کس استعمال کے لیے دستیاب پانی کی مقدار 908 مکعب میٹر ہے جو کہ پانی کی کمی کے معیار 1000 مکعب میٹر سے کم ہے۔ صرف ایک دہائی قبل 2009 میں پاکستان میں فی کس 1500 مکعب میٹر پانی دستیاب تھا۔ خدشہ یہ ہے کہ پاکستان 2025 میں پانی کی شدید قلت سے دوچار ہوجائے گا، فی کس صرف 500 مکعب میٹر پانی دستیاب ہوگا۔ ہماری حالت صومالیہ سے بھی بدتر ہوجائے گی۔ اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یو این ڈی پی کی ایک رپورٹ کے مطابق، پاکستان میں پانی کے استعمال کرنے کی اوسط دنیا بھر میں چوتھے نمبر پر ہے۔ پاکستان کی مجموعی قومی پیداوار کے تناسب سے پانی کے استعمال کا اشاریہ (جی ڈی پی کے ایک یونٹ میں پانی کا مکعب میٹروں میں استعمال) دنیا بھر میں سب سے بلند شرح پر ہے۔

پانی کا عالمی دن

اقوام متحدہ کے تحت ہر سال 22 مارچ کو پانی کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کی جانب سے عالمی سطح پر یہ دن منانے کا مقصد، پانی کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور سائنسی اپروچ اختیار کرتے ہوئے پانی کا کم سے کم استعمال کرکے اس کے فوائد سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا ہے۔ اس سال اقوام متحدہ کی جانب سے اس دن کی تھیم Water NatureFor رکھی گئی ہے کہ ہم کس طرح فطرت کو استعمال میں لاتے ہوئے پانی کے 21ویں صدی کے چیلنجز پر قابو پاسکتے ہیں۔

پانی کی کمی۔ احتیاط واحد حل

جب دستیاب وسائل کم ہوں تو عقل عام کا تقاضہ ہے کہ ان کا استعمال احتیاط سے کیا جائے۔ ہمارے ملک میں معاملہ اس کے الٹ ہے۔ ہم پانی کا بے دریغ ضیاع کررہے ہیں۔ قیام پاکستان کے وقت ہمارے ملک میں اوسطاً پانچ ہزار چھ سو مکعب میٹر پانی دستیاب تھا جو بتدریج کم ہوتے ہوتے ایک ہزار کیوبک میٹر فی شہری سے بھی کم ہوگیا ہے۔ ہمارے دریا تقریباً سوکھ چکے ہیں، بلکہ ستلج تو سوکھ ہی چکا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، پاکستان کا 90% پانی زراعت اور آبپاشی کے مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے، تاہم کوئی نہیں جانتا کہ ہمارے ملک کا کئی دہائیاں پرانا آبپاشی کا نظام کتنا پانی ضائع کردیتا ہے۔ زراعت میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرکے پانی کے استعمال میں خاطر خواہ کمی کی جاسکتی ہے۔ 1960 کی دہائی کے بعد ہم نے کوئی بڑا قابل ذکر ڈیم نہیں بنایا۔ ہم بارشوں کا پانی سمندر میں بہادیتے ہیں۔ گلی محلے اور سڑکوں پر مٹی کو بھگانے کے لیے پانی وہاں پانی چھڑکنے کے بجائے آئیے وہاں کچرا، کوڑا کرکٹ اور چھوٹی چھوٹی چیزیں پھینکنا ترک کریں۔ اپنی گاڑیاں اور گھروں کے کار پورچ کو دھوتے وقت اپنے گھر کے باہر گلیوں کو نالے میں تبدیل نہ ہونے دیں۔ ہاتھ، منہ دھوتے وقت یا وضو کرتے وقت، وضو سے پہلے مسواک کرتے وقت یا نہاتے وقت پانی کا نل (ٹونٹی) مسلسل کھلا نہ رکھیں۔ بوقت ضرورت نل کھولیں اور پھر بند کردیں اور اس طرح ضرورت کے مطابق یہ عمل دہرائیں۔ برتن اور کپڑے دھوتے وقت اور گھر کی دھلائی کرتے وقت پانی کے نل کا منہ کھول کر بھول نہ جایا کریں۔ اس سلسلے میں سب سے اچھا عمل یہ ہے کہ پانی کو کسی ٹنکی یا بالٹی میں بھر لیں اور پھر وہاں سے پانی نکال کر حسب ضرورت خرچ کریں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

چیمپئنز ٹرافی پر پاکستان اپنے مؤقف پر قائم، اجلاس ملتوی

ویب ڈیسک // انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کا چیمپئنز ٹرافی کی میزبانی سے متعلق فیصلے کے لیے اہم اجلاس کل تک کے لیے ملتوی ہوگیا۔ آئی سی سی کا چیمپئنز ٹرافی کی میزبانی کے فیصلے کے لیے آج ہونے والا اہم اجلاس ملتوی ہوگیا۔ ایونٹ کی میزبانی پاکستان کرے گا یا نہیں، اس سلسلے میں بورڈ ڈائریکٹرز کی میٹنگ میں کوئی فیصلہ نہیں ہوسکا اور انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کا اجلاس کل دوبارہ ہوگا۔ ذرائع کے مطابق مختصر وقت کے لیے ہونے والے آئی سی سی بورڈ ڈائریکٹرز میٹنگ میں فریقین کی جانب سے تجاویز پیش کی گئیں، جن پر کل ہونے والے اجلاس میں غور کیا جائے گا۔ دبئی میں ہونے والے آئی سی سی کے اہم اجلاس میں چیئرمین پی سی بی محسن نقوی سمیت تمام ممالک کے بورڈ سربراہان موجود تھے جب کہ دیگر نے ویڈیو کال کے ذریعے میٹنگ کو جوائن کیا۔ اجلاس میں پاکستان نے مکمل ایونٹ کی میزبانی اپنے ملک ہی میں کرنے پر زور دیتے ہوئے ہائبرڈ ماڈل کی ایک بار پھر مخالفت کی۔ اس موقع پر آئی سی سی نے بعض تجاویز بھی پیش کیں، جن پر ابتدائی تبادلہ خیال کے بعد معاملہ ہفتے کے روز تک مؤخر کر دیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ پاکستان اور بھارتی بورڈز پیش کردہ تجاویز پر اپنی حکومتوں کو بھی اعتماد میں لیں گے تاکہ فیصلے میں آسانی ہو۔ دوسری جانب آئی سی سی کی کوشش ہے کہ فریقین کے لیے قابل قبول حل پیش کیا جائے۔ پی سی بی کی جانب سے بھارتی ٹیم کے نہ آنے پر ممکنہ نقصان کی تفصیل بھی شرکا کے سامنے لائی جائے گی۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کے اہم اجلاس میں ہائبرڈ ماڈل کی تجویز پر پاکستان کرکٹ بورڈ نے اپنا ٹھوس مؤقف پیش کیا اور چیمپئنز ٹرافی کی میزبانی و انعقاد سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی۔ پاکستان کی جانب سے اجلاس میں کسی قسم کی لچک کا مظاہرہ نہ کرتے ہوئے دوٹوک انداز میں اپنی بات سامنے رکھی۔ واضح رہے کہ ایونٹ کی میزبانی کے فرائض پاکستان کے سپرد ہیں تاہم بھارتی انکار کے بعد آئی سی سی کے پیش کردہ ہائبرڈ ماڈل کو چیئرمین پی سی بی اور حکومت نے ماننے سے صاف انکار کرتے ہوئے دوٹوک پیغام دیا تھا کہ فیصلہ برابری کی بنیاد پر ہوگا۔ پاکستان کا کہنا ہے کہ اگر بھارت کو کسی قسم کا فائدہ پہنچایا گیا تو پاکستانی ٹیم آئندہ ایونٹس میں روایتی حریف کے خلاف کسی بھی میدان میں کھیلنے کے لیے نہیں اترے گی۔ بھارتی کرکٹ بورڈ (بی سی سی آئی) اپنے اسپانسرز اور پیسے کا رعب دکھاتے ہوئے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کو ہائبرڈ ماڈل پر ایونٹ کروانے کے لیے مجبور کرے گا۔ پاکستان نے بورڈ میٹنگ سے قبل ہی ٹرافی کا قابل قبول فارمولا طلب کیا تھا۔ اس سلسلے میں چیئرمین پی سی بی محسن نقوی نے پاکستان کے واضح مؤقف سے آئی سی سی کو آگاہ کیا تھا۔ محسن نقوی کا کہنا تھا کہ ہم زخم سہہ لیں گے لیکن ہم اپنی عزت پر بات نہیں آنے دیں گے۔

ہیری بروک کی سنچری انگلینڈ کو بڑے اسکور کی طرف لے گئی

کرائسٹ چرچ // ہیری بروک (ناٹ آوٹ 132) اور اولی پوپ (77) کی شاندار اننگز کی بنیاد پر انگلینڈ نے کھیل کے دوسرے دن جمعہ کو پانچ وکٹوں پر 319 رنز بنا کر میچ میں اپنی پوزیشن مضبوط کر لی ہے۔ پہلا ٹیسٹ میچ دن کا کھیل ختم ہونے پر ہیری بروک (132 ناٹ آوٹ) اور کپتان بین اسٹوکس (37 ناٹ آوٹ) رن کریز پر موجود تھے۔ نیوزی لینڈ نے کل کے اسکور 319 سے آگے کھیلتے ہوئے صرف 29 رنز جوڑنے کے بعد اپنی دونوں وکٹیں گنوا دیں۔ برائیڈن کارس نے ٹم ساؤتھی (19) کو آوٹ کر کے انگلینڈ کو نویں کامیابی دلائی۔ اس کے بعد برائیڈن کارس نے ولیم او رورک (0) کو آوٹ کر کے نیوزی لینڈ کی اننگز کا خاتمہ کیا۔ گلین فلپس 58 رنز بنانے کے بعد ناٹ آوٹ رہے۔ انگلینڈ کی جانب سے برائیڈن کارس اور اسپنر بشیر احمد نے چار چار وکٹیں حاصل کیں۔ گس اٹکنسن نے دو بلے بازوں کو آوٹ کیا۔ اس کے بعد بیٹنگ کے لیے آنے والے انگلینڈ کا آغاز اچھا نہ تھا اور چوتھے اوور میں میٹ ہنری نے جیک کرولی (0) کو ایل بی ڈبلیو کر کے پویلین بھیج دیا۔ 15 ویں اوور میں نیتھن اسمتھ نے جیکب بیتھل (10) کو وکٹ کے پیچھے کیچ کرا کر پویلین بھیجا۔ جو روٹ (0) نیتھن اسمتھ کا اگلا شکار بنے۔ انگلینڈ نے 71 کے اسکور پر چار وکٹیں گنوا دیں۔ بین ڈکٹ (46) ایک رن بنانے کے بعد آوٹ ہوئے۔ ایسے بحران کے وقت ہیری بروک اور اولی پاپ کی جوڑی نے اننگز کو سنبھالا۔ ان دونوں بلے بازوں کے درمیان پانچویں وکٹ کے لیے 151 رنز کی شراکت ہوئی۔ ٹم ساؤتھی نے 53 ویں اوور میں اولی پاپ (77) کو آوٹ کر کے اس شراکت داری کو توڑا۔ ہیری بروک (ناٹ آوٹ 132) نے 163 گیندوں میں 10 چوکے اور دو چھکے لگائے اور کپتان بین اسٹوکس (37 ناٹ آوٹ) کریز پر موجود ہیں۔

ایمسٹرڈیم فٹبال واقعہ / نیتن یاہو کی مذمت

تل ابیب //

ایمسٹرڈیم میں گزشتہ رات ہونے والے فسادات کی بین الاقوامی مذمت کی گئی ہے۔ مکابی تل ابیب فٹ بال ٹیم کے متعدد اسرائیلی شائقین پر حملے کے بعد اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے اس کی مذمت کی اور اسے یہود مخالف حملہ قرار دے دیا۔ اپنے ڈچ ہم منصب ڈک شوف کے ساتھ ایک کال میں نیتن یاہو نے کہا کہ ایسے حملے اسرائیل اور نیدرلینڈز (ہالینڈ) کیلئے یکساں خطرہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ اسرائیلی شہریوں پر کیے گئے اس حملے کو انتہائی سنجیدگی سے دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے نیدرلینڈز میں پوری یہودی برادری کے لیے سیکورٹی بڑھانے کا مطالبہ بھی کیا۔ ڈچ وزیر اعظم نے ایکس پر کہا ہے کہ انہوں نے ایمسٹرڈیم سے خوفناک کوریج کو دیکھا ہے۔ جو کچھ ہوا وہ خطرناک تھا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ یہود مخالف حملے ناقابل قبول ہیں۔ انہوں نے نیتن یاہو کو یقین دلایا کہ مجرموں کا سراغ لگایا جائے گا اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ ادھر اقوام متحدہ نے اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ تنظیم کے انسانی حقوق کے دفتر کے ترجمان جیریمی لارنس نے کہا ہے کہ ہم نے یہ پریشان کن رپورٹیں دیکھی ہیں۔ کسی کو بھی اس کی قومی، مذہبی، نسلی یا کسی اور بنیاد پر امتیازی سلوک یا تشدد کا نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔ یوروپی کمیشن کی خاتون صدر ارسولا وان ڈیر لیین نے بھی ایمسٹرڈیم میں اسرائیلی شہریوں کو نشانہ بنانے والے نفرت انگیز حملوں پر اپنی "مایوسی" کا اظہار کیا۔

آسٹریلیا میں پاکستان 22 سال بعد کامیاب، سیریز 2-1 سے جیت لی

پرتھ // ونڈے سیریز کے آخری میچ میں پاکستانی ٹیم نے آسٹریلیا کو 8 وکٹوں سے شکست دے کر ایک نئی تاریخ رقم کی ہے جیسا کہ مہمان ٹیم نے آسٹریلیا کے خلاف 22 سال بعد سیریز میں کامیابی حاصل کی۔ آسٹریلیا نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 141 رنز کا ہدف دیا تھا جسے محمد رضوان کی ٹیم نے صرف 26.5 اوورز میں پورا کر لیا۔ اس فتح کے ساتھ ہی پاکستان نے 3 ونڈے میچوں کی سیریز 2-1 سے جیت لی۔ نئے کپتان محمد رضوان نے آسٹریلیا کو ہوم گراونڈ پر شکست دے کر تاریخ رقم کر دی ہے۔ کیونکہ پاکستان نے آخری بار آسٹریلیا میں ونڈے سیریز 22 سال قبل 2002 میں جیتی تھی۔ پرتھ میں کھیلے گئے آخری ونڈے میچ میں پاکستان کے کپتان محمد رضوان نے ٹاس جیت کر پہلے بولنگ کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے بعد گزشتہ دو میچوں کی طرح ایک بار پھر ان کے بولروں نے پرتھ کی تیز پچ پر آسٹریلوی بیٹرس پر گرفت کافی مضبوط کی۔ اس نے شروع ہی سے جھٹکے دینا شروع کر دیے، جس کا سلسلہ آخر تک جاری رہا۔ حارث رؤف، شاہین آفریدی اور نسیم شاہ نے آسٹریلوی بیٹنگ لائن اپ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ شاہین اور نسیم نے فی کس 3 وکٹیں حاصل کیں۔ جبکہ حارث رؤف نے 7 اوورز میں صرف 24 رنز دے کر 2 وکٹیں حاصل کیں۔

ہرمن پریت، سری جیش کو بڑے FIH ایوارڈس

لوزان (سوئٹزرلینڈ) // ہندوستانی مردوں کی ہاکی ٹیم کے کپتان ہرمن پریت سنگھ اور لیجنڈری پی آر سری جیش نے سال کے ترتیب وار FIH پلیئر آف دی ایئر (سال 2024 کا بہترین کھلاڑی) اور گول کیپر آف دی ایئر ایوارڈز (گول کیپر آف دی ایئر) حاصل کیے ہیں۔ ہرمن پریت اور سری جیش دونوں نے گزشتہ رات عمان میں 49 ویں ایف آئی ایچ کانگریس کے دوران یہ اعزاز حاصل کیا۔ ہرمن پریت نے ہالینڈ کے جوپ ڈی مول اور تھیری برنک مین، جرمنی کے ہینس مولر اور انگلینڈ کے جیک والیس کو پیچھے چھوڑ کر ٹاپ ایوارڈ جیتا۔ ہندوستانی کپتان ہرمن پریت سنگھ نے پیرس اولمپکس میں سب سے زیادہ 10 گول کیے تھے۔ کوارٹر فائنل اور سیمی فائنل میں گول کرنے کے علاوہ انہوں نے اسپین کے خلاف کانسی کے تمغے کے میچ میں ہندوستان کے لیے دونوں گول بھی کیے تھے۔ ہندوستان نے یہ میچ 2-1 سے جیت کر اولمپکس میں مسلسل دوسری بار پوڈیم ختم کیا۔ پیرس اولمپکس کے بعد کھیل سے ریٹائر ہونے والے سری جیش نے گول کیپر کیٹیگری میں ٹاپ پر اعزاز جیتنے کی دوڑ میں ہالینڈ کے پیرمین بلیک، اسپین کے لوئس کالزادو، جرمنی کے جین پال ڈینبرگ اور ارجنٹائن کے ٹامس سینٹیاگو کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ہرمن پریت نے اس سے قبل 2020-21 اور 2021-22 میں بھی ایف آئی ایچ پلیئر آف دی ایئر کا ایوارڈ جیتا تھا لیکن تیسرا اعزاز اس لیے اہم ہے۔

رضوان کی وہ خوبی جس نے آسٹریلیا میں تاریخ دہرادی

ویب ڈیسک // آسٹریلیا میں کوئی بھی میچ جیتنا بہت یادگار ہوتا ہے۔ ہم جو میچ یہاں جیتے، سبھی مجھے یاد ہیں۔ مگر ان لڑکوں نے ہم سے بھی بہتر کرکٹ کھیلی اور آسٹریلیا کو زبردست سٹائل سے ہرایا۔ یہ الفاظ تھے کمنٹری باکس میں بیٹھے سابق کپتان وسیم اکرم کے، جب پاکستان اس تاریخی فتح کے قریب پہنچ رہا تھا۔ صائم ایوب کی عمر ایک ماہ سے بھی کم تھی جب پچھلی بار 2002 میں پاکستان نے آسٹریلیا میں کوئی سیریز جیتی تھی۔ اس جیت کو اپنی دہائی کے مستند ناموں وسیم اکرم، وقار یونس، شعیب اختر، ثقلین مشتاق، سعید انور، شاہد آفریدی اور انضمام الحق جیسے ناموں کی تقویت حاصل تھی۔ اس فتح کے بعد اگلی دو دہائیاں بھی پاکستان کے بھی آسٹریلوی دورے ویسے ہی بے ثمر رہے جیسے اس سے پہلے بھی ہوا کرتے تھے۔ بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی ابتری بڑھتی گئی۔ محمد رضوان کو پاکستان کی قیادت ملنا ایک بڑا اعزاز تھا مگر اس سے کہیں زیادہ یہ ایک چیلنج تھا جہاں ان کے اس نئے کیریئر کی پہلی سیریز ہی اس مشکل ترین سرزمین پہ تھی جہاں جیت کے خواب تو بہت دور، فقط آبرومندی ہی بڑی بات ہوتی ہے۔ دیگر کھیلوں کے برعکس کرکٹ کپتان کی گیم ہوتی ہے۔ جس قدر فیصلہ سازی آن فیلڈ کپتان کے ہاتھ میں ہوتی ہے، میچ کی نبض پہ بھی ہاتھ اسی کا ہوتا ہے کہ کبھی اس کی ایک فیلڈنگ چینج، ایک بولنگ چینج سے سارے کھیل کا دھارا بدل سکتا ہے۔ سو جب اختیار اس قدر ہو اور فیصلہ سازی کی محویت یوں طاری ہونے لگے تو کپتان کے لیے پہلا اہم مرحلہ اپنے اعصاب کو قابو میں رکھنا ہوتا ہے۔

پیرا سوئمر شمس عالم نے اوپن واٹر سوئمنگ مقابلے میں عالمی ریکارڈ قائم کیا

پٹنہ // پیرا لمپک تیراک کے طور پر کچھ نیا کرنے کی اپنی مسلسل کوشش میں، محمد شمس عالم شیخ نے اتوار کو ایک عالمی ریکارڈ بنایا۔ بہار کے مدھوبنی ضلع کے گاؤں راٹھوس سے تعلق رکھنے والا پیرا ایتھلیٹ پٹنہ میں قومی گنگشیلا اوپن واٹر سوئمنگ مقابلے میں کھلے پانی میں سب سے طویل تیراکی کو کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے والے پیرا پلیجیا کے ساتھ پہلا تیراک بن گیا۔ اتوار کو عالم نے جناردن گھاٹ سے لا کالج گھاٹ تک کا 13 کلومیٹر کا فاصلہ دریائے گنگا کے ساتھ 2:03:13 کے وقت طے کیا اور 50 شرکاء میں 32 ویں نمبر پر رہا، جس میں پٹنہ کے ایک اور پیرا تیراک انیل کمار بھی شامل تھے۔ سوئمنگ فیڈریشن آف انڈیا (SFI) سے منسلک بہار سوئمنگ ایسوسی ایشن (BSA) کی میزبانی میں منعقدہ یہ ایونٹ اس سال اپنے 14 ویں ایڈیشن میں تھا۔ اپنی جیت کے بعد عالم نے کہا کہ سوچ رہا تھا کہ اس میں تقریباً ایک گھنٹہ پینتالیس منٹ لگیں گے لیکن تقریب کے بہت دیر سے شروع ہونے کی وجہ سے میرے جسم میں پانی کی کمی ہوگئی، اس لیے اسے میرے مقابلے میں تھوڑا زیادہ وقت لگا۔ یہ صبح 11 بجے شروع ہونا تھا لیکن آخر کار یہ تقریباً 12:30 بجے شروع ہوا۔

روہت کے مقام پر کوہلی کی تصویر، نئی بحث کا آغاز

پرتھ // ٹیم انڈیا کا کپتان کون ہے؟ روہت شرما۔ بارڈر۔ گواسکر ٹرافی میں آسٹریلیا کے خلاف ہندوستانی ٹیم کی قیادت کون کرے گا؟ جواب ہے روہت شرما۔ جب سب کچھ اتنا واضح ہے تو پھر سیریز کا براڈ کاسٹر ایسا کیسے کر سکتا ہے کہ وہ سیریز کے پوسٹر پر روہت شرما کی بجائے پیٹ کمنز کے ساتھ ویراٹ کوہلی کی تصویر لگا دے؟ کیا روہت شرما اس کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتے؟ آسٹریلیا میں ٹسٹ سیریز کے نشریاتی چینل نے جو کچھ کیا ہے وہ ایک طرح سے ہندوستانی کپتان روہت شرما کی توہین ہے اور کچھ نہیں، اس کے بعد ایک نئی بحث شروع ہو چکی ہے۔

ستیہ ورت: فری اسٹائل ریسلر اور ریسلنگ ٹورنامنٹ ونر

نئی دہلی // ستیہ ورت کدیان ایک فری اسٹائل ہندوستانی ریسلر ہیں، جنہوں نے ریسلنگ کے مختلف بین الاقوامی اور قومی سطحوں میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ کدیان 9 نومبر 1993 کو روہتک، ہریانہ میں پیدا ہوئے۔ ان کو کشتی وراثت میں ملی۔ والد ارجن ایوارڈ یافتہ ستیہ ورت کدیان نے اولمپکس میں ملک کو ایک نام اور ایک خاص پہچان دلائی ہے۔ ان کے والد کی خواہش تھی کہ ستیہ ورت بھی ان کے نقش قدم پر چلیں۔ اس کی وجہ سے، بہت چھوٹی عمر میں، ستیہ نے اپنے والد کی انگلی پکڑ کر اکھاڑہ جانا شروع کر دیا۔ ان کے والد کدیان، خود ایک پہلوان تھے اور انہوں نے 1988 کے سمر اولمپکس میں حصہ لیا۔ انہیں ارجن ایوارڈ بھی ملا تھا۔ ستیہ ورت کی تربیت اپنے والد کے اکھاڑے میں ہی ہوئی تھی۔ ان کے والد خود اپنا اکھاڑا چلاتے ہیں۔ ان کے والد نے بطور کوچ ان کی تربیت کی تھی۔ ستیہ کو ریسلنگ کے کرتب سکھائے اور فری اسٹائل ہیوی ویٹ کیٹیگری کے لیے تیار کیا۔ ریو اولمپکس 2016 میں ہندوستان کو پہلا تمغہ دلانے والی ریسلر ساکشی ملک اور ستیہ ورت کدیان دونوں نے شادی کی ہے۔

آسٹریلیا کے ہیوز نے بوتھم کو مگرمچھوں سے بچایا

ملبورن // انگلینڈ کے لیجنڈری کرکٹر ایان بوتھم نے آسٹریلیا کے شمالی علاقے میں مگرمچھوں سے بھرے دریا میں گرنے کے بعد مگرمچھوں کو بچانے پر اپنے سابق آسٹریلیائی حریف مروو ہیوز کا شکریہ ادا کیا ہے۔ یہ واقعہ گزشتہ ہفتے اس وقت پیش آیا جب 68 سالہ بوتھم چار روزہ سفر کے دوران ہیوز اور اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ مچھلیوں کے شکار پر نکل پڑے۔ علاقہ ڈارون سے 200 کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع دریائے موئل میں کشتیاں بدلتے ہوئے بوتھم کی چپل رسی پر پھنس گئی اور وہ دریا میں گر پڑے۔ سابق آسٹریلیائی فاسٹ بولر ہیوز نے فوراً پھرتی دکھائی اور کچھ ساتھی ماہی گیروں کے ساتھ بوتھم کو پانی سے باہر نکال دیا۔ بوتھم کو کشتی کے کنارے سے ٹکرانے سے بھی چوٹ لگی۔ بوتھم نے انسٹاگرام پر پوسٹ کیا کہ میں مگرمچھوں اور دیوہیکل شارکوں کیلئے دن بھر کا لقمہ بننے والا تھا لیکن ساتھیوں نے کے ذریعہ میری مدد ہوگئی۔ اس کے لیے میں اس کا خدا کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بوتھم اس وقت 22 نومبر سے شروع ہونے والی ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان پانچ ٹسٹ میچوں کی سیریز کی کمنٹری کے سلسلہ میں آسٹریلیا میں ہیں۔

ایف آئی ایچ ایوارڈ میں ہندوستانی کھلاڑیوں کا جلوہ
شری جیش بہترین گول کیپر اور ہرمن پریت بیسٹ پلیئر آف دی ایئر قرار

انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن (ایف آئی ایچ) کے ایوارڈ میں ہندوستانی کھلاڑیوں کا جلوہ دیکھنے کو ملا ہے۔ ہندوستانی ہاکی ٹیم کے کپتان ہرمن پریت سنگھ کو پلیئر آف دی ایئر ایوارڈ سے نوازا گیا ہے، جبکہ ہندوستانی گول کیپر پی آر سری جیش نے گول کیپر آف دی ایئر ایوارڈ حاصل کیا ہے۔ جمعہ کی شب ان دونوں ہندوستانی کھلاڑیوں کو عمان میں 49 ویں ایف آئی ایچ کانگریس کے دوران اس اعزاز سے نوازا گیا۔ ہرمن پریت سنگھ نے نیدرلینڈ کے جوپ ڈی مول اور تھیری برنک مین، جرمنی کے ہنس مولر اور انگلینڈ کے جیک والیس کو پیچھے چھوڑ کر پلیئر آف دی ایئر ایوارڈ اپنے نام کیا۔ پیرس اولمپک میں ہندوستانی کپتان ہرمن پریت سنگھ نے سب سے زیادہ 10 گول کیے تھے۔ انھوں نے کوارٹر فائنل اور سیمی فائنل میں گول کرنے کے علاوہ اسپین کے خلاف برانز میڈل میچ میں ہندوستان کے لیے دونوں گول داغے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ ہرمن پریت سنگھ نے تیسری بار ایف آئی ایچ پلیئر آف دی ایئر کا ایوارڈ جیتا ہے۔ دوسری طرف پیرس اولمپک کے بعد ہاکی کو الوداع کہنے والے پی آر سری جیش نے نیدرلینڈ کے پرمن بلی، اسپین کے لوس کیلزاڈو، جرمنی کے جین پال ڈینے برگ اور ارجنٹینا کے تھامس سینٹیاگو کو پیچھے چھوڑ کر ایوارڈ اپنے نام کیا۔ پیرس اولمپک کے دوران سری جیش کی کارکردگی بہترین تھی۔

ہائبرڈ ماڈل کی قیاس آرائیوں پر شائقین نالاں: پاکستان چیمپئنز ٹرافی کا بائیکاٹ کرے

ویب ڈیسک // 1996 کے کرکٹ ورلڈ کپ کے بعد پاکستان پہلی بار کسی عالمی ٹورنامنٹ کی میزبانی کی تیاریاں کر رہا ہے تاہم چیمپئنز ٹرافی کے لیے 'ہائبرڈ ماڈل' کی چہ مگوئیوں نے پاکستانی شائقین کو خاصا مایوس کیا ہے۔ کرکٹ سے متعلق خبروں کی ویب سائٹ کرک انفو کے مطابق انڈین کرکٹ بورڈ (بی سی سی آئی) نے آئی سی سی کو بتایا ہے کہ اسے 'انڈین حکومت نے پاکستان ٹیم نہ بھیجنے کا مشورہ دیا ہے'۔ کرک انفو کے مطابق اس پیشرفت کا مطلب ہے کہ 'آئی سی سی اور پی سی بی کو متبادل پلان بنانا ہوگا جس میں ممکنہ طور پر ہائبرڈ ماڈل کے ذریعے ٹیمیں پاکستان اور دوسرے مقام تک جائیں گی۔ خیال رہے کہ جمعے کو پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین محسن نقوی نے کہا تھا کہ ہائبرڈ ماڈل پر تاحال ان سے کوئی بات چیت نہیں کی گئی اور نہ ہی اسے قبول کیا جائے گا۔ تاحال بی سی سی آئی یا آئی سی سی نے اس بارے میں کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ کرک انفو کی خبر میں کہا گیا ہے کہ ہائبرڈ ماڈل کی صورت میں کچھ ماہ قبل متبادل پلان ترتیب دیے گئے تھے۔ 2023 کے دوران ایشیا کپ کی میزبانی بھی پاکستان کو کرنا تھی مگر اس کے لیے ہائبرڈ ماڈل اپنایا گیا تھا جس کے تحت کئی میچز پاکستان میں اور بعض سری لنکا میں کھیلے گئے تاہم سری لنکا میں ٹورنامنٹ کے بعض میچز بارش سے متاثر ہوئے تھے۔ اگلے سال یعنی فروری اور مارچ 2025 کے دوران پاکستان کو 50 اوورز کے ٹورنامنٹ چیمپئنز ٹرافی کی میزبانی کرنی ہے اور اس کے لیے سٹیڈیمز کی تزئین و آرائش کا کام بھی زور و شور سے جاری ہے۔ تاہم انڈیا اور پاکستان کے درمیان سیاسی تناؤ کی وجہ سے دونوں ٹیموں نے 11 سال تک بڑے ٹورنامنٹس کے علاوہ کوئی میچ نہیں کھیلا۔ انڈین کرکٹ ٹیم 2008 سے پاکستان نہیں آئی۔ بی بی سی سپورٹ کے نامہ نگار سٹیفن شیملٹ کے مطابق ایسی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ انڈیا اپنے میچز پاکستان کے بجائے کسی دوسرے ملک میں کھیلے گا، ممکنہ طور پر متحدہ عرب امارات۔ ادھر کرک انفو کے مطابق دوسرے مقام کے لیے کچھ ممالک کو شارٹ لسٹ کیا گیا ہے جن میں متحدہ عرب امارات اور سری لنکا شامل ہیں۔ کرک انفو کے مطابق متحدہ عرب امارات کے زیادہ امکان ہیں کیونکہ یہ پاکستان کے قریب ہے۔ اس کنفیوژن کے باعث ٹیموں، شائقین اور میڈیا کے لیے بھی صورتحال غیر یقینی ہے۔ کرک انفو کی خبر کے مطابق پی سی بی نے رواں ہفتے آئی سی سی کو اس حوالے سے مطلع کیا تاہم آئی سی سی تحریری پیغام کا منتظر ہے۔ محسن نقوی نے بھی جمعے کو اس حوالے سے زور دیا تھا کہ پاکستانی بورڈ چاہے گا کہ بی سی سی آئی 'تحریری شکل میں اپنے اعتراضات بتائے تاکہ حتمی فیصلے کے لیے حکومت سے مشاورت کی جائے'۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین نے کہا تھا کہ 'اگر کسی کو کوئی اعتراض ہے تو ہمیں صرف اس صورت قابل قبول ہوگا اگر وہ ہمیں تحریری طور پر بتائیں۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,